أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

کتاب مستطاب مخزن جواہر علوم فقہیہ واصول وفروع دین محمدیہ مسمّٰی بہ

جامع الفتاوی

۱۳۰۳

جلد اوّل علم عقاید واصول فقہ ومخصوص استفتا وچندین فواید ومسایل نوادر

تحت مضامین ہر سوال وجواب مع روایات کتب معتبرہ وترجمہ ہر مسلہ در ہندوستانی بتفصیل

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی عفی عنہ

باہتمام قاضی فتح محمد وقاضی عبد الکریم پلبندری مالکان مطبع

بتصحیح مؤلف در مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ عزوجل کو جس نے کتاب آفرینش عالم کو دیباچہ ازل و خاتمہ ابد سے زینت ہزار
استنان مظاہر و کر بحکم لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ بصنایع لفظی و معنوی آراستہ کیا
اور ابواب فصول عبادات و معاملات کو مسائل دینی و دنیوی کے اجوبہ خاص کا پیرایہ بخشش کر
بموجب لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ اظہار و آثار سے ممتاز فرمایا اور درود
بعد و داس رسول مقبول مظہر فروع و اصول پر کہ جس نے بحکم کلام معجز نظام وَتَبَيَّنَ فِيْ عِلْمِنَا
ورطۂ ظلام کفر و شرک سے بندگان خدا کو نکال کر جنات ایمان و اسلام میں طریق ہدایت کا
بتایا اور اوراق مختلفہ عقاید و ملل کو شیرازہ بندی شریعت و طریقت سے مزین فرما کر بحکم
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ مدرسہ معاش و معاد میں سبق حقیقت و معرفت کا سکھا
اور اس کی آل و اصحاب و سلف صالحین و تبعین پر جنہوں نے بذل جہد دینی مشکور سے اپنے
فقہ و فرائض کے حرف بحرف جملہ اعمال و ارکان کو صاف سمجھایا اور شرک و کفر و ظلم و بدعت کو
مانند حرف غلط صفحۂ ہستی سے محو کر کے واجبات و سنت کا صحیح رستہ دکھایا اللّٰھم صل علی
سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم اما بعد خاکسار اقل العباد و تقی سید عبد الفتاح
عرف سید اشرف علی ابن سید عبد اللہ حسینی القادری پیرزادہ گلشن آبادی ابن سید شمس الدین
ابن زین العابدین ابن سید جمال الدین ابن سید عبد الفتاح ابن سید شیر محمد ابن سید محمد صادق
شاہ حسینی قدس اللہ سرہ ...

ساتھ مشفقین و عظین رہا ہی ابتدائی طالب علمی سے استادنا و مرشدنا حضرت سید میان
ساکن سورت و مولوی شاہ عالم ساکن بڑودہ و مولوی بشارت اللہ و مولوی عبد القیوم
کابلی و مفتی عبد الغفار ساکن تھانہ و مولانا خلیل الرحمن مصطفی آبادی و مولانا افضل والجانوی
و مولانا و مرشدنا حضرت محمد اکبر کشمیری و مولانا و استادنا حضرت معلم ابراہیم بانکوٹی خطیب
مسجد جامع بمبئی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حضور میں اس بندے نے شاگردی کی اور
کتب درسیہ معقول و منقول صرف و نحو و علوم فقہ فروع و اصول بقدر حوصلہ حاصل
کرکے تدریس و توعظ و تالیفات میں مشغول ہوا مثل تحفۂ محمدیہ تائید الحق خزانۃ العلوم
اشرف القوانین مضحکات اشرف الانشا تحفۃ المقال مصادر الافعال تحمید بخش
تعلیم اللسان وغیرہ چالیس کتب و رسایل عربی و فارسی و ہندی میں سرکاری مدرسون
وغیرہ کے واسطے لکھنے کا اشتغال رہا سنہ [illegible] ہجریہ مقدسہ میں سرکاری صدر عدالت میں
امتحان مفتی گری عربی میں دیکر سند حاصل کیا بعد سنہ [illegible] میں عدالت صدر ضلع خاندیس میں
منصب افتا پر ملازم ہوا صاحبان جج و منصفان و صدر امین و قاضی وغیرہ کی حکمون و عدالتون
سے ہر سال سیکڑون سوال و استفتا در باب فصل خصومات و نکاح و طلاق و میراث و
ہبہ و وصیت وغیرہ معاملات کے آتے تھے انکے جواب شافی و کافی مع عبارات کتب فقہیہ
مثل ہدایہ و در المختار و فتاوی عالمگیریہ و فصول عمادی و سراجیہ و شرح وقایہ وغیرہ وقت بہ
ضرورت داخل کرکے مع ترجمہ مرقومہ بھیجا کرتا تھا ان مسایل و استفتا کے مسودون سے
کئی دفتر تیار ہوئے بعد سنہ [illegible] میں سرکاری الفنسٹن کالج و ہائی اسکول بمبئی میں معلمی
عربی و فارسی تا امروز سنہ [illegible] ہے علاوہ سرکاری رشتہ تعلیمی کے رکھتا ہی اس عرصے میں یہان
بھی مسایل شرعیہ عقاید و عبادات و معاملات خصوصا میراث و نکاح و طلاق وغیرہ عدالتون
مین ضرورت کے سبب اکثر لکھے گئے الحال بعض دوستون کی نظر فواید عام مسلمین زبانیش کی
[illegible] مسایل [illegible] جمع کرکے اکثر عبارت کا ہندوستانی ترجمہ

بتا کر بجائے اپنے علیحدہ رسالوں میں داخل و شامل کر دیا کیونکہ اس زمانے میں عربی زبان کے طالب علم
کم ہوتے جاتے ہیں بلکہ مفقود ہیں خدا چاہے تو ہندی ترجمہ سے عربی کے پڑھنے کا شوق
مسلمانوں میں پیدا ہووے اور اس عربی زبان والی کی برکت سے دینداری ترقی پاوے
اور علم فقہ و فرائض کی قدر سمجھیں اور اپنی زندگی کی اور ایمان اسلام کی خوبی حاصل کریں
اور بیگانوں کی محبت نہ کریں بلکہ اکثر مفتیان عدالت کے فتووں کا ترجمہ بھی
انہیں کی تمام عربی عبارات کتب فقہیہ کو فراہم کرکے ترجمہ کیا اور اکثر معتبر علماؤں کے
نادر فتوے بھی اس میں جامع صحیح و دستخط شامل کر دیا اور نام اس کتاب کا جامع الفتاویٰ
رکھا امید خدا سے ہے کہ مسلمانوں کو اس کے پڑھنے سے بہت فایدہ دارین حاصل ہووے
ناظرین اس میں کہیں سہو و خطا دیکھیں قلم اصلاح سے ممنون فرما کر راقم کو دعای خیر
یاد کریں وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

وبہ نستعین	بسم الله الرحمن الرحيم	

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله
حبيبه محمد وعلى آله واصحابه واتباعه اجمعين الى يوم الدين قال الله سبحانه
وتعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون قال النبي صلى الله عليه وسلم
من سئل عن علم علمه ثم كتمه الجم يوم القيامة بلجام من النار

استفتا (۱)

کیا فرماتے ہیں علمای دین متین اور فقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً
اس باب میں کہ سیکھنا علم کا جس طرح مردوں کو فرض ہے اسی طرح عورتوں کو بھی
فرض ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب وهو الموفق بالحق والصواب

کئے عورت دونون کو طلب کرنا اور سیکھنا علم کا فرض ہی ایسا فرمایا حق تعالی نے
علم کو کتے کلام مجید مین فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم
پوچھو عالمون کو جو کچھ کہ تم نہین جانتے ہو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ
مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر ایک مسلمان مرد پر اور عورت پر
عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تم کو لازم ہی علم کا سیکھنا قبل اس سے
کہ علم قبض اور بند ہو جاوے اور قبض ہونا علم کا دنیا سے عالمون کا اٹھ جانا ہی لعنۃ
آیا ہی کہ جو علم ضرور ہی وہ سیکھنا فرض ہی اور اسپر عمل کرنا لازم ہی زیادہ
ایک کو سیکھنا لازم نہین یعنے آٹھ باب کے علوم فرض واجب سنت مستحب حلال حرام
مکروہ اور مباح اپنی عبادات مین نماز روزہ حج زکوٰۃ اعتقادات اور معاملات مین
جیسے بیع شرا نکاح اور معاش کے امورات مین ضرور ہی جسپر خود عمل کرے زیادہ
سیکھنا و عمل کرنا خود کو جہنم کی آتش سے بچانا اور اپنے عیال و اطفال اور قبیلہ کو بھی جہنم
کی آتش سے بچانا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ
یعنے بہتر آدمیون سے وہ ہی جو دوسرے آدمیون کو فائدہ اور فیض پہنچاوے کیونکہ جتنا
سیکھا اسپر عمل کیا اپنے نفس کا فائدہ ہی اور زیادہ علم سیکھا اور دوسرے مسلمان بھائیون
کو سکھایا بہت بڑا فائدہ عام ہی لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ کا حکم بجالایا چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہی قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ خدا اور رسول کے
علم کو احکام و شریعت کے خزانہ دار فقہا و علما ہین جو مسلمان کو جس چیز کی مسئلہ دنیوی یا
دینی مین حاجت ہوئی علما سے پوچھنا فرض ہی اور علما کو جیسا علم قرآن حدیث اجماع اور
ائمہ دین سے ملا اسکا بتلانا فرض ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تَذَاكُرُ الْعِلْمِ
سَاعَةً مِنَ اللَّيْلَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ [illegible] یعنے ایک گھڑی رات کو علم کا مذاکرہ

سیکھنا سکھانا تمام رات کے جاگنے اور عبادت کرنے سے بہتر ہے حدیث شریف میں ارشاد آیا ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ الْاَعْمَالَ اِلَّا بِالْعِلْمِ یعنے بغیر علم کے اعمال کو خدا قبول نہیں کرتا سو ناچار علم مقدم ہے عمل سے لِاَنَّ مَنْفَعَةَ الْعَمَلِ لِنَفْسِہٖ خَاصَّةً وَمَنْفَعَةُ الْعِلْمِ تَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَاِلَی النَّاسِ عَامَّةً کیونکہ نفع عمل کا خاص خود کو ہے اور نفع علم کا خود ہمارے میں اور دوسرے آدمیوں کو بھی عام ہے الغرض ہر ایک کو اپنے عبادات و معاملات کے قدر اور عمل لازم ہے بلکہ ایمان اور دینداری کا علم فرض ہے اور زیادہ علم سیکھنا اور سکھانا فرض کفایہ ہے ہر شہر میں دس پانچ عالم ضرور ہونا چاہئے تا ہر مسایل میں مسلمانوں کی حاجت روائی ہوا کرے فقط والسلام از بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

استفتا ۲

مَا تَقُوْلُوْنَ اَیُّهَا الْعُلَمَاءُ وَالْفُقَهَاءُ کیا لکھنا پڑھنا سیکھنا بھی سب مسلمانوں پر فرض ہے اور تمام اصحاب قرآن مجید و حدیث شریف حضرت کے زمانے میں لکھتے تھے اور لکھنا بھی علم میں داخل ہے یا نہیں **الجواب** علم کے معنی دانستن یعنے جاننا سمجھنا سو بقدر ضرورت فرض ہے اور پڑھنا قرآن شریف کا نماز کے واسطے فرض ہے اور تلاوت کے واسطے واجب اور حدیث شریف و فقہ کی کتاب و اعتقاد یہ مسایل بھی پڑھے تو افضل ہے اور لکھنا ہر چیز قرآن کے علم کے سنبھالنے اور قایم رکھنے کیواسطے سنت خلفای راشدین ہے بعض نے مکروہ کہا ہے اس دلیل سے رُوِیَ عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابَةِ الْعِلْمِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَهٗ یعنے ابی سعید خدری رضی نے آنحضرت سے علم کو کتاب میں لکھنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے اجازت نہ دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ یہود و نصاری کے یہاں اکثر علموں کی کتابیں لکھی ہوئی ہیں کیا ہم نہ لکھیں بعض علوم کو کتابوں میں آپ کے چہرہ مبارک پر آثار غضب نمودار ہوئے اور فرمایا کہ جیسے یہود و نصارا حیرت میں پڑ گئے

گئے ویسے تم بھی حیرت مین پڑنے چاہئے ہو فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تاویل فرمائی ہے
علم کو کتاب مین لکھکر جمع کئے اور حفظ اپنے سینہ مین رکھے البتہ کتاب گم ہوجاوے
جلے ڈوبے تو علم فوت ہوجاویگا اور کتاب مین لکھنے سے زیادہ کم غلطی کا احتمال ہے مگر
سینہ مین بے کم و بیش موجود رہتا ہے اور لکھنے پر بھروسا کرکے یاد کرنا اور حفظ
چھوٹ جاویگا اس سبب سے فقط بعض نے لکھنا کروہ کہا مگر اکثر نے مباح کہا ہے
یل یہہ ہی کہ بہت سے اصحاب جنکو لکھنا یاد تھا حضرت کی اجازت سے قرآن شریف
ل ہوتا تھا سو لکھا کرتے تھے چنانچہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ زید بن ثابت
للہ ابن عمر معاویہ بن ابو سفیان اور خزیمۃ الانصاری وغیرہم رضی اللہ عنہم کاتبان
تھے اور خطوط بھی حضرت کی طرف سے اطراف کے رئیسون کو لکھتے تھے اور اکثر اصحابی
ن شریف نازل سورہ بسورہ آیات بآیات ہوتا اسے حفظ کرتے جاتے تھے تیس
کے عرصے مین سب قرآن شریف نازل ہوا ہے مجموع الفتاوی مین اشعۃ اللمعات سے
ول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو آیات بطور وحی کے حکم خدا سے لاتے کہدیتے کہ یہہ
ین فلانی سورۃ کے اوّل مین داخل کرو یا درمیان مین یا آخر مین فلان آیت کے بعد
سے پڑھو اور ہر سال ایک وقت کلام منزلہ سناتے اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی
ھتے اور انکو سناتے اسلئے ایک مصحف مین سب کے پاس جمع نہوسکا آن حضرت کی وفات
کے بعد حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین جنگ یمامہ کے اندر بہت سے
صحاب حفاظ و قاری شہید ہوئے تب عمر فاروق نے کہا کہ ایک صحف مین علی الترتیب
قرآن شریف جمع کیا جاوے چنانچہ زید بن ثابت نے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کے حضور
اوّل سے آخر تک جمع کیا جو اصحابون کے پاس لکھا ہوا تھا یا جو سینے مین حفظ تھا ایکجا کردیا
بعد اسکے حضرت عثمانؓ کے وقت مین آپ کی سعی سے حضرت علیؓ اور صحابہ کرام و حفاظ کے
اتفاق سے لغات قریش پر تصحیح کرکے سورۂ فاتحہ سے سورۂ ناس تک ایک جا لکھوا کر

اسکی سات نقول اطراف بلا دمین بھیجدئے سے اسی لیئے آپ کو جامع القرآن کہتے ہین جیسا لوح محفوظ پر ہے اسی طرح ترتیب کے ساتھ ابھی تک قایم و ایم ہے قولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے قرآن شریف کو نازل کیا اور ہم ہی حفاظت کرنے والے ہین امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بستان العارفین ہی لا یعجزن احدکم ان یکون عندہ کتاب من ھذا العلم ولان فیہ الدہر فلو لم یکتب لذھب عنہ العلم ولو کتب لرجع الیہ فیما ینسی او یشکل مسرورًا یعنے کوئی ایک تم مین سے عاجز نہوگا اگر لکھہ رکھے اس علم کو یعنے قرآن وحدیث اپنے پاس کیونکہ دنیا مین آفتین ہین اگر نہ لکھہ رکھو تو علم جاتا رہے اور اگر لکھہ رکھو تو ہمیشہ اگر بھول جاو یا مشکل پڑے اُس لکھے کی طرف رجوع کرو تو پھر خوشی سے یاد ہو جاوے اگر لکھا نہوتا تو آجتک علم کیسا قایم رہتا تابعین کے زمانے مین تو تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابین لکھی گئین آج دنیا مین تین سو تفسیر قرآن مجید کی زبان کی موجود ہین اور حدیثون کی کتابین اور ائمہ اربعہ کی مذاہب مین فقہ کی کتابین متون و شروح و فتاوی ہزارون ہر صدی ہر ملک مین تصنیف تالیف لکھتے چلے آتے ہین اور ابھی تک خدا کے فضل سے ہر زبان ہر اقلیم کے اندر علمای امت محمدی کتابین لکھتے اور بناتے ہین اب تو خاص لوگون پر علم قایم رکھنے کے واسطے لکھنا پڑھنا بھی فرض کفایہ ہو گیا ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنے جس کام کو خاص مسلمانون نے اچھا سمجھا وہ کام خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے تو لکھنے پڑھنے سے بہتر کوئی علم و ہنر نہین دین دنیا کی دولت علم کے تابع مین ہے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا حدیث شریف ہے بفرمان خدا حضرت کو تلقین کیا گیا

استفتا (۳)

چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفا و تعظیما فتوی دینا اور مسئلہ لکھنا یا بتانا کس شخص کو جائز ہے اور مفتی ہونے کو شرطین کیا کیا ہین **الجواب** بعض نے فتوی دینے کو

مکروہ کہا ہے کہ لیاقت علم کی نہو اور مسئلہ اپنی زبان سے کہہ دیوے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْرَئُکُمْ عَلَی النَّارِ اَجْرَئُکُمْ عَلَی الْفَتْوٰی یعنے بہت جرأت کرنے والا جو کوئی ہر ایک مسئلہ کا فتوی دیدے سو جرأت کرنے والا آتش جہنم پر ہے شاید غلطی زبان سے نکلے اور حکم شرع مین عقل چلانے والا خطا کرے چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے اکثر لوگ فتوی کا پوچھتے اور آپ بتلاتے تھے اور کہتے تھے یہ امر تمھارے لئے خیر ہے اور میرے لئے شر ہے اس حضرت کے زمانے مین اکثر اصحابون سے لوگ مسایل شرعیہ پوچھتے اور وہ بتلاتے اور حضرت سنکر پسند کرتے چنانچہ ایک وقت حج کے دنون مین شتر مرغ کے پانچ بیضے کسی نے باندھے ہوئے سلمان نے توڑ ڈالے اُسنے کسی صحابی سے کفارہ اسکا پوچھا اُنھون نے غلطی ہر ایک بیضے کے بدلے ایک اونٹ کا بچہ قربانی دے آنحضرت کی خدمت مین عرض اور اُنکی غریبی ظاہر کی آپنے فرمایا ہر ایک بیضے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے سنت۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص نے شکار کیا اسکو ذبح نہین کیا اسکا گوشت پکا کر ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو کھلایا سو جایز ہے احرام باندھے ہوئے پر شکار کا گوشت کھانا یا نہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جایز ہے کیونکہ خود نے تو شکار اصحاب نے کیا تھا بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بات ظاہر کی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم جایز نہ کہتے تو مین تم کو سزا دیتا۔ یہان سے فتوی بتلانا اور اختلاف کا صحیح ہونا حاصل ہوا قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عالمون کو مسئلہ پوچھو اگر تم نہین جانتے ہو اور اُنکے کہنے پر عمل کرو اور عالم کو بھی واجب ہے کہ خوب کوشش سے دریافت کرکے کہے لِاَنَّ الْمُفْتِیْ یُخْطِیْ وَیُصِیْبُ اگر صواب کہا ہے تو دو ثواب ملینگے اور اگر خطا فتوی دینے مین ہوئی ہے تو ایک صواب ملیگا اور اگر بے علمی سے بغیر تحقیق کرنے کے فتوی دیا ہے تو گنہگار ہوگا اسی لئے عالم کے کہنے پر عمل کرنا اور اسکے کہنے پر نظر نہین رکھنا کہ بوجھا ثواب وعذاب کا اس عالم کے سر پر ذمہ داری سے ہے

مفتی کی شرطین اور فتوی بیان کرنے کے آداب بہت ہین چنانچہ امام سمرقندی الحنفی فقیہہ
ابو اللیث رح نے فرمایا ہے کہ اگر دو عالم نے اختلاف کیا ایک امر مین تو اکثرین کے نزدیک
دونون کو ثواب ملیگا جیسا طاوس وفرس اور خرگوش بعض علما نے حلال کہا اور بعض نے
حرام تو دونون کو اجتہاد کے طریق سے دوہرا ثواب ملا ہے کیونکہ اپنے ملک کے لوگون پر
آسانی ہووے اور رواج مین تنگی نہ پڑے بعض علما کہتے ہین کہ اس اختلاف مین جسکا کہنا حق
پر ہے اسکو دو ثواب اور جسکا کہنا خطا پر ہے اسکو ایک ثواب ملا ہے بحکم اِخْتِلَافُ
الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ امت رسول اللہ پر آسانی ہوگئی بعض علما کے نزدیک اگر مفتی نے کم
کوشش سے مسئلہ کتابون سے لکھدیا اور خطا کی اسکو ثواب و عذاب دونون نہین کیونکہ
ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے قرآن وحدیث و اقوال صحابہ کو بغور سمجھا ہے اَلْعَادَةُ مُحَكَّمَةٌ
قاعدہ دھیان مین رکھکر حکم دیا ہے شروط مفتی ہے کہ آیات محکم و متشابہ کا جاننا
مفصل کو پہچاننا شان نزول آیات و موارد حدیث مین غور کرنا اصطلاح زبان لغات
لغات حجاز و قریش و عادات مسلمین ہر بلاد سمجھنا احوال رجال و اسناد حدیث کا
ہونا مجتہد کے لئے ضرور ہے اگر یہہ سب علوم نہین جانتا ہے تو اجتہاد اسکا باطل ہے ہووینگا
ہوگا یہہ درجہ ائمہ اربعہ اور فقہائی سلف وخلف کا تھا جو زمانہ حضرت و صحابہ و ذبح ہند کے
کے قریب تھے سو تین سو برس تک اُس کے بعد دروازہ اجتہاد کا بند ہوگیا ہے فرمایا گیا
طبقے مولانا شاہ ولی اللہ رح نے بتفصیل لکھ دیا ہے اس زمانے مین مجتہد ابھی معلوم نہ تھا
چاہئے کہ خوش اخلاق راست گفتار قانع بے طمع صالح پرہیزگار متدین صاحب وقار با
بلکہ اس زمانے مین ایسا مفتی بھی کمیاب الا ماشاءاللہ فقط نقل کردینا اور کتابون سے عبارت
اور صورت مسئلے کی برابر بتلا دینا باقی رہگیا ہے اسبات کو بھی کمال علم تبحر و مزاولت و مطالعہ کتب
فقہیہ نہایت ضرور ہے هٰذَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ فُلَانٍ وَهٰذَا لَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ فُلَانٍ
لکھدینا چاہئے دُرُّ المختار و ہدایہ و طحطاوی و فتاوی عالمگیریہ و سراجیہ مین سب قاعدے مفتی کے

فتوی دینے کے مرقوم ہیں ھذا صحیح ھذا اصح علیہ الفتوی ھذا ھو المختار ھذا عند نا ھذا مفتی بہ ان سب لفظوں کی اصطلاح سمجھنا بھی ضرور ہے۔

استفتا (۴)

ایک مسلمان نے قرآن شریف کے چار پانچ سیپارے استاد سے اچھی طرح سیکھا اور باقی تمام قرآن مجید تلاوت کرکے خوب صحت کے ساتھ یاد کیا اب وہ تعلیم مکتب میں بغیر اجازت استاد کے کرتا ہے اور فقہ کی ہندی کتابیں پڑھاتا ہے سو بغیر تعلیم تمام قرآن کے اور بغیر اجازت اسکو تعلیم کرنا جایز ہے یا نہیں اور علم حدیث و فقہ وغیرہ میں بغیر اجازت شیخ کے تعلیم دینا جایز ہے یا نہیں **الجواب** جب وہ شخص قرآن شریف کو صحیح پڑھتا ہے اور تلاوت میں غلطی نہیں کرتا تو اسکو تلاوت اور تعلیم کرنا جایز ہے اگرچہ استاد سے کامل تمام نہ سیکھا ہو اور اجازت بھی حاصل نکیا ہو کیونکہ شریعت میں اس کام سے منع نہیں آیا ہے اور کتاب و سنّت و اجماع و قیاس جو اصول شرع کے چار رکن اعظم ہیں کہیں اس امر کی ممانعت کی دلیل نہیں تو اسکے جایز ہونے میں شک نرہا کہ اصل اشیا و افعال میں موافق مذہب مختار کے اباحت وجواز ہے چنانچہ حموی میں ہے وَفِی الْمُخْتَارِ اَنَّ الْاَصْلَ الْاِبَاحَۃُ عِنْدَ جُمْھُوْرِ اَصْحَابِنَا اِنْتَہٰی وَفِی الْحَمَادِیَّۃِ اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ الْاِبَاحَۃُ مقصود تعلیم واجازت سے یہہ ہے کہ الفاظ قرآن مجید و اعراب صحیح پڑھے اور غلطی نکرے جب یہہ امر بغیر اجازت کے حاصل ہوا تو بس ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں فرمایا ہے اِدَّعٰی اِبْنُ جُبَیْرٍ اَلْاِجْمَاعَ عَلٰی اَنَّہٗ لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّنْقُلَ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَمْ یَکُنْ لَّہٗ بِہٖ رِوَایَۃٌ وَّلَوْ بِالْاِجَازَۃِ فَھَلْ یَکُوْنُ حُکْمُ الْقُرْاٰنِ کَذٰلِکَ فَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّنْقُلَ اٰیَۃً اَوْ یَقْرَأَھَا مَالَمْ یَقْرَأْھَا عَلٰی شَیْخٍ لَمْ اَرَ فِیْ ذٰلِکَ نَقْلًا وَلِذٰلِکَ وَجْھًا مِنْ حَیْثُ اَنَّ الْاِحْتِیَاطَ فِیْ اَدَاءِ اَلْفَاظِ الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مِنْہُ فِیْ اَلْفَاظِ الْحَدِیْثِ اِنَّمَا ھُوَ لِخَوْفِ اَنْ یَّنْقُلَ فِی الْحَدِیْثِ مَالَیْسَ مِنْہُ

اَوْ يَقُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا لَمْ يَقُلْهُ وَالْقُرْاٰنُ مَحْفُوْظٌ

مُتَلَقًّى مُتَدَاوَلٌ فِيْهِ وَهٰذَا هُوَ الظَّاهِرُ؎ من مجموع الفتاوى ابن حجر نے دعوا

کیا ہے کہ اجماع اس بات پر ہے کہ کسی شخص کو لایق نہیں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے

نقل حدیث کی کرے مگر جبکہ اسکو روایت پہنچی ہو اگرچہ اجازت سے ملی ہو تب کیا قرآن مجید کا

بھی حکم ایسا ہی ہے کہ کسی سے آیت قرآن کی نقل نکرنا اور اسکو نہ پڑھنا نہ پڑھانا جب تک کہ

شیخ سے نہ پڑھا یا نہ سیکھا ہو ۔ مولانا فرماتے ہیں کہ ہیں کہیں اس امر میں کوئی منقول نہیں

دیکھا اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ صحیح اداکرنے کی احتیاط سخت تر ہے اس سے

زیادہ حدیث شریف کے الفاظ اداکرنے میں ہے اور وہ بڑا خوف گناہ ہے کہ جو لفظ

رسول اللہ نے نہ کہا ہو ویسا لفظا یہہ شخص اپنی زبان سے کہے اور قرآن شریف

محفوظ ہے اور پڑھنے پڑھانے میں متداول و مشہور ہے کبھی اسکے الفاظ بدلے نہیں

جائینگے اور یہہ ظاہر ہے ۔ علم حدیث و فقہ کی چند کتابیں اصول و فروع میں استاد سے

پڑھنا اور اسکی اصطلاحات سے واقف ہونا ضرور ہے فقط مطالعہ سے نہیں کھلتا مگر

جب دو دو چار چار کتاب علم صرف و نحو و منطق و معانی و اصول وغیرہ علوم میں جو فرض

کفایہ ہیں طالب علم اچھی طرح سیکھے اور یاد کرے اور مطالعہ کی قوت سے ملکہ حاصل

ہووے تو امتحان لیکر استاد و علماء عصر اسکو تحصیل کا عمامہ باندھتے ہیں اور سند اجازت

درس و تعلیم و تدریس کی دیتے ہیں اسلئے تا دوسروں کو سکھانے میں غلطی نکرے اور

شاگردوں اور آیندہ نسلوں کا اعتقاد نہ بگڑے اور استخراج مسایل فقہیہ و افتا میں خطا نہ ہووے

کیونکہ اس زمانہ اخیر میں ہر ایک مدرس واعظ وغیرہ کے علم و اعتقاد کی معلومات عام

مسلمانوں کو نہیں ہوتی ہے اور اخذ کرنا علم دین کا عالم پاک عقیدہ سے بہتر ہے اگر تعلیم دینے

والے کا عقیدہ فاسد ہے یا غلط معنی سکھاتا ہے تو اسکے شاگرد بھی گمراہ ہوینگے

بیت ای لبا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستی نباید داد دست ؛ جب مشایخ مریدو

سےّ گرد کو شریعت وطریقت میں کامل اور عبادت و ریاضت میں واثق پاتے ہیں تب اسکو خلافت نامہ لکھدیتے ہیں اور مرید وشاگرد کرنے کی اجازت فرماتے ہیں - حضرت سرور کائنات اور خلفای راشدین کو نور نبوت و ولایت کے سبب سے علوم ظاہری و باطنی وسلطانی ووہ روشی سیاست وافتا قضائت واحتساب بابات خاص متعلق تھا جب دور خلفای راشدین کا آیا انکو بھی نور ولایت حاصل تھا انکا فرمانا بھی امت کے واسطے سنت کا طریقہ ہوا جب وہ زمانہ گذر گیا تب سلطنت ظاہری پادشاہون نے لی اور سلطنت باطنی اہلبیت ومشایخ طریقت نے حاصل کی علوم ظاہری وافتا وقضائت علما کو ملا اور سیاست واحتساب امرا وحکام کے تصرف مین آیا مگر علوم دینیات کی سکے لئے ضرورت باقی رہی ہے اور علمای دین محمدی نے ایسے قواعد شریعت محکم باندھے ہین کہ قیامت تک قایم ودایم رہینگے مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ ؕ جو خدا نے چاہا سو ہوا اور جو نچاہیگا سو نہوگا ؕ

استفتا (۵)

چہ می فرمایند علمای دین متین اس باب مین کہ درس وتعلیم دینا وعظ قصہ گوئی ونصیحت بیان کرنا امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہر ایک مسلمان کو واجب ہے یا نہین اور امامت کے لئے جیسا حکم شرط ہے ویسا ہی انکے لئے حکم ہے یا کچھہ فرق ہے

الجواب

امامت جماعت کا حکم خاص ہے اور تعلیم وعظ کا حکم عام ہے امامت مسجد جو امام راتب مسجد کا معین ہے سو افضل اب شروط امام کی یہہ ہے امام ہو مرد تندرست عاقل بالغ عالم مسایل نماز کا پرہیزگار نیک خلق قاری خوش آواز خلیق خوش لباس وغیرہ بعضون نے متقی مسن صاحب وجاہت ونسب کو افضل کہا ہے اور مکروہ ہے امامت عبد کی وفاسق واعمی وبدوی ومبتدع وشارب الخمر وآکل الربوا ومبروص ومفلوج ونمام وریاکار وکردی وبدعقاید والے کی اور تفصیل در المختار مین مرقوم ہے - تعلیم وتوعیظ وغیرہ ہر مسلمان پر واجب نہین ہے مگر عالم پر واجب ہے جو مسلمان شخص اس سے کوئی مسئلہ دین کا پوچھے اور وہ

جانتا ہی اور نہ بتلاوے تو کل قیامت کو آتش کی لگام اسکے منہہ مین دینگے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی مَنْ كَتَمَ عَنِ النَّاسِ عِلْمًا يَعْلَمُهُ أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور قرآن شریف مین بھی حکم ہی إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ
الْهُدَىٰ الخ الآیہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِنَّ فِيهِمْ الْأَعَاجِيبَ وَلَا
حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مقعده مِنَ النَّارِ بستان العارفین
یعنے آنحضرتؐ نے فرمایا ہی تم پہنچاؤ میرے سے لوگون کو احکام اگرچہ ایک آیت ہو اور
بنی اسرائیل کا عجائب حال جو گذرا سو بیان کرو اسمین کچھ حرج نہین اور جو عمداً میری حدیث مین
جھوٹھ ملا کر کہے تو اپنا مکان آتش دوزخ مین تیار کر لیوے وَقَالَ الْحَسَنُ لَوْلَا
الْعُلَمَاءُ لَصَارَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِثْلَ الْبَهَائِمِ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ اگر علما نہوتے اور تعلیم و توعیظ نکرتے تو تمام انسان مانند حیوان کے بن جاتے —
اور تمیم الداری سے روایت ہی کہ ہر شنبہ کے روز وعظ بیان کرتے تھے پوچھا حضرت عمرؓ نے
کہ تمہارا ارادہ اسمین کیا ہی تمیم الداری نے کہا کہ لوگون کو خدا اور رسول کے احکام یاد دلاتا ہی
آپ نے فرمایا اچھا ہی بیان کرو اگرچاہتے ہو مگر جان لو کہ یہہ امر ذبح کرنے کے جیسا ہی یعنے
بڑا احتیاط اور خطر کا کام ہی چنانچہ فرمایا ہی مَنْ أُعْطِيَ لَهُ الْقَضَاءُ فَقَدْ ذُبِحَ
بِلَا سِكِّينٍ یعنے جسکو قضاءت کا عہدہ ملا تو وہ گویا بغیر چھری کے ذبح ہو گیا اکثر اکابر
علما نے قیدخانے مین جانا قبول کیا مگر قضاءت کا عہدہ قبول نکیا اسی لئے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا ہی کہ تین آیات قرآن تعلیم و توعیظ کی بابت بہت بھاری ہین اور مین قصہ گوئی
کو مکروہ جانتا ہون قولہ تعالیٰ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ ۝
یعنے کیا لوگون کو تم نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور خود کے نفس کو بھول جاتے ہو ۝ لِمَ تَقُولُونَ
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ یعنے کسواسطے تم جو کہتے ہو تو خود اُسپر عمل نہین کرتے ہو ۝ وَمَا أُرِيدُ

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰيكُمْ عَنْهُ ؕ یعنے مین نہین ارادہ کرتا ہون کہ تم سے مخالفت کرون جن چیزون کو تمہین منع کیا انکی طرف جاؤن ۔ حق تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اَنْ عِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِیْ مِنِّیْ ؕ اول تم اپنے نفس کو وعظ کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو حیا کرو میرے سے یعنے اپنی نصیحت پر آپ عمل کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو شرم کی بات ہے ؕ **فایدہ** عالم شخص جو کہے سو سُننا اور مان لینا اور اسپر عمل کرنا لازم ہے اگر وسوسہ نفسانی دل مین آیا کہ یہہ عالم اپنے نصیحت پر خود عمل نہین کرتا ہے ہم کس لیئے اسکے کہنے پر عمل کرین یہہ گمراہی کا سبب ہے جو عالم کچھ کہیگا نفس شیطانی اُسمین عیب جینی کریگا کیونکہ بے عیب خدا کی پاک ذات ہے ہم سب عیب مین بھرے ہوئے ہین ساری عمر گذر جاویگی ایسا عالم متقی باعمل صاحب دل نہ ملیگا تو علم کی نعمت سے وہ شخص محروم رہا اور بغیر استاد و مرشد کے زندگانی برباد ہوئی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین

قطعہ　گفتِ عالم بگوش جان بشنو ۞ ورنماند بگفتنش کردار ۞ باطل است آنکہ مدعی گوید ۞ خفتہ راخفتہ کی کند بیدار ۞ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۞ ورنوشتست پند بردیوار ۞ اور اگر ویسا عالم پرہیزگار ملا تو بھی نفس شیطانی اسکی تقلید کرنے سے باز رکھتا ہے دیکھو اس زمانے مین اکثر لوگون نے ائمہ اربعہ کی تقلید چھوڑ دی ہے اور شتر بے مہار کی طرح غیر مقلد بن گئے اور اپنے ہوا کے مقلد ہوسے خدا پناہ مین رکھے ؕ

استفتا (۶)

چہ می فرمایند علمای دین متین درس و توعیظ کرنے کی شرع شریف مین آداب و شروط کیا ہین اور مجلس وعظ مین جو مسلمان سامعین بیٹھتے ہین انکو نصیحت کا اثر کسطرح ہوتا ہے

الجواب شیخ امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بستان العارفین مین لکھا ہے کہ آداب مذکر یعنے درس کہنے والے واعظ استاد و مرشد کو بہت چاہیئے کہ صالح ہون اور متقی پرہیزگار عالم باعمل حتی الامکان منہیات شرعی سے خود کو

بجا دیں اور امر بالمعروف و نہی المنکر علی العموم کیا کریں کسی کا نام یا شخص معین کرکے نہ کہیں والا صلحا انکی مجلس میں نہ آوینگے اور کلام کا اثر جاتا رہیگا - جو حدیث کہ متواتر و صحیح و حسن کے درجہ میں نہو اور انکو بھی اسکی اسناد میں شک ہو جیسے ترغیبا للناس و ترہیبا للعوام کی بابت بعض کتابوں میں مرقوم ہیں انکو بیان نکریں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ وَھُوَ یَرَی اَنَّہُ کِذْبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَذَّابِیْنَ ۵ یعنے کسی شخص نے حدیث بیان کیا اور وہ خود جانتا ہے کہ یہہ صحیح نہیں ہے تو وہ خود ایک جھوٹھوں میں سے ہے - اور مجلس کو طول نکرے تا سننے والے دق ہو جاویں کہ برکت علم کی جاتی ہے اور سامعین بیزار ہوتے ہیں بحکم رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَۃً فَسَاعَۃً یعنے اپنے دلوں کو ہر گھڑی آسایش دیتے جاؤ جب بہت عذاب دوزخ کا حال بیان کئے دلوں میں سامعین کے گھبراہٹ اور خوف زیادہ ہوگیا تو اسکے بعد جنّت اور رحمت کا حال بھی بیان ہونا چاہئے تا فرحت اور رجا دلوں میں پیدا ہووے - تواضع اور نرمی سے ہر امر بالمعروف کو بیان کریں تا دل میں جانشین ہووے سختی اور خشم سے نہ کہیں اور حکم وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ کو دھیان میں رکھیں یعنے اگر تو رحمت خدا کو نرمی سے بیان کرے تو سامعین دل لگا کر سنینگے اگر سختی اور غصّے سے کہے تو سامعین نفرت کرینگے اور دور بھاگینگے جناب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیان آیات قرآن کرتا ہے پوچھا کہ تجکو ناسخ و منسوخ کا علم ہے اسنے کہا نہیں آپنے فرمایا تو ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا - حبیب بن ثابت نے فرمایا مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ لَّا یُقْبِلَ بِوَجْھِہٖ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ وَّلٰکِنْ یَعُمُّھُمْ ۵ یعنے مجلس وعظ میں ایک ہی شخص کی طرف منہہ کرکے بیان نکرے بلکہ عام کی طرف ادھر ادھر منہہ پھیرا کرے اگر ایک کی طرف منہہ کرکے نصیحت کریگا تو وہ سمجھیگا کہ مجھے مجلس میں فضیحت کرتے ہیں - اگر صلوۃ و صیام و صدقہ کا بیان

کرے تو پہلے خود اس پر عمل کرے۔ لوگون کی خیرات و زکوٰۃ پر طمع نرکھے اور علم کی قدر نکھووے وَلَوْ اَهْدٰى اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَلَا بَاسَ اَنْ يَقْبَلَ هَدِيَّتَهٗ یعنے اگر کسی نے کچھ ہدیہ بغیر مانگنے کے دیا تو اسکو قبول کرنے مین مضائقہ اور خوف نہین ہی۔ درمیان وعظ کے بعض کلام ایسا کہے کہ لوگون کی آنکھ مین پانی آوے اور بعض کلام ایسا بھی کہے کہ خوشدل اور خندہ جبین ہو جاوین۔ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اِنَّهٗ كَانَ اِذَا جَلَسَ رَغَّبَ النَّاسَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ زَهَّدَهُمْ فِي الدُّنْيَا فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ كَسِلُوْا اَخَذَ فِيْ ذِكْرِ الْغَرْسِ وَالْبِنَاءِ وَالْحِيْطَانِ فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ نَشَطُوْا اَقْبَلَ فِيْ ذِكْرِ الْاٰخِرَةِ یعنے جب آپ مجلس مین وعظ کو بیٹھتے لوگون کو ترغیب آخرت کی اور ترک دنیا کی کرتے جب دیکھتے کہ سامعین سست ہو گئے ہین تو جھاڑ بوٹا گھر دیوار بنانا دنیا داری کا ذکر درمیان لاتے جب لوگ خوش ہوئے پھر آخرت کا بیان شروع کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

استفتا (۷)

مجلس درس کے آداب اور سامعین و متعلمین کے ملزومات کیا ہین **الجواب**

بستان العارفین مین مرقوم ہی کہ سامعین کو لازم ہی واعظ کا فرمانا اور کتاب کی عبارت دل لگا کر سُننا اور اسپر عمل کرنا حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَمِعَ مَسْئَلَةً وَحَدِيْثًا فَعَمِلَ بِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ حَيٌّ وَمُنْجِيٌّ وَمَنْ سَمِعَ حَدِيْثًا فَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُهْلِكُ یعنی جس نے سُنا ایک مسئلہ اور حدیث اور اُسپر عمل کیا پھر اسکا دل زندہ ہوا اور نجات پایا اور جسنے سُنا حدیث اور عمل نکیا اُسپر پس تحقیق وہ ہلاک ہوئیگا۔ اور سننے والون کو لازم ہی کہ جب ایک حدیث سن لئے تو صَدَقْتَ اور اَحْسَنْتَ کہین تا واعظ کا دل حدیث کہنے پر بڑھے اور جب نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا سُنے درود پڑھے تو شیطان کا وسوسہ دل سے نکل جاوے۔ انسان کو

لازم ہے کہ علم حاصل کرے اور اپنی جہالت پر بس نکرے قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کہو اے محمد کیا وے برابر ہوسکتے ہین جو لوگ کہ جانتے ہین اور جو لوگ کہ نہین جانتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا یعنے اسمین خیر نہین ہے کہ جو عالم بھی نہین اور علم کا طلب کرنے والا بھی نہین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین دیکھتا ہون کہ تم مین سے علما مرتے جاتے ہین اور جاہل لوگ علم نہین سیکھتے لازم ہے کہ سیکھو علم دین اسلام کا قبل اس کے کہ علماؤن کے مرنے سے دین کا علم دنیا سے اُٹھ جائیگا - جب چھوٹے بچے علم سیکھینگے اور جب بڑے ہووینگے تو آخرین قوم کے واسطے علما بن کر بیٹھینگے - حدیث شریف مین آیا ہے لَفَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ جَاهِلٍ یعنے ایک شخص علم فقہ کا عالم سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد جاہل سے - ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ یعنے جس شخص کے واسطے خدا تعالےٰ خیر چاہتا ہے تو اسکو علم دین سیکھنے کی توفیق دیتا ہے - تمام علمون سے علم فقہ افضل ہوا ، اسلئے کہ تمام قرآن اور حدیث کے معنی سمجھنے اور عمل کرنے کے واسطے اس مین خلاصہ موجود ہے - جب علم فقہ سیکھا لعبد علم زہد اور حکمت کو سیکھے اور علم نجوم سے قدرے حاصل کرے کہ اوقات نماز اور جہتہ قبلہ وغیرہ معلوم ہووے قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیہ - یعنے وہ پروردگار ہے کہ جسنے تمہارے واسطے ستارون کو پیدا کیا تا دریا اور خشکی مین اندھیرے کے اندر تمکو اُن ستارون کے سبب رستا ملے - حدیث شریف مین ہے تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَرَفْعُهُ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ یعنے تم سیکھو علم کو قبل اسکے کہ علم دنیا سے اٹھ جاوے اور اُٹھ جانا علم کا علماؤن کے وفات کرنے سے ہوویگا - فقیہ ابو اللیث بن محمد سمرقندی حنفی مصنف کتاب بستان العارفین کی وفات ۳۷۵ھ ہجریہ مقدسہ مین ہوئی ہے

تاکید علم سیکھنے اور سکھانے کی ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ابھی سنہ ۱۳۰۰ چودھوین صدی آغاز ہے جو مسلمان اہل ایمان ہی علم فقہ اور مسایل دین کے سیکھنے کا اور سکھانے کا طریقہ جاری کریگا نہایت اجر عظیم پاویگا اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۔

استفتا (۸)

علم کے فضایل کیا ہین اور علما کی قدر کس طرح معلوم ہوتی ہے

الجواب غایۃ الاوطار و درالمختار کے دیباچہ مین مرقوم ہے اَلْعِلْمُ وَسِيْلَةٌ اِلٰى كُلِّ فَضِيْلَةٍ یعنے علم وسیلہ ہے ہر بزرگی اور کمال کا اور ترقیات دارین کا سبب ہے ۔ اَلْعِلْمُ يَرْفَعُ الْمَمْلُوْكَ اِلٰى مَجَالِسِ الْمُلُوْكِ علم بلند رتبہ کرتا ہے غلام کو بادشاہون کی مجالس تک لیجاتا ہے یعنے نہایت حقیر شخص علم کی جلالت شان سے بادشاہون کا ہم صحبت اور جلیس ہوجاتا ہے لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَهَلَكَ الْاُمَرَاءُ اگر عالم نہوتے تو امیر ہلاک اور تباہ ہوجاتے وجہ اسکی یہہ ہے کہ امیر خلق اللہ کے حاکم ہین تو اگر فصل خصومات مین علمای دین کی طرف رجوع نکرتے تو گمراہ ہوتے اور عذاب آخرت مین گرفتار رہوتے ۔ زمانۂ سابق مین دستور تھا کہ اوّل لوگ پیشہ سیکھتے پھر علم حاصل کرتے تھے تا خلق اللہ کے مال مین طمع کی مجال باقی نرہے اور کسی تونگر کے محتاج نہون اور جب کہ عالم طامع حریص ہوا تو اسکے علم کی حرمت اور عزت باقی نہین رہتی اور وہ حق گوئی سے پہلو تہی کرتا ہے ۔ روایت ہے کہ دو قسم آدمیون مین سے جب آراستہ ہوے تو سب لوگ آراستہ ہوجاتے ہین اور جب وہ بگڑے تو سب لوگ بگڑجاتے ہین ایک علما دوسرے امرا ۔ اَلْعِلْمُ لَا رِبَابَةَ وَلَايَةً لَيْسَ لَهَا عَزْلٌ علم صاحبان علم کے واسطے وہ منصب عالی دایمی ہے جسکی معزولی نہین یعنے بادشاہ اس منصب کو چھین نہین سکتا ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد شاگرد ہین امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے رحمہم اللہ انکو صاحبین کہتے ہین انھون کی تصنیفات نوسو ننانوے ۹۹۹ کتابین علم فقہ کی ہین چنانچہ جامعین مبسوط زیادات اور نوادر وغیرہ اور ابوحنیفہ شاگرد ہین حضرت حماد کے اور حماد شاگرد ہین حضرت

ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی شاگرد ہین حضرت علقمہ کے اور علقمہ شاگرد ہین حضرت عبداللہ
ابن مسعودؓ کے اور عبداللہ بن مسعود اصحابی شاگرد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے
جو تمام اصحابون مین عالم متقی مشہور و معروف ہین جسنے تقلید کی ابوحنیفہ کے مذہب کی
تو اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی مطابق اس حدیث شریف کے اَصْحَابِیْ
کَالنُّجُوْمِ السَّمٰوٰاتِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے اصحاب آسمان کے ستارون کے مانند ہین تم نے اُنمین سے جسکی اقتدا کی
تو تم نے ہدایت کی راہ پائی خلاصہ طحطاوی مین موجود ہے

ابیات

اَلْفِقْہُ زَرْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَۃُ	حَصَّادُہُ ثُمَّ اِبْرَاھِیْمُ دَوَّاسُ
نُعْمَانُ طَاحِنُہُ وَیَعْقُوْبُ عَاجِنُہُ	مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَاٰکِلُہُ النَّاسُ

یعنے فقہ کو ابن مسعودؓ نے بویا اور علقمہ اسکا کاٹنے والا ہے پھر ابراہیم نخعی اسکا دانہ اور
بھوسا صاف کرنے والا اور نعمان یعنے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم اسکے پیسنے والے اور
یعقوب یعنے حضرت ابویوسف اسکا آٹا گوندنے والے اور محمد بن حسن اسکی روٹی پکانے
والے اور سب لوگ مسلمان اسکے کھانے والے ہین ۔ امام شعرانی نے میزان مین ائمہ
اربعہ کی سند علوم اس طرح پر مذکور کی ہے ۔ امام ابوحنیفہ نے علم اخذ کیا حضرت عطا سے
انھون نے عبداللہ ابن عباس سے جو رسول اللہ کے چچیرے بھائی تھے اور اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْن
کی حدیث ان کی شان مین آئی ہے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون
نے جبرئیل علیہ السلام سے انھون نے حق تعالی عزوجل سے امام مالک نے علم اخذ کیا حضرت
نافع سے انھون نے ابن عمر سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ نے علم اخذ کیا امام مالک سے اور امام احمد جنبل نے امام شافعی سے رحمہم اللہ
اجمعین ۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خورد سالی مین سترہ اصحابون کو
دیکھا تھا اور پانچ اصحاب سے علوم بھی سیکھا تھا کتاب خیرات الحسان فی مناقب نعمان تصنیف

ابن حجر المکی الشافعی کے دیکھنے سے مفصل حال معلوم ہوتا ہے۔ جامع ترمذی میں ابو امامہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنٰى كُمْ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ پیغمبروں کے وارث علما ہیں مسلمانوں کو توفیق ہووے علما کی قدر سمجھنے اور علوم دین سیکھنے کی آمین آمین ۔

استفتا (۹)

تمام علموں میں علم فقہ کی فضیلت زیادہ کتابوں میں بیان ہوئی ہے اسکا سبب کیا ہے دلایل کتب معتبرہ سے مرقوم فرمائیے **الجواب** غایۃ الاوطار ترجمہ درالمختار میں تیسیر الوصول سے منقول ہے وَمِنْهُ مَا فِي الْخُلَاصَةِ وَغَيْرِهَا اَلنَّظَرُ فِي كُتُبِ اَصْحَابِنَا مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ یعنے منجملہ فضایل علم فقہ کے وہ قول ہے جو خلاصہ وغیرہا میں ہے کہ نظر کرنا ہماری اصحاب کی کتابوں میں بدون سماع کے یعنے فقہ کی کتابوں کو مطالعہ کرنا بدون اسباق کے کہ استاد سے سنا تہجد کی نماز سے بہتر ہے وَتَعَلُّمُ الْفِقْهِ اَفْضَلُ مِنْ تَعَلُّمِ بَاقِي الْقُرْاٰنِ اور فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن کے سیکھنے سے یعنے زایدازحاجت فقہ کا سیکھنا غیر کے نفع کے واسطے باقی قرآن کے سیکھنے سے افضل ہے اسواسطے کہ فقہ کا سیکھنا بقدر حاجت کے فرض عین ہے اور افضلیت کی یہ وجہ ہے کہ قرآن شریف کا سیکھنا بقدر قرارت نماز فرض عین ہے اور تمام قرآن کا سیکھنا سنت ہے اور فقہ کے مسایل نماز روزہ عقاید وضروریات دین میں فرض عین ہے اور زیادہ فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے پس فرض افضل ہے سنت سے جبتک فقہ نہ سیکھیگا تب تک قرآن مجید کی قدر کیا سمجھیگا اور وقایع کا حدوث ہوتا ہے فقہ کے ہر باب میں بخلاف قرآن کے اس واسطے کہ قرآن میں سے سورہ فاتحہ اور تین آیتیں قرارت کرنا فرض عین ہے مگر دوسروں کے سکھانے کے واسطے تمام قرآن شریف کا

سیکھنا فرض کفایہ ہی وَجَمِیعُ الْفِقْہِ لَابُدَّ مِنْہُ اور تمام فقہ سے سیکھے بغیر چارہ نہین
اگرچہ بطریق فرض کفایہ کے ہو الحاصل فقہ بجمیع انواع خود آدمیون کو ضرور ہی سو طہارت
اور نماز روزہ کا دریافت کرنا تو علی العموم سب مسلمانون کو فرض ہی غریب ہو یا تونگر ہو اور
مسایل زکوٰۃ و حج و عتاق و قربانی و فطرہ وغیرہ تونگر پر سیکھنا فرض ہی اور خانہ داری
کے لئے مسایل نکاح و طلاق بھی جاننا فرض ہی اور سوداگری کے واسطے مسایل بیع شراء
و ہبہ وصیت میراث وغیرہ بھی جاننا فرض ہی ابیات اِذَا مَا اعْتَزَّ ذُوْعِلْمٍ بِعِلْمٍ
فَعِلْمُ الْفِقْہِ اَوْلٰی بِاعْتِزَازٍ ؛ فَکَمْ طِیْبٍ یَفُوْحُ وَلَا کَمِسْکٍ ؛ وَکَمْ طَیْرٍ
یَطِیْرُ وَلَا کَبَازٍ ؛ یعنے جب فخر کرے صاحب علم کسی پر تو فقہ کا علم پر مقدم تر اور
اولی بافتخار ہی بہت سی خوشبو چیز مہکتی ہی لیکن مانند مشک کے نہین اور بہت
چڑیان اوڑتی ہین لیکن مانند باز کے نہین ۔ وَقَدْ مَدَحَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِتَسْمِیَتِہٖ
خَیْرًا بِقَوْلِہٖ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا وَقَدْ فَسَّرَ الْحِکْمَۃَ
زُمْرَۃُ اَرْبَابِ التَّفْسِیْرِ بِعِلْمِ الْفُرُوْعِ الَّتِیْ ھُوَ عِلْمُ الْفِقْہِ اور اللہ حق تعالی
نے فقہ کی مدح کی ہی اور اسکو مسمی بخیر کرکے قرآن شریف مین فرمایا ہی جسکو حکمت
دی گئی اسکو بہت خیر دی گئی اور مقرر مفسرین کے ایک گروہ نے حکمت کو تفسیر بعلم
فروع کہا ہی اور وہ علم فقہ ہی اشباہ النظایر مین لکھا ہی کہ ہر آدمی سوای انبیا علیہم
السلام کے جانتا نہین کہ اللہ تعالی کا ارادہ کیا ہی اسکے ساتھ دارین مین اسواسطے کہ حق تعالی
کا ارادہ غیب ہی مگر فقیہہ اسکو جانتے ہین اسواسطے کہ وہ جان گئے ہین حق تعالی کے ارادے کو
جو انکے ساتھ ہی رسول صادق مصدوق کے اس حدیث کی دلیل سے کہ جسکے ساتھ اللہ تعالی
خیر کا ارادہ کرتا ہی اسکو دین مین فقیہہ کرتا ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ یعنے اسکو دین مین فہم سلیم عطا کرتا ہی
بعض علما نے علم حکمت کے معنی علم تصوف کئے ہین کیونکہ فقہ مین تصوف داخل ہی جیسا

شعر مین مسکہ طحطاوی مین ہے وَخَیْرُ عُلُوْمٍ عِلْمُ فِقْہٍ لِاَنَّہٗ ؛ یَکُوْنُ اِلٰی کُلِّ الْمَعَالِیْ تَوَسُّلًا ؛ فَاِنَّ فَقِیْہًا وَاحِدًا مُتَوَرِّعًا ؛ عَلٰی اَلْفِ ذِیْ زُہْدٍ تَفَضَّلَ وَاعْتَلَا ؛
شرح سب علمون سے بہتر فقہ کا علم ہی اسواسطے کہ وہ سب مراتب عالیہ کی طرف وسیلہ ہوتا ہی کیونکہ ایک فقیہ متقی ہزار زاہدون پر بزرگ اور عالیقدر ہوتا ہی وَوَزْنُ کُلِّ امْرِءٍ مَاکَانَ یُحْسِنُہٗ ؛ وَالْجَاہِلُوْنَ لِاَہْلِ الْعِلْمِ اَعْدَاءٌ ؛ فَفُزْ بِعِلْمٍ وَلَا تَجْہَلْ بِہٖ اَبَدًا اَلنَّاسُ مَوْتٰی وَاَہْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءُ ؛ اور وزن یعنے قدر وخوبی ہر فرد کی موافق اسکی خوب کرداری کے ہی اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہین ؛ ظفریاب ہو علم کے سبب سے اور علم فقہ سے جاہل نہ ہو ہمیشہ یعنے اسباب جہل سے احتیاب رکھو سب آدمی مردہ ہین اور علم والے زندہ ہین یعنے جاہل مردون کے مانند لایق شمار رکھے ہین اور اُن سے کچھ فایدہ نہین مگر اہل علم زندہ ہین انکی زندگی سے انکو اور لوگون کو فایدہ حاصل ہوتا ہی تو علمای دین کا وجود رحمت اور نور ہی کہ وہ وارث ہین انبیا علیہم السّلام کے جس نے علما کی تعظیم کیا گویا اُسنے اپنے خدا و رسول کی اور دین ایمان کی تعظیم کیا. قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۵ حکم خدا کا رسول اللہ کو ہوا کہ تم ایسی دعا مانگو ای خدا مجکو علم زیادہ دے واللّٰہ اعلم بالصواب

استفتا (۱۰)

کون سے علم سیکھنا فرض اور سنت ہین اور کون سے علم حرام و مکروہ ہین بیان فرمائے جزاکم اللہ تعالٰی خیرًا ۵

الجواب نہایہ اولاد طارہ ترجمہ در المختار مین سے خلاصہ مرقوم ہوتا ہی اِعْلَمْ اَنَّ تَعَلُّمَ الْعِلْمِ یَکُوْنُ فَرْضَ عَیْنٍ وَھُوَ بِقَدْرِ مَا یَحْتَاجُ لِدِیْنِہٖ شرح معلوم ہووے کہ علم کا سیکھنا فرض عین ہوتا ہی یعنے ہر شخص پر اور فرض عین اس قدر علم ہی جسکی طرف آدمی حاجتمند ہو اپنے دین کے واسطے تعلیم متعلم مین ہی کہ ہر مسلمان پر ہر علم کا حاصل کرنا فرض نہین بلکہ علم حال کی طلب فرض ہی یعنے آدمی جس حال مین واقع ہو اس حال کا علم سیکھنا فرض ہی چنانچہ جسپر نماز روزہ فرض ہوا اسپر مسایل صوم وصلوۃ

دریافت کرنا فرض ہی جسپر حج و زکواۃ فرض ہوا یعنے تونگر ہنا اسپر مسایل حج و زکواۃ کا سیکھنا
فرض ہی جو سوداگری کرتا ہی اسپر مسایل بیع و شراء کے سیکھنا فرض ہی تا ارتکاب حرام
سے محفوظ رہے وفرض کفایۃ شرح اور علم سیکھنا فرض کفایہ ہی فرض کفایہ وہ ہی
کہ ہر شخص پر فرض نہین بلکہ بعض کا سیکھنا ایک شہر مین سب کی طرف سے کفایت کرتا ہی
وَهُوَ مَا زَادَ عَلَيْهِ لِنَفْعِ غَيْرِهِ شرح فرض کفایہ وہ ہی کہ اپنی حاجت سے زیادہ غیر کے
نفع کے واسطے سیکھے ناواقفون کو راہ بتانے کے لئے تا وہ لوگ حرام اور ہلاکی سے بچین
تو ایک عالم ہر نواح وضلع مین ضرور رہنا چاہیے کہ عوام مسلمانون کو ضروریات دین کی سکھاوے
نہین تو عوام مسلمان ضایع ہو وینگے ومندوبًا وَهُوَ التَّبَحُّرُ فِي الْفِقْهِ وَعِلْمِ الْقَلْبِ
شرح اور علم کا سیکھنا سنت ہی جو کمال درجے پر سیکھے فقہ کا علم اور دل کا علم یعنے
تصوف وسلوک وعلم اخلاق جس علم سے انواع فضایل اور انکی حاصل کرنے کی کیفیت معلوم ہو اور
اقسام رذایل اور ان سے بچنے کی کیفیت دریافت ہو۔ تعلیم متعلم مین لکھا ہی اسی طرح فرض
ہی علم احوال قلوب چنانچہ توکل انابت خوف الٰہی رضا بالقضا کہ یہ سب احوال مین واقع ہی
اور بزرگی اس علم کی کسی پر مخفی نہین اور علم اخلاق مین معرفت جود وبخل کبر وتواضع عفت و
اسراف وتقتیر وامراض قلوب کا جاننا فرض ہی جیسے حسد نفاق وغیرہ کیونکہ بخل واسراف
وتقتیر حرام ہی اور حرام سے بچنا فرض ہی اور اسکو علم عقاید وتصوف کہتے ہین جس سے
دل کی طہارت حاصل ہو اذکار واشغال سے حضور قلب وتوجہ الی اللہ تزکیہ نفس وتصفیہ قلب
کمال کو پہنچے اور ظاہر وباطن پاک ہووے **بیت** تا بیاری طہارت ظاہر ۔ باطنت
نیز حق کند طاہر ۔ بغیر عقاید صحیحہ ونیت خالص کے عبادت ظاہری فایدہ نہین کرتی ہی
بیت شرف ذات بجودست وکرامت بسجود ۔ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود ۔
وحرامًا وَهُوَ عِلْمُ الْحِكْمَةِ الْفَلْسَفِيَّةِ وَالشَّعْبَذَةِ وَالتَّنْجِيمِ وَالرَّمْلِ وَعُلُومِ الطَّبَائِعِيِّينَ
وَالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ شرح اور علم سیکھنا حرام ہوتا ہی اور وہ حرام علم یونانیون کی

حکمت فلاسفہ ہے شعبدہ بازی اور نجوم اور رمل اور علم طبیعی یعنے نیچر اور جادو کہانت وغیرہ یونانی حکمت اسواسطے حرام ہوئی کہ اس مین عالم کا قدیم ہونا وغیرہ من المکفّرات والمحرّمات داخل ہین اور علم نجوم مین اوضاع فلکیہ سے حوادث سفلیہ پر استدلال کرتے ہین۔ تعلیم متعلم مین لکھا ہے کہ نجوم کا علم بمنزلہ مرض کے ہے تو اسکا سیکھنا حرام ہے وہ مضر ہے نافع نہین اسلئے کہ قضا و قدر سے بچنا ممکن نہین تو مسلمانکو چاہئیے کہ ذکراللہ ودعا اور تضرع مین مشغول رہے اور حق تعالیٰ سے عافیت مانگا کرے اسواسطے کہ داعی محروم الاجابۃ نہین ہوتا پھر اگر بلا مقدّر ہے تو ضرور پہنچیگی لیکن داعی کو حق تعالیٰ صبر عطا کریگا دعا کی برکت سے لیکن تعلّم نجوم کا بقدر قبلہ شناسی و اوقات نماز ہر موسم کے اور فیٔ زوال جاننا جائز ہے انتہی کہانت وہ ہے کہ شیاطین سے راہ پیدا کرے تاکہ وہ اخبار آئندہ بتائین اور شعبدہ دست چالاکی بازیگری یعنے تماشے کے کھیل ہین اور یہہ جو لوگ علم جفر کو علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ کی طرف نسبت کرتے ہین سو غلط ہے اسکی کچھ اصل نہین۔ شارح درالمختار نے علم طب کو بیان نہین کیا لیکن تعلیم متعلم مین یون مذکور ہے کہ طب کا سیکھنا جایز ہے اسواسطے کہ اسباب مین سے یہہ بھی سبب ہے حَقَایِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ آیا ہے اور رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بھی علاج کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ علم فقہ دین کے واسطے اور علم طب بدن کے واسطے ہے اور حکمت یونانی مین منطق فلاسفہ داخل ہے اور اسکے سیکھنے سے تاریکی قلب پیدا ہوتی ہے سو حرام ہے اور علم حرف و علم موسیقی کو بھی علما نے حرام کی اقسام مین داخل کیا ہے اور علم حرف سے حرف کاف کا اشارہ ہے علم کیمیا سے مراد ہے کہ بہت سے مہوسین نے اپنی عمر شریف اسکے پیچھے گمائی اور اوقات خراب کی ہے یا نقش بھرنا اور علم جفر کے مانند حرف چلانا مراد ہو واللہ اعلم وَمَکْرُوْھًا وَھُوَ

اَشْعَارِ الْمُوَلَّدِيْنَ مِنَ الْغَزَلِ وَالْبَطَالَةِ اور مکروہ اسی علم کا سیکھنا ہی جیسے اشعار
عورتون کی تعریف مین بنانا یا ہجو کہنی یا علم سحر وحب وبغض یا گنڈا فلیتہ وغیرہ جسکو منتر منتر
کہتے ہین وَمُبَاحًا كَاَشْعَارِهِمْ لَا سُخْفَ فِيْهَا كَذَا فِيْ فَوَائِدِ شَتّٰى مِنَ الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ
اور مباح اس علم کا سیکھنا جیسے اشعار نعتیہ ونصایح یا جس علم مین کچھہ فایدہ ہو شرع سے مخالف
نہو چنانچہ علم منطق اسلامیہ سو مباح ہی سیکھنا اسکا اثبات دلایل کے واسطے جب اسلام
روم شام عجم ومصر مین پھیلا فلاسفہ منطقی بحث کرنے لگے احکام ایمان واسلام مین تب
اہل اسلام نے اس علم کو سیکھکر انکے دلایل کو رد کیا اور قواعد اسلام کو ثابت کیا ہی کیونکہ
منطقی کو فقط منطقی رد کر سکتا ہی بعض نے منطق کے دلیلون سے اثبات مسایل شرعیہ
کرنا مذموم لکھا ہی کہ فرمان خدا ورسول کا ہمکو یقین کرنے کے لئے بس ہی اور بعض نے محمود
کہا ہی چنانچہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے منطق کو معیار العلوم کہا ہی اور فرمایا ہی کہ
جسکو علم منطق کی معرفت نہین اسکے علم پر اعتبار نہین اسی لئے طالب علمون کو مدرسون مین
چار پانچ کتابین منطق کی سیکھنا ضرور ہوتا ہی کہ بغیر اسکے علم کلام وفقہ واصول وغیرہ کے
مسایل سمجھ مین نہین آتے اور بعض علمانے اسکو خادم العلوم کہا ہی کہ حکمت نظری وعلم کلام
وسلوک وغیرہ اکثر علوم مین منطق کی ضرورت ہی اسلئے مباح ہوا سیکھنا علم منطق کا - اکثر
علمانے لکھا ہی کہ علوم آلہ سیکھنا فرض کفایہ ہی علم شئی بہ از جہل شئی چنانچہ علم صرف نحو
منطق معانی بیان فصاحت بلاغت عروض قوافی تجوید لغات سلوک تصوف مناظرہ وغیرہ
کہ ان علوم کی مدد سے بخوبی نکات ولطایف قرآن وحدیث وفقہ کے سمجھ مین آتے ہین
اگر کسی نے صرف ونحو نہین سیکھا تو عبارت عربی پڑھنے مین غلطی کریگا زیر زبر اور پیش
کا خیال نہین رہیگا معنی مین فرق پڑیگا سورہ فاتحہ کے درمیان اگر اَنْعَمْتَ زبر کی جای
پر اَنْعَمْتُ پیش پڑھیگا تو کفر ہو جاویگا - اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا
یعنی علم صرف سب علمون کی مان اور نحو سب علمون کا باپ ہی دونون علمون کی قوت سے

ہر ایک

ہر ایک کتاب کی عبارت صحیح پڑھی جائیگی اور علم منطق کی خوبی سے اس عبارت کے معنی بخوبی صحیح سمجھے جائینگے ہر ایک شہر مین ایک عالم کامل ان علمون کا پڑھا ہوا ضرور چاہیئے تادین کے علمون کی حفاظت رہیگی واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۱۱

کیا فرماتے ہین علمای دین اسلام رحمہم اللہ کہ علم عقاید کے چالیس مسئلے کیا ہین کہ جنکو یاد رکھنے اور دل سے یقین کرنے بغیر عبادات مقبول نہین ہوتی اور جیسے چار امام علم فقہ مین ہین اسی طرح علم عقاید کے بھی کوئی امام شیخ الاسلام ہین یا نہین اور وہ چالیس مسئلے مختصر ہندی عبارت مین اگر لکھدیوین تو جزا ئے خیر ملے گی

الجواب علم عقاید مین حضرت فخر الاسلام ابو منصور ماتریدی اور امام ابو الحسن اشعری رحمہما اللہ تیسری صدی کے آخر مین گذرے ہین اور تمام اہل سنت وجماعت کے علما انکو معتبر سمجھتے ہین اور یہ طبقہ سیوم کے علماے ربانی ہین اور عقد کے معنی گرہ اور اعتقاد کے معنی دل مین اپنے تصدیق کے ساتھ یقین کرنا اور سمجھنا کہ یہی سچ ہی اور بس **مسئلہ** قَالَ اَھْلُ الْحَقِّ حَقَایِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ شرح عقاید نسفی رحمۃ اللہ علیہ مین مرقوم ہی کہ حقیقت اشیا کی ثابت ہی اور علم اسکا تحقیق ہی اور علم حاصل کرنے کے اسباب تین ہین اَلْحَوَاسُّ وَالْخَبَرُ الصَّادِقُ وَالْعَقْلُ **مسئلہ ۲** حواس ظاہری پانچ ہین سننا دیکھنا سونگھنا چکھنا اور ہاتھ سے ٹٹولنا کہ سب اشیای محسوسات انھون سے پہچانی جاتی ہین اور پانچ حواس باطنی ہین خیال حس مشترک متصرفہ واہمہ اور حافظہ کہ سب اشیائی غیر محسوسات انکی ذریعے سے قیاس کر کے پہچانتے ہین **مسئلہ** خبر صادق جو لوگون کی زبانی ہر ایک زمانے مین کہتے ہین اور سنتے چلے آتے ہین. جیسے بادشاہون کے شہرون کے نام ہین اور معتبر زیادہ وہ ہی کہ پیغمبرون کی زبان سے سننے اور انکے معجزے دیکھے اور علم اسکا ثابت یقین کو پہنچا زبان سے اقرار اور دل سے

تصدیق ہوئی **مسئلہ** عقل بڑا سبب ہی علم کے حاصل کرنے کا جیسے کُلُّ شَیءٍ اَعظَم
مِن جُزءِہٖ یعنے کل شئی جزء شئی سے بڑی ہی اور دھوان دیکھے تو معلوم ہوا کہ یہان
آگ ہی اور یہہ جوہر عطیۂ خدا ہی کسی کو کم کسی کو زیادہ ملا ہی **مسئلہ** عالم
تو پیدا ہی کیونکہ تغیر ہمیشہ پاتا ہی ایک حال پر نہین اسمین اعیان واعراض ہین اعیان
وہ جو قایم بذات ہین جیسے جسم وجوہر اور اعراض جیسے قایم بذات نہین بلکہ دوسرے
جسم کے سبب نمو وہوتے ہین جیسے رنگ بو مزہ **مسئلہ** عالم کو پیدا کرنیوالا اللہ
وحدہ لاشریک ہی قدیم حیّ قادر علیم سمیع وبصیر خالق رازق جو چاہے سو کرے
نہ جسم نہ جوہر نہ محدود بلا کیفیت لامکان لازمان لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیءٌ وَھُوَ
السَّمِیعُ البَصِیرُ ۵ اور خدا کے معنی خود آیندہ یعنے آپ ہی آپ ہی صفات ازلی
سے منزہ ہی ذات وصفات اسکی حدوث وشرور سے جامع صفات کمال اور
پاک ہی از نقصان وزوال نہ خیال مین آوے نہ تصوّر مین **مسئلہ** صفات بھی
اسکی قدیمی ہین قدرت علم حیات سمع بصر ارادہ مشیّتہ تخلیق کلام نوّد اور نو
اسماء الحسنیٰ اسکی صفات کے نام ہین بلکہ ایکہزار سے زیادہ ہین **مسئلہ** قرآن شریف
اسکا کلام ہی جو مصحف مین لکھا ہوا اور دل مین یاد ہی آخر زمانے کے پیغمبر خاتم النّبیّین
سیّد المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا ہی اسی طرح توریت موسیٰ
علیہ السّلام پر زبور داؤد علیہ السّلام پر انجیل عیسیٰ علیہ السّلام پر عبرانی اور سریانی زبانون
مین جو بنی اسرائیل کے ملکون مین بولتے تھے نازل ہوئی تھین اُن کتابون مین شریعت
کے احکام حلال وحرام امر ونہی اور تعریف وبشارت نبی آخر الزّمان کی جا بجا مرقوم تھی
اُن لوگون نے اُسمین کم بیش کرکے تحریف وتبدیل کر دیا اور قرآن مجید عربی جامع
تمام احکام کا اور کامل سب دین کا خدا نے رسول عربی پر بھیجا اور اگلی سب کتابون کا
حکم منسوخ ہوگیا اور قرآن شریف کا حکم قیامت تک ناسخ وقایم رہا اسی طرح

سو صحیفے نازل ہوئے دس آدم علیہ السلام پر پچاس شیث علیہ السلام پر تیس ادریس
علیہ السلام پر اور بیس ابراہیم علیہ السلام پر خدا کی طرف سے بندون کو علوم شریعت
سکھانے کو اُترے تھے مسئلہ ۹ ملایک بے شمار حق تعالی نے زمین و آسمان مین
پیدا کئے ہین وے نر و مادہ نہین معصوم ہین کھانے پینے سے پاک ہین ہمیشہ عبادت
تسبیح و تہلیل مین مشغول چار اُن مین سے بزرگ ہین درجہ مین چنانچہ جبرئیل علیہ السلام
موکل بر خاک پیغام لانا انبیا پر انکا منصب دوسرے میکائیل علیہ السلام موکل بر آب در بار رزق
تیار کرنا حیوانات و نباتات کو پالنا برسات جہان حکم ہو وہان برسانا انکا منصب ہے
تیسرے اسرافیل علیہ السلام موکل بر ہوا صاحب صور ہین منتظر ہین جب حکم خدا ہو تب صور
فنا کا پھونکینگے چوتھے عزرائیل علیہ السلام موکل بر آتش ملک الموت ہین ستر ہزار فرشتے
ہر ایک کے تابع ہین سوائے کراماً کاتبین ہر ایک بندے کے اعمال و افعال لکھنے
والے منکر و نکیر قبر مین سوال و جواب کے واسطے معین ہین روحانیان کروبیان حاملان عرش
بے شمار ہین ان کا عدد سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا مسئلہ ارادہ مشیت قضا
و قدر مالک کے اختیار مین ہی جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہی کرتا ہی اور جو چاہیگا کرے گا
یَفْعَلُ اللهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ کسی کو چون و چرا کرنے کی طاقت نہین ۔
مسئلہ دیدار اللہ تعالی کا اور شفاعت رسول اللہ کی آخرت مین مومنین کے واسطے
بے شک ثابت ہی اور یہہ بڑی نعمت بہشتیون کے لئے ہی اگر خواب مین کوئی مسلمان
کو یہہ نعمت رویت کا فیض ملا تو جائز ہی پھر اسپر دوزخ کی آنچ حرام ہی مسئلہ ۱۲
حق تعالی نے بندون کو پیدا کیا اور انکے اعمال بھی پیدا کیا کفر و ایمان طاعت و عصیان
حیات و موت سب اسکے ارادہ مشیت قضا و تقدیر سے ہی خیرہ و شرہ من اللہ تعالی نیک
کام سے راضی اور بد کام سے راضی نہین قضا و تقدیر مین اور رضا مین فرق سمجھنا چاہئے
کیونکہ طاقت بندے کو ہر کام کی دی گئی ہی ثواب و عذاب کی راہ بتلائی ہی اور ہاتھ پانون

چشم و گوش زبان تمام اعضا اسکے اختیار مین تابعدار ہین اور اسباب و آلات بقدر
امکان اپنی تدبیر سے بناتا ہی اگر تدبیر تقدیر کے موافق ہوئی وہ کام بنتا جاتا ہی عقلمند
کہلاتا ہی اگر موافق نہوئی وہ کام نہین بنتا بے وقوف کہلاتا ہی قولہ تعالیٰ لَا یُکَلِّفُ
اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا حق تعالیٰ تکلیف نہین ڈالتا ہی کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ
مگر جتنا کہ اُس سے ہوسکے بندہ اپنی بندگی بیچارگی کا اقرار کرے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہے مسئلہ[۱۳]
آدمی کا رزق مقدر مین ہی اتنا ملیگا غیر اسکا رزق نہین کہاسکیگا نہ یہہ غیر کا جب رزق
پورا ہوا اُٹھہ گیا اجل آویگی اور خدا بندون پر احسان کرتا ہی موت کے اول ناتوانی ضعیفی
سفید بال وغیرہ موت کی نشانیان پیغام بھیجکر توبہ کرنیکی فرصت اور موت کی یاد دلاتا ہی
مسئلہ[۱۴] عذاب قبر کا کافرون کو اور بعض گنہگار مسلمانون کو ہوویگا اور اہل طاعت
کو قبر مین راحت ملیگی اور منکر نکیر کا سوال جواب آسان ہوجائیگا مسئلہ[۱۵] قبر سے
قیامت کے روز زندہ ہوکر اُٹھنا برحق ہی نامۂ اعمال کا حساب میزان پل صراط حوض کوثر
جنّت و نار برحق ہی مسئلہ[۱۶] گناہ کبیرہ کرنے سے مسلمان ایمان سے خارج نہین ہوتا
اور کفر مین داخل نہین ہوتا قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ تحقیق حق تعالیٰ شرک کو نہین بخشتا ہی اور اسکے سوائے جو چاہیگا
بخشیگا خواہ کبیرہ ہو خواہ صغیرہ ہو اگر چاہے کبیرہ کو بخشدے اور صغیرہ کے واسطے
عذاب کرے مالک ہی حلال سمجھنا حرام فعل کو کفر ہی اسی طرح حرام سمجھنا حلال کو بھی کفر ہی
مسئلہ[۱۷] شفاعت مرسلون کی اور شہیدون اولیاؤن کی اہل کبیرہ گنہگارون کے
واسطے ثابت ہی ایمان دار شخص کو خلود نار نہین بقدر گناہ کے عذاب پاویگا بعد خلاص ہوکر
جنّت مین داخل ہوگا لیکن کافر ہمیشہ مخلّد نار مین رہیگا مسئلہ[۱۸] اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ہی یعنے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا کہ جو احکام اللہ
نے اور رسول اللہ نے فرمایا سچ ہین اور نیک اعمال سے روشنی اسلام کی ہوتی ہی مسئلہ[۱۹]

اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ ایمان بڑھتا بھی نہین اور کم بھی نہین ہوتا وہ تو دل کا
یقین ہی رہا تو سب رہا اور گیا تو سب سو برس کا کفر ایک کلمہ شہادت پڑھنے سے جاتا ہی
اور سو برس کا اسلام ایک کلمہ کفر کہنے سے جاتا ہی مسئلہ ۲۰ جب اقرار اور تصدیق صحیح
ہوگئی تو ایسا کہنا جایز ہی اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا یعنے مین برحق سچا مومن ہون باعتبار حال کے
اور اگر باعتبار مآل کے اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ کہیگا تو بھی جایز ہی کہ خاتمہ بالخیر
ہونے کا اعتبار ہی مسئلہ ۲۱ سعید کبھی آخر کو شقی ہو جاتا ہی اور شقی آخر کو سعید بن جاتا ہی
خدا کے فضل و احسان کی امید رکھنا اور اپنے اعمال کے شر سے خوف عذاب کا ہی اُس سے
حذر مانگنا مسئلہ ۲۲ پیغمبرون کے پیدا کرنے مین اور اپنا کلام بھیجنے مین بڑی حکمت ہی کہ
انھون نے جنّت کی بشارت دیے اور دوزخ کے عذاب سے خوف بتائے اور دنیا و دین
کے سب کام اور اسکا انجام سکھائے ہین تا بندون پر حجت تمام ہوگئی مسئلہ ۲۳ معجزے
پیغمبرون سے حق تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوے سو برحق ہین جسکے سمجھنے مین عقل انسان
عاجز ہی اوّل سب پیغمبرون کے آدم علیہ السلام اور آخر سب کے افضل المرسلین خاتم النبیّین
محمد مصطفیٰ صلیّ اللّٰہ علیہ وسلّم ہین سب پیغمبر سچے معصوم تھے اور فرمان الٰہی پہنچانے والے
بندون کو اور نصیحت کرنے والے امت پیغمبر آخر الزمان کی سب پیغمبرون کی امت سے افضل
بے شبہ ہی مسئلہ ۲۴ انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے انمین تین سو تیرا رسل ہین
جن پر جبرئیل نازل ہوئے اُن مین سے سات اولوالعزم ہین آدم صفی اللّٰہ نوح نبی اللّٰہ
ابراہیم خلیل اللّٰہ اسماعیل ذبیح اللّٰہ موسیٰ کلیم اللّٰہ عیسیٰ روح اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلوٰۃ
اللّٰہ وسلامہ علیہم اجمعین مسئلہ ۲۵ معراج رسول اللّٰہ صلیّ اللّٰہ علیہ وسلّم کو جاگتے تین
جسم کے ساتھ برحق ہوئی ہی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک قرآن شریف سے ثابت ہی منکر
اسکا کافر ہی اور مسجد اقصیٰ سے عرش بریں پر اور وہان سے لامکان پر تشریف لے گئے
جنت دوزخ کی سیر کیے تمام پیغمبرون سے ملاقات ہوئی سو حدیث نبوی سے ثابت ہی منکر اسکا

فاسق گنہگار ہے اسی لیے اہل قبلہ کو یعنے بہتر فرقے والوں کو جو قرآن شریف پڑھتے ہیں
قبلہ کعبۃ اللہ کی طرف منہہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں کافر کہنا جایز نہیں خواہ رافضی خارجی وہابی
معتزلی ہوں خواہ بہتر فرقوں میں سے کوئی بھی ہو الا فرقہ خطابیہ و شیطانیہ کہ انکے پیچھے
نماز جایز نہیں اور شہادت انکی مقبول نہیں الحاصل جس شخص کے اعتقاد میں عمل میں نص قطعی
یا حدیث متواتر یا اجماع امت کی مخالفت پائی جاوے وہ کافر ہے اور جس شخص کے
اعتقاد میں یا عمل میں آیات متشابہات یا حدیث احاد میں یا مسایل فروعات میں
مخالفت پائی جاوے اسکو فاسق یا بدعتی مبتدع کہتے ہیں کافر نہیں ہے ہرگز کسی
مسلمان کو کافر یا ملعون نہیں کہنا اگر وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والے کی طرف کفر
عود کرتا ہے نعوذ باللہ منہا مسئلہ ۲۶ کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ اولیا کی کرامات
برحق ہے جیسا ہر نماز کو مکہ معظمہ میں حاضر ہونا پانی اور ہوا پر چلنا جو کام عقل میں نہ آوے
اگر خدا کی جانب سے خاص ہے اسکا نام قدرت ہے اگر بالواسطہ نبی سے وہ کام ظاہر ہوا اسکا نام
معجزہ ہے اگر ولی سے ظاہر ہو اکرامت ہے اگر مومن مسلمان سے ظاہر ہوا خرق عادات
ہے اگر کافر سے ظاہر ہو استدراج ہے مسئلہ ۲۷ جو کچھ اولیا امت سے کرامات ظاہر ہوئی
وے سب پیغمبر کے معجزے شمار کیے جاتے ہیں اور امت احمدی میں ایسے اولیا بہت ہوئے
ہیں جنہوں نے مردوں کو زندہ کیا جو منہہ سے کہا وہی ہوا مسئلہ ۲۸ افضل البشر بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول تھے بعد انکے حضرت سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ
خلیفہ دوم تھے بعد انکے حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سیوم تھے بعد انکے حضرت سیدنا
علی المرتضی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم تھے بعد انکے اہل بیت رسالت حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہما تھے بعد انکے عشرہ مبشرہ اور اہل بدر جنکو بشارت جنت کی ملی
ہے بعد جمیع مہاجرین و انصار بعد تابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
مسئلہ ۲۹ محبت آل و اصحاب کی اور پیروی انکی امتی کو واجب ہے جسکے دل میں محبت

آل واصحاب کی نہین وہ جنّت مین داخل ہوگا انکا ذکرخیر سے کرنا چاہیئے مردون مین سب کے اوّل حضرت صدیق اکبر نے ۳۸ برس کی عمر مین ایمان لائے تھے عورتون مین سب کے اوّل حضرت بی بی خدیجہ نے ایمان قبول کیۓ لڑکون مین سب کے اوّل علی مرتضی نے نو برس کی عمر مین ایمان لائے اور غلامون مین حضرت بلال حبشی نے ایمان قبول کیے تھے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

مسئلہ ۳۰ خلافت تیس سال تک رہی تھی بعد سلطنت ہوگئی چنانچہ خلیفہ اول نے دو برس تین مہینے پانچ روز خلافت کو بخوبی انجام دیا ترسٹھ برس کی عمر ہوئی تھی کہ انتقال فرمایا بعد خلیفہ دویم نے دس برس چھے مہینے پانچ روز خلافت کی بلاد عجم روم شام مصر وغیرہ ملکون مین کلمۂ اسلام پہنچایا ترسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا یہہ دونون شیخین نبی علیہ السّلام کی قبر کے پہلو مین مدفون ہین بعد خلیفہ سیوم نے گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ روز خلافت کرکے بیاسی برس کی عمر مین شہادت پائے بعد خلیفہ چہارم نے چار برس نو مہینے پانچ روز خلاوت کرکے ترسٹھ برس کی عمر مین شہید ہوئے بعد حضرت امام حسن نے پانچ مہینے ستائیس روز خلافت کرکے استعفا دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اور فرمایا کہ اب سلطنت کے ایام آغاز ہوئے مجھے یہہ منظور نہین کہ مسلمانون مین محاربات جاری رہین اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً کی حدیث شریف کی مطابقت کی یعنے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس برس تک خلافت رہیگی بعد سلطنت اور ظلم ظاہر ہوگا صَدَقَ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

مسئلہ ۳۱ جو اصحابون کے درمیان اختلاف اور محاربات ہوئے ہین اُن باتون سے اپنی زبان بند رکھنا کسی کو بد نہیں کہنا خدا پر سونپنا جو علی مرتضی سے محاربہ کرتے تھے خطا پر تھے اور جسنے حسنین رضی اللہ عنہما کو شہید کیا ظالم منافق تھا موت کے وقت اسکا کیا حال ہوا معلوم نہین لعنت کا لفظ سوائے شیطان کے کسی کے حق مین بولنا لایق نہین خدا یتعالی دشمنان اہل بیت کو انتقام کریگا عقاید مولانا جامیؒ سے مرقوم ہے

ابیات

ہر خصومت کہ بود شان باہم

تبعصب مزن در انجا دم ؛ حکم این قصہ با خدای گذار ؛ بندگی کن ترا ز حکم چہ کار ؛
وان خلافیکہ داشت باحیدر ؛ در خلافت صحابی دیگر ؛ حق در انجا بدست حیدر بود ؛
جنگ با او خطای منکر بود ؛ آن خلاف از مخالفان مپسند ؛ لیکن از طعن و لعن لب بربند ؛

مسئلہ ۳۲ تمام مسلمان ایک امام کی ائمہ اربعہ مین سے تقلید کرین اسکے فرمان موجب عبادات و معاملات بجا لاوین احکام شرعیہ و قبول شہادات و حقوق عبادہ تزویج صغار و فصل خصومات وغیرہ مذہب کے کامون مین غیر مقلد نہ ہووین علما و سادات کی فضیلت و حرمت رکھین شریعت کی حقارت و انکار ایک سخن مین کسی نے کیا کافر ہوجائیگا نعوذ باللہ منہا اہل بیت رسول اللہ کی محبت فرض ہی وہ امہات المؤمنین اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین اور حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ اور انکی اولاد سادات ہین قیامت کے دن سب حسب نسب منقطع ہوجائینگے لیکن رسول اللہ کا حسب نسب ہمیشہ قایم دایم رہیگا اسی طرح اصحابون کی محبت بھی فرض ہی اسی طرح اولیا و علمای امت کی محبت بھی فرض ہی جسنے انکی محبت تعظیم کی گویا رسول اللہ کی محبت تعظیم کی جسنے رسول اللہ کی تعظیم و محبت کی گویا خدا کی محبت و تعظیم کی جسنے خدا کی محبت و تعظیم کی وہ بے شک جنتی بندہ ہی مسئلہ ۳۳ تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ حُبُّ الْخُتْنَیْنِ اَلْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ خَلْفَ الْاِمَامَیْنِ یعنے بزرگی کرو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی سب صحابہ پر بہت محبت رکھو عثمان بن عفانؓ اور علی مرتضیٰؓ کی مسح کرو موزون پر سفر و حضر مین اور نماز پڑھو پیچھے دونون امامون کے اگر نیکوکار ہی یا بدکار ہی امام معصوم ہونا شرط نہین و مبتدع امام کے پیچھے نماز جایز ہی بالکراہت مگر فسق و بدعت پر اصرار نکرے مسئلہ ۳۴ کوئی اولیا درجہ انبیا سے بالاتر نہین ہوتا ہی مسئلہ ۳۵ جب تک بندہ عاقل بالغ ہوش رکھتا ہی احکام شرعیہ امر و نہی نماز روزہ اس سے ساقط اور معاف نہین ہونگے مسئلہ ۳۶ نصوص قرآن و سنت نبوی ظاہر معنی پر اعتبار کئے جاتے ہین مسئلہ ۳۷ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا

اسکے عذاب سے بے خوف ہونا حلال کو حرام کہنا حرام کو حلال کہنا قرآن شریف کے ایک حکم سے انکار کرنا شریعت کے حکم کی مسخری کرنا کاہن کی غیب کی بات پر تصدیق کرنا گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا کفر ہی **مسئلہ ۳۹** وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ ۵ میت کے حق مین دعا خیر مانگنا انکے واسطے خیرات بدنی و مالی کرنا فاتحہ درود پڑھنا اسکا ثواب میت کو بخشنا انکے حق مین نفع ہی بے شک ثواب زندون کا مردون کو پہنچتا ہی فرقہ معتزلہ اس سے منکر ہی **مسئلہ ۴۰** خدا تعالی دعا قبول کرتا ہی اور حاجات دین دنیا کی اپنے فضل و احسان سے روا فرماتا ہی اگر دنیا مین کچھ دعا مقبول نہ ہوئی تو صبر کرے آخرت مین اسکا بدلا ملیگا **مسئلہ ۴۱** اشراط ساعۃ یعنے نشانیان قیامت کی جو کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہونیوالی ہین چنانچہ پیدا ہونا دجال کا دابۃ الارض کا یاجوج ماجوج کا حضرت عیسی علیہ السلام کا امام مہدی کا مغرب سے آفتاب کا طلوع کرنا وغیرہ سب عقاید اہل سنت وجماعت کے برحق ہین اور عین العلم احیاء العلوم شرح مقاصد ارشاد المسلمین المعتقد المنتقد وغیرہ کتابون مین تفصیل وار مرقوم ہین واللہ اعلم بالصواب　واللہ الہادی الی الحق والسلام ۵

استفتا (۱۲)

کیا فرماتے ہین علمای دین اس بابت مین کہ ایک شخص نے عبادت بدنی جیسے نماز روزہ تلاوت قرآن کیا ہی یا عبادت مالی جیسے زکوٰۃ خیرات بنای چاہ و مسجد کیا ہی یا حج کعبۃ اللہ کہ بدنی و مالی دونون کو شامل ہی بجالایا بعد چند روز کے اسکا ثواب دوسرے شخص کو خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو بخش دیتا ہی سو جایز ہی یا نہین اور عمل کرتے وقت غیر کی نیت کرنا شرط ہی یا نہین　**الجواب** جایز ہی ترجمہ درالمختار رغایۃ الاوطار مین مرقوم ہی اَلْأَصْلُ أَنَّ كُلَّ مَنْ أَتَى بِعِبَادَةٍ مَالِيَّةٍ جَعَلَ ثَوَابَهَا لِغَيْرِهِ وَإِنْ نَوَاهَا عِنْدَ الْفِعْلِ لِنَفْسِهِ لِظَاهِرِ الْأَدِلَّةِ شرح اصل یہہ ہی کہ

جو شخص کوئی عبادت کرے نماز یا روزہ خیرات یا تلاوت قرآن حج یا عمرہ یا طواف یا اور نیکیاں تو اسکو جایز ہے کہ اسکا ثواب غیر شخص کیواسطے کردے اگرچہ عبادت کرنے کے وقت اپنی ذات کیواسطے نیت کی ہو یہہ اصل ثابت ہے دلایل قرآن اور احادیث کی ظاہر دلالت سے۔ قرآن مجید مین اولاد کو ارشاد ہوا کہ والدین کے واسطے یون دعا کرین اور اولاد کے معنی بیٹا اور بیٹی دونون کو شامل ہے قوله تعالی رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای میرے رب میرے والدین پر رحم کر جیسا کہ انھون نے مجکو لڑکپن مین پالا تو اگر انسان کا عمل دوسرے کو نہ مفید ہوتا تو ولد کی دعا والدین کے حق مین بیفایدہ ہوتی۔ حق تعالی نے خبر دی ہے کہ فرشتے مومنین کے واسطے دعاء مغفرت کرتے ہین تو ثابت ہوا کہ ایک کا عمل دوسرے کو مفید ہوتا ہے۔ متفق علیہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف مین موجود ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈہون کو قربانی کیا ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور دوسرا مینڈھا اپنی امت کی طرف سے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عبادت مالی مین نیابت صحیح ہے اور عبادت بدنی مین نیابت صحیح نہین۔ دارقطنی نے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے مان باپ تھے زندگی مین انکے ساتھ نیکی سے خدمت کرتا تھا سواب مین انکے موے بعد کسطرح پر نیکی اور خدمت کرون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی موت کے بعد انکی خدمت گذاری اور نیکی یہہ ہے کہ نماز پڑھا کر انکے واسطے اپنی نماز کے ساتھ اور روزہ رکھا کر انکے واسطے اپنے صوم کے ساتھ بےشک انکو ثواب پہنچا کریگا۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبرستان پر گذرے فاتحہ دیوے گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور اسکا ثواب مردون کو بخشے تو اسکو ثواب دیا جائیگا بقدر اموات کے ابو حفص عسکری نے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہم خیرات کرتے ہین اپنے مردون کی طرف سے اور حج کرتے ہین اونکی طرف سے اور دعا کرتے ہین اونکے واسطے کیا انکو یہہ پہنچتا ہی فرمایا ہان البتہ انکو پہنچتا ہی اور وہ خوش ہوتے ہین اس سے جیسے کوئی تم مین خوش ہوتا ہی طبق خوان سے جب کوئی اسکو تحفہ بھیجے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ مُردون کے واسطے سورہ مُلک سورہ یٰسین پڑھا کرو ان اعمال صالحہ کا ثواب تمکو بھی ملیگا اور مردون کو بھی پہنچیگا۔

واما قولہ تعالیٰ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ای اِلَّا اِذَا وَهَبَهٗ لَهٗ کَمَا حَقَّقَهٗ الْکَمَال او اللَّامُ بِمَعْنٰی عَلٰی کَمَا فِیْ لَهُمُ اللَّعْنَۃُ شرح اور یہہ جو قول ہی حق تعالیٰ کا کہ انسان کو کوئی چیز نافع نہین مگر جو کہ اسنے خود کیا تو مراد یہہ ہی کہ انسان کو غیر کے عمل سے کچھہ حاصل نہین مگر جبکہ غیر بخشے اسکو تو البتہ مفید ہوگا چنانچہ اس مطلب کو ثابت کیا ہی کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر مین جو ۸۶۱ھ مین تھے یا لام بمعنی علیٰ ہی چنانچہ لہم اللعنۃ مین بمعنی علیہم اللعنۃ اس صورت مین یہہ معنی آیت کے ہوئے کہ انسان کو کوئی چیز مضر نہین سوائے اپنے عمل کے تو نفی مضرت کی ہوئی نہ منفعت کی۔ معتزلہ کا یہہ مذہب ہی کہ عبادات کا ثواب سوائے فاعل کے غیر کو نہین پہنچتا خواہ عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ مرکب مال وبدن سے جیسا کہ حج ہو امام مالک کے نزدیک عبادات مالی اور حج مین وصول ثواب جایز ہی اور عبادات بدنی مین مانند صوم وصلوٰۃ وتلاوت قرآن مین وصول ثواب جایز نہین اہل سنت وجماعت نے معتزلہ کو کئی طرح سے جواب دئے ہین اول یہہ کہ یہہ آیت منسوخ ہی بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی آیت ناسخ سے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ یعنے اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی پیروی کی انکی اولاد نے ایمان مین تو ملادیا ہمنے اُن سے انکی اولاد کو یعنے اولاد کے اعمال کو انکے آبا کے اعمال مین شامل کیا ہی۔ جواب ثانی یہہ ہی کہ آیت مذکورہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی قوم کو مخصوص ہی۔ جواب ثالث یہہ ہی کہ

انسان سے مراد اس آیت مین کافر ہے تو مومن کے حق مین نفی نہین۔ جواب رابع یہہ ہے کہ بطریق عدل غیر کو ثواب نہین لیکن بطریق فضل البتہ ثابت ہے۔ جواب خامس یہہ ہے کہ لام بمعنی علی ہے کذا فی العینی شرح الکنز۔ طحطاوی مین ہے کہ حکم دعای والدین اور استغفار ملائکہ مومنین کے حق مین اور حدیث قربانی کی امت کی طرف سے اسکے سوا اور احادیث ایصال ثواب کی ظاہر آیت سے مخالف ہین تو قطعی ثابت ہوا کہ ظاہر آیت اپنی صرافت اور اطلاق پر باقی نہین مقید ہے بقید عدم ہبہ عامل جب تک وہ نہ بخشے وہان تک دوسرے کو ثواب نہین پہنچتا۔ یہان ابطال قول زاہدی و معتزلہ و ضمن مین اسکے قول مالک وغیرہ کی نفی ہوگئی اور عبادات مالیہ و بدنیہ کا ثواب عامل بخشدے تو غیر کو بیشک پہنچتا ہے یہہ ثابت ہوگیا خواہ عمل کرنے کے وقت نیت غیر کو بخشنے کی کرے یا نکرے واللہ اعلم و علمہ اتم فقط

استفتا (۱۳)

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اس باب مین کہ امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم کس لئے کہتے ہین ولادت انکی ہشتاد سنہ ہجری مین ہوئی اور وفات سنہ ۱۵۰ ہجریہ مین اسی برس کی عمر پائی اور ولادت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سنہ ۱۵۰ ہجریہ مین ہوئی امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد دوسرے روز اور وفات آپکی سنہ ۲۰۴ ہجری مین اسی طرح امام مالک بن انس ابو عبد اللہ کی ولادت سنہ ۹۵ ہجریہ مین اور وفات سنہ ۱۷۹ مین ہوئی اور امام احمد حنبل کی ولادت سنہ ۱۶۴ مین اور وفات سنہ ۲۴۱ ہجریہ مین ہوئی اس سوائے اور فضایل ابو حنیفہ کے کیا تھے اور امام شافعی شاگرد امام محمد حسن شیبانی کے تھے یا نہین اور امام احمد حنبل امام شافعی کے شاگرد تھے یا نہین بیان فرمایے اللہ آپکو اجر خیر دیوے فقط

الجواب

غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار مین مرقوم ہے

وَلَقَدْ اَنْصَفَ الشَّافِعِیُّ حَیْثُ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْیَلْزِمْ اَصْحَابَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِیْ قَدْ تَیَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللهِ مَا صِرْتُ فَقِیْهًا اِلَّا بِکُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ

شرح اور تحقیق الضاف کیا ہی امام شافعی رح نے جہان یون کہا ہی کہ جو شخص فقہ حاصل
کرنے کا ارادہ کرے سو اسکو چاہئے کہ ابو حنیفہ کے شاگردون کا ساتھہ نچھوڑے اسواسطے کہ
معانی دقیقہ تو اونکو آسان اور سہل ہوگئے ہین اور خدا کی قسم ہی کہ مین فقیہہ نہین ہوگیا
مگر محمد بن حسن شیبانی کی کتابون سے جو شاگرد ابو حنیفہ کے تھے اور امام شافعی رح نے
امام مالک کی شاگردی کی ہی اور امام احمد حنبل رح نے امام شافعی کی شاگردی کی ہی اور
یہہ چارون ائمہ اربعہ دین محمدی کے چار ارکان ہین اور اولیاؤن مین داخل صاحب کرامات
ہین - ابن حجر شافعی المکی جو ۳۰۳ھ مین بڑے عالم تھے کتاب خیرات الحسان فی مناقب
نعمان مین ابو حنیفہ کی تعریف علم وعمل وعبادت کی خوب لکھی ہی اور امام محمد غزالی صاحب
احیاء العلوم نے جو ۵۰۵ھ مین تھے آپکی صفت کتابون مین بلفظ امام اعظم بیان کیا ہی
کہ آپ تابعین مین سب سے مقدم فقیہہ تھے اور ابن جوزی نے کتاب الانتصار مین اور امام
جرجانی نے جو ۳۰۳ھ مین تھے مناقب العلما مین آپکی توصیف سوانح عمری لکھی ہی اور
کتاب طحطاوی مین آپکے اوصاف مذکور ہین - اسماعیل بن ابی رجا نے محمد بن حسن کو
بعد انتقال کے خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہی انھون نے کہا مجکو بخشدیا حق تعالی نے
اور کہا کہ اگر مین تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا تو یہہ علم تجکو نہ دیتا پھر مین پوچھا ابو یوسف
کہان ہین فرمایا مجھسے دو درجے بلند تر ہین پھر پوچھا ابو حنیفہ کہان ہین کہا وہ دور ہین
اعلی علیین مین ہین - امام ابو حنیفہ تمام روز صایم رہتے علم سکھاتے اور شبکو عبادت
مین پانچ سو رکعتین نفل نماز پڑھتے اور عشا کے وضو سے فجر کی نماز چالیس برس تک پڑھی
ہی - خطیب بغدادی نے روایت کی ہی کہ ساری عمر مین سات ہزار ختم قرآن تلاوت
فرمایا تھا اور اکثر شبکو تمام قرآن دو رکعت مین پڑھتے تھے - تمام عمر مین پچاس اور پانچ
حج کئے ہین اور ایک سو مرتبے حق تعالی کو خواب مین دیکھا ہی - حافظ نجم الدین سے روایت
ہی کہ امام نے اپنے اخیر حج مین کعبہ شریفہ کے خادمون سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت

لی تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ کے دو ستونوں کے درمیان داہنے پاؤں پر اور بایاں پاؤں داہنے کی پشت پر رکھا یہاں تک کہ آدھا قرآن ختم کیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے بائیں پاؤں پر اور داہنے پاؤں کو اسکی پشت پر رکھا یہاں تک کہ قرآن کو ختم کیا پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا الٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ تجھکو لایق ہی لیکن تجھکو جانا جیسا کہ جاننے کا حق ہی تو اسکے نقصان کو اسکی کمال معرفت کے سبب بخشدے یعنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ ای ابوحنیفہ تو نے ہمکو جانا جیسا کہ معرفت کا حق تھا اور البتہ تو نے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی اور مقرر ہم نے تجھکو بخشا اور اسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا ان لوگوں سے جو تیرے مذہب پر رہیں قیامت تک۔ ضیاء معنوی میں لکھا ہے کہ ایک پاؤں پر فرایض میں کھڑا رہنا مکروہ ہی بدون عذر کے اور نوافل میں جایز ہی کہ نفس کشی اور ریاضت ہی اور حق معرفت کا عرفان جو مذکور ہوا تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ امام حقتعالیٰ کی ان صفات کو بالیقین عارف تھے جو اسکی کبریا اور جلال پر دلالت کرتی ہیں اور یہہ مراد نہیں کہ کنہ ذات اور صفات۔ باری کی عارف تھے اسواسطے کہ وہ تو محال ہی بدلیل مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ اور تابعین امام کی مغفرت کی جو بشارت ہوئی تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ جو امام کے مذہب پر چلے یعنے اسکی حلال اور حرام اور فرض واجب سنت اور مستحب پر بموافقت کتاب عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے اور یہہ مراد نہیں ہی کہ جو کہے میں حنفی مذہب ہوں اسکی مغفرت ہوجاوے کذا فی الطحطاوی مسعر بن کدام سے روایت ہی کہ امام نے فرمایا میں نے بخل نہیں کیا غیر کو بتانے سے اور نہ عار کیا سیکھنے سے تب اس مرتبے کو پہنچا۔ حَسْبِي مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعْدَدْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي رِضَى الرَّحْمٰنِ ٭ دِيْنُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى ٭ ثُمَّ اعْتِقَادِيْ مَذْهَبُ النُّعْمَانِ

یعنے کفایت کرلی ہے مجھکو قیامت کے دن نیکیون سے وہ چیز جو مین نے کر رکھی ہے رحمن کی رضامندی مین سو وہ چیز دین ہے نبی محمد کا جو تمام خلق سے بہتر ہین اور بعد اسکے میرا اعتقاد نعمان کے مذہب کا یعنے ابو حنیفہ کا ۔ سفیان ثوری سے روایت ہے وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اٰدَمَ اِفْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ اور روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ مقرر آدم نے میرے سبب سے فخر کیا اور مین فخر کرتا ہون ایک مرد کے سبب سے جو میری امت مین ہے نام اسکا نعمان اور کنیت اسکی ابو حنیفہ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے ۔ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ يَفْتَخِرُوْنَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ كَذَا فِي التَّقْدِمَةِ شَرْحِ مُقَدِّمَةِ اَبِي اللَّيْثِ اور نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام انبیا میرے سبب سے فخر کرتے ہین اور مین ابو حنیفہ کے سبب سے فخر کرتا ہون جو اسکی ساتھ محبت رکھے سو مقرر اسنے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اسکے ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اسنے میرے ساتھ دشمنی رکھی اسیطرح یہہ دونون حدیثین تقدمہ مین مذکور ہین جو شرح ہے مقدمہ ابو اللیث کی ۔ طحطاوی نے کہا اگر کوئی کہے کہ صحابہ کرام یقیناً افضل ہین ابو حنیفہ سے تو وہ حضرات احق بالافتخار ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ ابو حنیفہ اس زمانے مین موجود ہوے کہ صحابہ کا زمانہ منقطع ہوگیا تھا اور سنت مین کچھ ضعف طاری تھا تو انکا وجود خلق کے واسطے رحمت ہوگیا اور احکام دینی کے فہم مین نفع عظیم حاصل ہوا ۔ امام جرجانی نے اپنے مناقب نعمانیہ مین سہل بن عبد اللہ تستری کی سند سے روایت کی ہے اَنَّهٗ لَوْ كَانَ فِيْ اُمَّةِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مِثْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَمَا يُهَوَّدُوْا وَلَمَا تَنَصَّرُوْا یعنے تحقیق اگر امت موسی و عیسی مین ابو حنیفہ کے مانند عقل اور دیانت مین کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہوتے یعنے دین کی تبدیل و تحریف نکرتے ۔

جلال الدّین سیوطی شافعی نے تبییض الصحیفہ مین کہا ہے کہ علما نے ذکر کیا ہی کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا امام مالک کی لبشارت مین اُس حدیث کو جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ عنقریب لوگ سفر طویل اختیار کرینگے علم کے حاصل کرنے کے واسطے تو مدینہ کے عالم سے کسی کو عالم تر نپاوینگے اور امام شافعی کی لبشارت دی اُس حدیث مین کہ جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قریش کو بُرا نکہو اسواسطے کہ قریش کا عالم طبقۂ زمین کو علم سے بھر دیگا مین کہتا ہون کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے امام ابوحنیفہ کی بشارت دی ہی اس حدیث مین کہ جسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی قال قال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لَوکَانَ اَلعِلمُ بِالثُّرَیّا لَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّن اَبنَاءِ فَارِسَ یعنے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تو البتہ چند مرد ابناء فارس کے اسکو پاجاتے اور اس مضمون کی حدیث بخاری اور مسلم مین بھی موجود ہی ۔ عبداللہ بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز مین ابوحنیفہ کے واسطے دعا کرنا واجب ہی کہ انھون نے لوگون کے واسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا ہی ۔ اور ابوحنیفہ کو امام الائمہ امام الاعظم اسواسطے کہتے ہین کہ انکا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہی اور اجتہاد کا دروازہ انھون نے کھولا ہی واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ۔ ۔

استفتا ۱۴

سوال سلام کرنا افضل ہی یا جواب دینا افضل ہی خوردون نے بزرگون کو سلام کرنا یا بزرگون نے خوردون کو اور لفظ سَلَامٌ عَلَیکُم بہتر ہی یا اَلسَّلَامُ عَلَیکُم ان سب مسئلون کی تفصیل کتاب کے واضح حوالے سے بیان فرمائے جزاکم اللہ خیراً

الجواب بستان العارفین تالیف فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ مین مرقوم ہی کہ السّلام علیکم کہنا افضل سنت ہی اور اسکا جواب وعلیکم السّلام کہنا فرض کفایہ ہی کیونکہ خدا تعالی نے فرمایا ہی قولہ تعالی وَاِذَا حُیِّیتُم بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا

بِاَحْسَنَ مِنْهَا یعنے جب کسی نے تمکو سلام کیا تو اس سے بہتر تم اسکا جواب دو یعنے وعلیکم السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دو لفظ بڑھا کر کہو اور اجر فرض کا اجر سنّت سے زیادہ ہی اگر مجلس مین سے
ایک نے بھی جواب دیا تو سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے جواب سلام کا نہ دیا سب جماعت
کے لوگ گنہگار ہوئے اور فرشتے حاضرین اسکا جواب سلام کرنے والے کو دیتے ہین اور
جماعت کے لوگون پر لعنت کرتے ہین ۔ وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَجْرُ السَّلَامِ اَكْثَرُ لِاَنَّہٗ سَابِقٌ
لَہٗ فَضْلُ السَّبْقِ بعضے علمانے کہا ہی کہ سبقت کرنے والا جسنے پہلے سلام کیا اسکو اجر ثواب
زیادہ ملیگا ۔ حدیث شریف مین حکم ہی اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ یعنے تمہارے درمیان سلام
ہمیشہ ظاہر کرتے جاؤ ۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور سوار چلنے والے کو اور چھوٹا
اپنے سے بزرگ کو سلام کرے **مسئلہ** اگر ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر گذرے
تو قلیل کو کثیر پر سلام کرنا لازم ہی اگر ایک نے سلام کیا تو جائز ہی اور اگر سبھون نے کیا تو افضل ہی اگر
کسی نے نہ کیا تو سب گنہگار ہونگے اسیطرح بڑی جماعت مین سے اگر ایک نے جواب دیا تو
فرض کفایہ ادا ہو گیا اور اگر سبھون نے دیا تو افضل ہی اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب
گنہگار ہونگے **مسئلہ** اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ جواب مین کہا تو دس نیکی کا ثواب ہی
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ کہا تو بیس نیکی کا ثواب ہی اور اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ
وَبَرَكَاتُہٗ کہا تو تیس نیکی کا ثواب ہی **مسئلہ** انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہی کہ مین بچون کے درمیان بیٹھا تھا کہ رسول اللہ تشریف لائے اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
کہا ہرچند بچون پر جواب دینا فرض نہین تھا بعد مجکو بلایا اور کچھ کام کے لیے بھجوائے آنحضرت
علیہ السلام کی عادت تھی کہ سبقت سلام مین کرتے تھے یعنے اوّل خود ہر کسی کو سلام کیا کرتے
اور عمر ابن الخطاب کبھی بچون کے مکتب مین جاوین تو خود سلام کرتے تھے **مسئلہ** اہل الذمہ
کفار پر سلام کرنے کو بعض فقہانے لاباس بہ لکھا ہی یعنے اسمین کچھ مضایقہ نہین اور اگر انھون
نے سلام کیا تو جواب دینا جایز ہی اور نیت انکے مسلمان ہونیکی کرے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ

ہر ایک یہود و نصارا پر سلام کرتے کوئی پوچھتا تو فرماتے قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِفْشَاءِ السَّلَامِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُعَاهِدٍ یعنے ہمکو حکم دیا ہی نبی علیہ السلام نے ہر ایک مسلمان اور اہل الذمہ پر سلام کرنے کے لئے **مسئلہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کافرون کے گانون مین گیا راہ مین جو ملتا تھا اسکو سلام کرتے تھے مین پوچھا کیا تم کافرون کو بھی سلام کرتے ہو فرمایا ہان اَنَّھُمْ صَحِبُوْنَا وَلِلصُّحْبَۃِ حَقٌّ یعنے یہہ لوگ میرے ساتھ پہچان رکھتے ہین اور حق صحبت ادا کرنے کے واسطے مین سلام کرتا ہون **مسئلہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے اگر یہود و نصارا نے تمکو سلام کیا تو علیکم کہو اور اکثر خطون مین کفار کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی لکھتے تھے یعنے سلام ہووے اُسپر کہ جسنے ہدایت پایا اور اسلام کی تابعداری کیا بعض علمانے کہاہی یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ جواب دینا چاہئے یعنے خدا تم کو ہدایت دیوے راہ راست بتلاوے **مسئلہ** اکثر کفار عرب کبھی مسلمان کو اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ کہتے تھے یعنے تجھپر موت ہی اور کبھی السلام علیکم سین کو زیر سے کہتے تھے یعنے تجھپر پتھر پڑے تو جب مسلمان نے وعلیکم کہا تو اسکا قول اسی پر ڈالا کالامی بد بر ریش خاوند **مسئلہ** طحطاوی مین ہی کہ سوار پیدل کو اور کھڑا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو اور صغیر کبیر کو سلام کرے اور جو پیچھے آتا ہو وہ اگلے کو سلام کرے اسلئے کہ سلام موضوع ہی کہ دو ملنے والون کا خوف زایل ہوجاوے یا ایک کا خوف دور ہو یا تواضع کے واسطے جو مومن کو مناسب ہی تو سلام سے دو مقصود ہین یا محبت حاصل کرنا یا استدفاع مکروہ کرنا تو سوار کا پیدل کو اور قایم کا قاعد کو ازالہ خوف کے واسطے ہی اور قلیل کا کثیر کو تواضع کے واسطے ہی اور صغیر کا کبیر کو توقیر کے واسطے ہی **مسئلہ** اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَكَ فَسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِكَ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ؕ یعنے جب تو اپنے گھر مین داخل ہووے

تو اپنے گھر والون پر سلام کہے اگر گھر مین کوئی نہین ہی تو ایسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام ہمپر اور اللہ کے نیک بندون پر قولہ تعالیٰ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے فرمایا حق تعالیٰ نے جب تم داخل ہو گھرون مین تو اپنے نفسون پر سلام کہو وہ اللہ کی طرف سے برکت ہی **مسئلہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی اپنے گھر مین آتا ہی اور السلام علیکم کہتا ہی تو شیطان پکارتا ہی کہ اس گھر مین مجھے رہنے کی جگہہ نہین ملی اور جب کوئی کھانا کھاوے یا پانی پیوے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تو شیطان پکارتا ہی کہ اس جگہہ مجھے کھانے پینے کو نہین ملیگا جلد بھاگو **مسئلہ** سلام اللہ کا کلام ہی قرآن شریف مین سات آیات سلام کی موجود ہین قولہ تعالیٰ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ جو کوئی اسکو ورد وظیفہ مین پڑھا کرے یا رکابی پر لکھکر پانی سے دھو کر پیئے یا آخری چہارشنبہ کے روز پان پر لکھکر کھاوے خدا تعالیٰ اسکا ایمان سلامت رکھیگا اور وہ شر و شیطان سے بچیگا **مسئلہ** اگر دو مسلمان راستے سے گذرے اور پہچانت ہی یا نہین سلام کرنا ضرور ہی اگر سلام نہ کئے وہ گویا دو گدھے ہین کہ چلے گئے ۔ جو اول سلام کرتا ہی اگرچہ سنت ہی اسکو بڑا ثواب ملتا ہی اور جواب دینے والے نے تو فرض کفایہ ادا کیا جسطرح کسی نے عطسہ کیا یعنے چھینکا تو اسکو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنا سنت ہی مگر جسنے سنا اسکو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا فرض کفایہ ہی ۔

استفتا ۱۵

کیا فرماتے ہین علمای دین متین وفقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفا وتعظیما اس باب مین کہ فرض عین و فرض کفایہ نص قطعی سے ثابت ہین یا نہین اور انکے احکام مین فرق ہونیکا باعث کیا ہی اسی طرح واجب کہ جو حدیث شریف سے یا نص ظنی سے ثابت ہوا ہی اور سنت جو حدیث شریف

سے ثابت ہواہی پھر واجب کو فرض اور سنّت کے درمیان درجہ رکھنے مین کیا معنی ہین اسی طرح
مکروہ تنزیہی اور تحریمی مین کس دلیل سے فرق بتلایا گیا ہی علم اصول کے قواعد سے انکی تفصیل
بعبارت واضح بیان کرین موافق احکام شرعیہ کے مثالون کے ساتھ مع عبارات کتب نہایت احسان
ہوویگا اور نماز وتر کو بعض واجب کہتے ہین بعض سنّت کہتے ہین اسکی وجہ کیا ہی ـ

الجواب کتاب نور الانوار شرح المنار و در المختار و طحطاوی و شرحات کبرا فی خصوصًا
شرح علامہ تفتازانی وغیرہ کتب فقہیہ سے تحقیق کر کے لکھا جاتا ہی کہ اصول شریعت چار ہین
کتاب اللہ سنّت رسول اللہ اجماع صحابہ و تابعین اور قیاس موافق اصول ثلاثہ کے ہی
بندہ اگر تابعداری کریگا خدا تعالی کی تو ثواب پاویگا وہ عمل مشروع ہی اور نافرمانی کریگا تو عذاب پاویگا
سو غیر مشروع ہی یہان سے مشروع اور غیر مشروع معلوم کرنا چاہیے ہوا مشروع کی چار قسم ہین فرض
واجب سنّت مستحب اور مباح انکے ساتھ ملا ہوا ہی اور غیر مشروع کی دو قسم حرام و مکروہ اور
مفسد انکے ساتھ ملا ہوا ہی سب ملکر آٹھ قسم ہوئین اَمَّا الْفَرْضُ فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ لَا شُبْهَةَ فِيْهِ
وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ وَالْكُفْرُ بِالْاِنْكَارِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ
شرح فرض وہ ہی جو ثابت ہوا دلیل قطعی سے کہ اسمین کچھ شبہ نہین علم اصول کے علما اسکو نص
الخاص والعام والسنۃ المتواترہ واجماع الامۃ سے ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہی
اور بلا عذر نکرنے مین عذاب ہی اور متفق علیہ کا انکار کرنے سے کفر لازم ہوتا ہی جیساکہ قیام
رکوع سجود نماز مین اگر بلا عذر ترک کیا عذاب ہوویگا اگر بسبب عذر مرض وغیرہ کے ترک کیا
تو عذاب نہین اور اگر انکار فرضیت سے کیا تو بے شک کافر ہو جاویگا کیونکہ قیام و رکوع و سجود کا فرض
ہونا متفق علیہ قرآن شریف سے ثابت ہوا ہی جیساکہ صلوۃ خمسہ و مسح علی الراس فی الوضو یہہ
متفق علیہ ہین مطلقًا اور بیان و تقدیر مین اگر کسی نے بسبب اختلاف مجتہدین کے انکار کیا تو
کفر نہین چنانچہ ترتیب وضو مین شافعیہ کے نزدیک فرض ہی اور حنفیہ کے نزدیک سنّت ہی
اور نماز وتر اور مسح سر کی تقدیر مین کہ بعض مجتہد نے تمام سر کا مسح فرض کہا بعض نے پاؤ سر کا اور

بعض نے چند سر کے بال بھگا دیا تو فرض ادا ہو گیا بسبب اختلاف عمل اصحاب کے اور تمام سر کا
مسح کرنا سبھون کے نزدیک سنّت ہی تو جس نے سب سر کا مسح کیا تو اختلاف سے نکل گیا سب کے
نزدیک جایز ہو گیا اسی لئے شافعی جو امامت کرتے ہین اور انکے نزدیک چند بال بھگانا فرض
ہی سب سر کا مسح رعایتاً کر لیتے ہین تاکہ حنفی مالکی حنبلی سبھون کی اقتدا انکے پیچھے نماز پڑھنے مین
درست اور جایز ہو جاتی ہی اگر وے ایسا نکرین تو جنکے نزدیک تمام سر کا یا پاؤ سر کا مسح فرض
ہی انکی اقتدا کیونکر جایز ہوگی - اسی طرح نماز وتر در المختار مین لکھا ہی هُوَ فَرْضٌ عَمَلاً وَ
وَاجِبٌ اِعْتِقَاداً وَسُنَّةٌ ثُبُوتاً لِهٰذَا وَفَّقُوْا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ شرح وتر نماز فرض ہی عمل کے
لحاظ سے اور واجب ہی اعتقاد کے اعتبار سے اور سنّت ہی ثبوت کی راہ سے اس طرح فقہا نے
توفیق دی ہی روایتون مین - عملاً فرض ہی اسکے یہہ معنی کہ عمل مین اسکا حال فرایض کا سا ہوتا
ہی کہ چھوڑنے سے گنہگار ہونا اور اسکی قضا و ترتیب کا واجب ہونا جیسے فرضون مین ہی ویسے ہی
وتر مین ہی - اور اعتقاداً واجب ہونے کی یہہ معنی کہ اسکے واجب ہونیکا اعتقاد کرنا ضرور ہی اور
ثبوتاً سنّت ہونے سے یہہ غرض کہ ثبوت اسکا حدیث سے ہی نہ قرآن سے چنانچہ مسلم نے روایت
کی کہ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا یعنے وتر پڑھو پہلے اس سے کہ صبح کرو اور امر کا صیغہ وجوب
کے لئے ہوتا ہی تو اس حدیث سے وجوب وتر کا ثابت ہوا اور قرآن شریف مین امر کا صیغہ فرض کے
لئے ہوتا ہی کذا فی الشامی ملتقطاً ۵ وَالْوَاجِبُ مَاثَبَتَ بِدَلِيْلٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ وَحُكْمُهُ
حُكْمُ الْفَرْضِ عَمَلاً لَا اِعْتِقَاداً حَتّٰى لَا يُكَفَّرُ جَاحِدُهُ شرح واجب وہ ہی جو ثابت ہوا ایسی دلیل
سے کہ جسمین شبہہ ہوا اور حکم اسکا عمل کرنے مین فرض ہی لیکن اعتقاد مین فرض کے مانند نہین چنانچہ
اسکا انکار کرنے سے کافر نہین ہوگا مگر گنہگار ہوویگا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لفظ
فرض و واجب مترادف ہین ایک ہی معنے دونون کے لیتے ہین اور سنت کو مندوب کہتے
ہین - علم اصول کے علما اسکو نص عام المخصوص والماوّل سے یا خبر واحد سے یا قیاس سے
ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی مگر انکار کرنے سے کفر نہین

گناہ ہوگا کیونکہ وہ نصّ ظنّی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرض کفایہ و صلوات علی النبی صلی اللہ علیہ وسلّم و
تر تیب بین الفوایت و نماز عیدین اور اسکے منکر کو فاسق و مبتدع کہینگے کافر نہ کہینگے بعض علمانے
کہا ہی کہ سنّت موکّدہ اکثر وجوب کے درجے پر پہنچتے ہین اور سنّت موکّدہ کا منکر شفاعت سے رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محروم ہوتا ہی در المختار مین ہی قال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم من ترک
سُنّتی لم ینل شفاعتی فترک السّنّۃ المؤکّدۃ قریبٌ من الحرام یعنی فرمایا نبی
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے میری سنّت ترک کیا اوسکو میری شفاعت نہین ہو وے گی پھر ترک کرنا
سنّت موکّدہ کا قریب حرام ہی - چنانچہ بارہ رکعتین سنّت موکّدہ ہین دو قبل فرض فجر جسکی
بڑی تاکید ہی اور قضا پڑھنے کا حکم فقہانے لکھا ہی چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر اور دو بعد فرض
مغرب اور دو بعد فرض عشا جو واجب کے قریب ہین اور غیر موکدہ چار قبل فرض عصر اور چار
قبل فرض عشا کہ آنحضرتؐ نے کبھی کبھی پڑھے ہین اور موکّدہ سنّت تو ہمیشہ پڑھتے تھے سوائے
اسکے نوافل نمازین ہین - والسُّنّۃ ما واظب النّبیّ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مع ترکہٖ مرّۃً او
مرّتین وحکمھا الثّواب بالفعل والعقاب بالتّرک فی الھُدیٰ شرح سنّت وہ ہی جو
نبی علیہ السّلام نے اسکے عمل کرنے پر مواظبت ہمیشہ کی ہی ایک دو وقت ترک بھی ہوئی ہی اسکو
سنّت موکّدہ اور ہدیٰ کہتے ہین عمل کرنے مین اسکے ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی حضرت
اگر مین مرتبے ترک کردیتے تو وہ مستحب کے حکم مین ہوجاتی اور سنّت ہدیٰ کے معنے ہدایت اسلام کا
طریقہ جیسے اذان اقامت جماعت ختان مسواک اسکا انکار کرنے والا گنہگار لایق سزا ہووےگا
اور ترک کرنے والا اسکا مبتدع و گمراہ ہی اور شفاعت سے محروم رہیگا - آنحضرت کی سنّت
عبادات معاملات و عادات و رواتب روز و شب کے و اقوال و افعال مین ہین سب کی پیروی
کرنا جتنا ہوسکے بہتر موجب ثواب ہی اور جو عمل کہ حدیثون مین وارد ہوئے ہین اسکا ترک
کرنے والا لایق عتاب ہی چنانچہ مسعودیہ مین سے منقول ہی کہ مَن اِعتقَدَ السُّنّۃَ علیٰ نفسہٖ
وعَمِلَ بِہٖ فھُوَ مؤمنٌ سُنّیٌّ ومَن اعتقدَ ولم یعمل فھو مؤمنٌ عاصٍ ومَن اعتقدَ

عَلَى الْغَيْرِ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَمَنْ لَمْ يَعْتَقِدْ اَصْلًا فَهُوَ كَافِرٌ وَفِي التَّمَرْتَاشِي اِنَّ التَّارِكَ
اٰثِمٌ عَلَى الصَّحِيْحِ شرح جسنے اعتقاد رکھا سنّت کا اپنے نفس پر اور عمل کیا وہ ایماندار سنّی ہی اور
جسنے اعتقاد رکھا اور عمل نہ کیا وہ مؤمن گنہگار ہی اور جسنے اعتقاد کیا غیر اسکے یعنے سنّت ہونیکا
انکار کیا تو وہ مبتدع بدعتی ہی اور جسنے بالکل اعتقاد نرکھا پس وہ کافر ہی اور تمرتاشی مین
ہی کہ سنّت کا ترک کرنے والا اصحیح قول پرسے گنہگار ہوویگا وَذُكِرَ فِي الْخُلَاصَةِ لَوْ تَرَكَ
سُنَّةً بِلَا عُذْرٍ لَمْ يُقْبَلْ فَرْضُهُ وَسُئِلَ عَنْ تَرْكِهَا یعنے جسنے ترک کیا سنّت بلا عذر تو
اسکا فرض قبول نہوگا اور وہ پوچھا جاویگا اسکے ترک کرنے سے۔ وَالْمُسْتَحَبُّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَتَرَكَهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَمَا اَحَبَّهُ السَّلَفُ شرح مستحب وہ ہی
کہ جو عمل کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ اور پھر دوسرے مرتبہ اسکو نکیا چنانچہ نماز تراویح
کہ آپ نے رمضان شریف کے اخیر مین تنہا آٹھ یا بارہ رکعتین پڑھین دوسرے شب کو اصحاب
بہت جمع ہوگئے اور بیس رکعتین ادا کین تیسرے شب کو تو اتنے اصحاب جمع ہوے کہ
مسجد کے باہر صحن بھر گیا مگر آنحضرت حجرے سے باہر نہ آئے ہر ایک تنہا پڑھکر چلے گئے جب
آپکو صبح کے وقت باہر نہ آنے کا سبب پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ صلوٰۃ اللیل اللہ کو نہایت
پسند ہی تم پر فرض ہو جاویگی اس سبب مین باہر حجرے کے نہین آیا شاید بعد تم سے ادا نہو سکے
تو عذاب ہوگا تمھارے خوف عذاب سے مین نے ترک کیا اور جو کام سلف صالحین نے
محبّت سے وہ عمل اختیار کیا چنانچہ ہمارے نزدیک سلف امام اعظم اور انکے اصحاب ہین
اور انکے سلف صحابہ اور تابعین ہین وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْعِقَابِ بِالتَّرْكِ
اسکے کرنے مین ثواب ہی اور نکرنے مین کچھ عذاب نہین ہی یہہ مستحب کا حکم ہی فتح القدیر سے
منقول ہی کہ عمل مستحب کا کرنا افضل ہی اور نکرنا مکروہ تنزیہی ہی چنانچہ کسی نے نماز مین
فاتحہ کے بعد تین آیات کے قدر پڑھ لیا اور بس کیا تو زیادہ قرأت پڑھنا اور سورت پوری
کرنا مستحب ہی اگر نہ پڑھا تو معاتب نہین کیونکہ وہ نفل کے جیسا ہی زیادہ پڑھنے سے ثواب

زیادہ ملیگا اور نہ پڑھنے سے کچھ عذاب نہیں ہی مستحب کا ترک کرنیوالا ثواب کی ترقی سے محروم رہتا ہی اَلْمُبَاحُ يُخَيَّرُ الْعَبْدُ فِيهِ بَيْنَ الْإِتْيَانِ وَالتَّرْكِ وَحُكْمُهُ عَدَمُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ فِعْلًا وَتَرْكًا ہے یعنی مباح وہ ہی کہ بندہ اسکے کرنے یا کرنے نہیں مختار ہی کرنے میں کچھ ثواب نہیں اور نکرنے میں کچھ عذاب نہیں ہی جیسا طرح طرح کا لذیذ طعام کھانا تحمل کے لئے جیسا کھانا زینت و آرام کے لئے اچھا لباس پہننا مباح ہی مگر اسراف سے بچنا لازم ہی غیر مشروع کی پہلی قسم حرام ہی اَلْحَرَامُ مَا ثَبَتَ النَّهْيُ فِيهِ بِلَا مُعَارِضٍ لَهُ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ وَالْكُفْرُ بِالْاِسْتِحْلَالِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ شرعی حرام وہ ہی کہ جسکے لئے منع کا حکم قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت متفق علیہ آیا ہی اور کچھ شبہ تعارض نہیں ہی اسکے ترک کرنیوالے نے جو حق تعالی سبحانہ عز شانہ کے خوف سے ڈر کر چھوڑا ہی تو ثواب ملیگا اور اگر کیا حرام کام تو عذاب ہوگا اور اگر حرام کو حلال سمجھا تو کافر ہووے گا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اس لئے حرام اور حلال کا سونکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہی جیسے قتل نفس زنا خمر دروغ گوئی سود خوری اذیت دینا دزدی وغیرہ گناہ کبیرہ جھوٹی قسم جھوٹی گواہی بہتان باندھنا پاکدامن عورت کو گالی دینا نافرمانی والدین کی حرام خوری وغیرہ سب حرام ہیں اسی طرح جو احادیث میں منع آیا ہی اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اَكْلَ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطُّيُورِ یعنے حرام کیا حق تعالی نے تم پر کھانا گوشت ان جانورں کا جو درندے ہیں اور سولے کے دانت رکھتے ہیں جیسے شیر کتا بلی وغیرہ اور جو پرندے جانور چنگل گیر ہیں یعنے پنجے سے شکار پکڑتے ہیں جیسے چیل کوا کہ گوشت انکا مزاج میں خباثت پیدا کرتا ہی اسی طرح انکا جھوٹا بھی نجس ہی مگر دلیل عارض جسکے واسطے وارد ہی چنانچہ حدیث شریف سے ثابت ہی کہ جھوٹا بلی کا پاک ہی بعض نے مکروہ کہا ہی اگر تمہارے سامنے اسنے چوہا پکڑی ہو اور بعد ایک گھڑی غائب ہوگئی اور بعد پانی کے برتن میں آکر منہ ڈالی تو وہ پانی پاک ہی کس واسطے کہ بلی اپنا منہ پنجے سے نہایت صاف و پاک کرلی رہتی ہی فقہ کی کتابوں میں

فروعات کے مسایل تفصیل وار لکھے ہین وَالْمَكْرُوْهُ مَا ثَبَتَ النَّهْيُ فِيْهِ مَعَ الْعَارِضِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْكُفْرِ بِالْاِسْتِحْلَالِ شرح مکروہ وہ ہے کہ جسکے منع کرنے کا حکم آیا ہے مگر اسمین دلیل معارض ہے خدا تعالی کے خوف سے اسکو ترک کرنے مین ثواب ملیگا اور اسکو عمل مین لانے کے واسطے خوف عذاب کا ہے اور اسکو حلال کہنے مین کفر نہین ہوگا - غایۃ الاوطار مین طحطاوی سے منقول ہے کہ دلایل شرعی چار قسم کی ہے پہلی دلیل وہ کہ جسکا ثبوت اور دلالت مطلب دونون قطعی اور یقینی ہین چنانچہ آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ صریحہ جن مین کسی طرح تاویل کا احتمال نہین یہہ مفید یقین ہے اور ایسی دلیل سے فرض اعتقادی اور حرام ثابت ہوتا ہے دوسری وہ دلیل ہے جسکا ثبوت قطعی ہے اور دلالت ظنی چنانچہ آیات اور احادیث جن مین تاویل کا احتمال ہے اور یہہ مفید ظن ہے اور اس سے فرض عملی ثابت ہوتا ہے - تیسری وہ دلیل ہے جسکا ثبوت ظنی ہے اور دلالت مقصود قطعی چنانچہ اخبار احاد صریحہ ایسی دلیل سے مکروہ تحریمی اور واجب ثابت ہوتا ہے - چوتھی وہ دلیل ہے جسکا ثبوت اور دلالت دونون ظنی ہین جیسے اخبار احاد محتمل المعانی ایسی دلیل مفید سنت اور استحباب ہے اصطلاح فقہا مین گاہی فرض بولتے ہین اور قطعی و عملی مراد لیتے ہین اور کبھی واجب کہتے ہین اور اسسے فرض عملی کا ارادہ کرتے ہین کذا فی الطحطاوی - **مسئلہ** مکروہ تحریمی کی نسبت حرام کی طرف زیادہ ہے جیسے واجب کی نسبت فرض کی طرف زیادہ ہے تو مکروہ تحریمی ثابت ہوتا ہے اس دلیل سے جس سے واجب ثابت ہوتا ہے یعنے اس دلیل کا ثبوت ظنی ہے اور دلالت قطعی اور مکروہ تحریمی کے کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے جیسے واجب کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہے اور سنت مؤکدہ واجب کے مانند ہین اور مرتکب مکروہ گنہگار ہوتا ہے اسی طرح تارک سنت بھی گنہگار ہوتا ہے **مسئلہ** کراہت کے مقابلہ مین اباحت ہے اور حرام کے مقابلہ مین حلال ہے چونکہ اصل ہر شی کی اباحت ہے اسلیے شیخین یعنے ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے

نزدیک مکروہ حلال غیر قطعی مین داخل ہی اور حلت سے اباحت لازم ہوتی ہی ویسے کام کو
مکروہ تنزیہی کہتے ہین یعنے شیخین کے نزدیک جس فعل کے واسطے منع آیا ہی سو حرام ہی اور
جسکے لیے منع نہین آیا مکروہ کام حرام کے نزدیک ہی اور اسکے فاعل کو عذاب ہی مکروہ تحریمی
ہی جیسا لحم الفرس کھانا اور جو مکروہ کام حلال کے قریب ہی اسکے فاعل کو عذاب نہین مگر اسکے
تارک کو ثواب ہی سو مکروہ تنزیہی کہلاتا ہی ۔ وَالْمُفْسِدُ هُوَ النَّاقِضُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوعِ
بِنِيَّةٍ وَحُكْمُهُ الْعِقَابُ بِالْفِعْلِ عَمْدًا وَعَدَمُ الْعِقَابِ سَهْوًا شرح مفسد وہ ہی
جو عمل مشروع کو باطل کرتا ہی جیسا فرض کی چار رکعات مین عمدًا پانچوین رکعت پڑھا عمل
فاسد ہوا اور گنہگار بھی ہوا اگر سہوًا کیا ہی تو عمل فاسد ہوا مگر گنہگار نہین ہوگا جیساکہ
مجنون وسکران دونون بیہوش ہین مگر مجنون نے اگر عمل بد کیا گنہگار نہین ہوتا
اور سکران نے عمل بد کیا گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے عمدًا اسکو پیا تھا اور اُسوقت ہوش مین
تھا ۔ الحاصل یہہ آٹھہ اقسام کھانے پینے مین نماز روزے مین عبادات ومعاملات مین
اعمال واقوال وافعال مین ہر ایک کام مین موجود ہوتے ہین انکو پہچاننا ہر مسلمان کو ضروریات
سے فرض ہی اگر کہیگا مجھے معلوم نہین تو عذر مقبول نہین طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ
مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ حدیث صحیح مین وارد ہی یعنے سیکھنا علم کا اور پہچاننا اپنے کامون
کا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کو فرض ہی واللہ اعلم بالصواب ۔

استفتاء ۱

سوال ایک شخص قصبہ نصیر آباد ضلع خاندیس مین لکھنو سے آئے ہین اور مولوی صاحب کہلاتے
ہین وعظ مین بارہا بیان کرتے ہین کہ حق تعالی نے بعض افعال خاص اپنی تعظیم کے لیئے بنائے
ہین جیساکہ سجدہ رکوع قیام ہاتھ باندھنا اسکے نام پر مال خرچ کرنا اسکے گھر کی طرف دور سے
سفر کا قصد کرنا اور وہان غلاف چڑھانا شب میانہ کھڑا کرنا دعا مانگنا پتھر کو بوسہ دینا
چراغ روشن کرنا وہان کی مجاوری کرنا وہان کے کوئیے سے تبرک جانکر پانی لیجانا وداع ہوتے

وقت پچھلے پاؤن ہٹنا وہان کے جنگل کا ادب کرنا وغیرہ ایسے کام خاص خدا ہی کے واسطے ہین اگر کوئی شخص کسی نبی سے یا ولی سے یا جنییت جن بھوت سے یا کسی جھوٹی سچی قبر سے یا تبرک آثار تابوت سے اوپر لکھے ہوئے کامون سے ایک بھی کریگا تو مشرک کافر ہو جائیگا اور عورت اسکی مطلقہ ہو جائیگی یہان بے علم مسلمانون مین بعض نے انکا کہنا سچ مانا بعض شبہ مین پڑ گئے اور بعض اپنا قدیمی رسوم کرتے ہین خدا کے واسطے آپ اسکا خلاصہ اپنی مہر و دستخط سے لکھ بھیجین اور اس فساد کو دفع کرین اللہ آپ کو اجر دیوے

الجواب مستفتی کو معلوم ہووے کہ ان کامون مین بعض کام حرام و مکروہ ہین بعض سُنّت و مباح بھی ہین اور بعض موجب ثواب کے ہین صرف جملہ ان سب کامون کو شرک و کفر کہدینا اعتقاد کا خلل اور دین سے گمراہی ہے یہہ شخص واعظ وہابی و معتزلہ گمراہ ہے کہ اُنکی کتابون مین مثل تقویۃ الایمان وغیرہ مین اکثر ایسی باتین لکھی ہین اور فعل مباح و مکروہ و مستحب و سنّت کے عمل کرنے والون کو بھی شرک و کافر کہتے ہین اور صحابہ و تابعین سے آجتک جمیع اولیای عارفین و علمای دین پر یہہ شرک و کفر کا بہتان لگاتے ہین اور خود کافر بن جاتے ہین نعوذ باللہ منہا سنہ ۱۲۰۰ ہجریہ مین ایک استفتا اسی بابت کا مع لانا عمدۃ العلما حضرت سید ابو سعود مفتی مدینہ منورہ کی صحیح و دستخط کا چھپا ہوا موجود ہے اسمین سے خلاصہ جواب لکھا جاتا ہے چنانچہ عبدالوہاب نجدی سے مذہب وہابیہ نکلا ہے اور تمام مکہ معظمہ کے اطراف قبرین اور قُبّے اُسنے توڑا ہے اور اسکے بیٹے ابو سعود نے سنہ ۱۲۱۵ مین اکثر علمائی سنت و جماعت کو شہید مکّہ مین کیا ہے اور سنہ ۱۲۳۲ کتاب تقویۃ الایمان اسکی کتاب التوحید کا ترجمہ مولوی اسماعیل دہلوی نے بنایا ہے اور علمائی ہم عصر نے اسکا ردیہ لکھا ہے الغرض ہر ایک فعل کا حکم و اعتقاد تفصیل وار چند مسایل مین جدا جدا مرقوم ہوتا ہے تم سمجھو اور دوسرے بھائی مسلمانون کو سمجھا دو اور ایمان بچانیکی مدد کرو خدا توفیق سمجھنے کی عطا فرماوے **مسئلہ** سجدہ کرنا غیر خدا کو عبادت کی نیت سے اعضای سجدہ کے ساتھ کفر ہے اور تحیت کی نیت سے کفر نہین بلکہ حرام ہے ملائکہ نے

آدم علیہ السلام کو اور یعقوب نے یوسف کو علیہما السلام سجدہ کیا تھا اور شریعت انبیائی
سابقہ مین جایز تھا پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت مین منسوخ ہوا اگر
شرک وکفر ہوتا تو کسی پیغمبر کے عہد مین جائز نکرتے اب تحیت کی نیت سے اگر کسی نے کیا تو
حرام ہے کرنے والا عاصی ہوگا شرک وکفر کہان رہا سجدہ جو بڑی بھاری شئی ہے اسمین بھی
نیت عبادت کو دخل ہے تب کفر ہوگا اور وہ شخص مطلق کہتا ہے گنہگار کو کافر بناتا ہے
یہہ خارجی معتزلہ کا مذہب ہے کہ وے گناہ کے کام کرنے والے کو کافر خارج از ایمان کہتے ہین
مسئلہ رکوع کے باب مین حرمین شریفین کے فتوے مین شرح منہاج کی عبارت
منقول ہے وَسُجُوْدٌ لِصَنَمٍ اَوْشَمْسٍ وَخَرَجَ بِالسُّجُوْدِ نَحْوُ الرُّكُوْعِ لِاَنَّ صُوْرَتَهٗ تَقَعُ
فِي الْعَادَةِ لِلْمَخْلُوْقِ كَثِيْرًا بِخِلَافِ السُّجُوْدِ نَعَمْ يَظْهَرُ اَنَّ مَحَلَّ الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا عِنْدَ
الْاِطْلَاقِ بِخِلَافِ مَا لَوْ قَصَدَ تَعْظِيْمَ كَمَا يُعَظِّمُ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا شَكَّ فِي الْكُفْرِ حِيْنَئِذٍ
شرح اما حرام ہے سجدہ کرنا بت کو یا آفتاب کو اگر عبادت کی نیت سے کیا تو کفر ہے مگر رکوع کرنا
اس سجدیکے حکم سے نکل گیا کہ وہ مخلوق کے واسطے عادتًا بہت واقع ہوتا ہے بخلاف سجدیکے
ہان دونون مین محل فرق عندالاطلاق ظاہر ہے بخلاف اسکی اگر عبادت کی نیت سے مخلوق کو
تعظیمًا رکوع کریگا تب تو اسکے کفر مین کچھ شک نہین **مسئلہ** قیام یہہ تو نماز یا عبادت
کے واسطے مخصوص نہین چنانچہ حدیث مسلم مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان بقیع مین
تشریف لے گئے وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ شَرْحِهٖ
فِيْهِ اِسْتِحْبَابُ اِطَالَةِ الدُّعَاءِ وَتَكْرِيْرِهٖ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَفِيْهِ اَنَّ دُعَاءَ الْقَائِمِ اَكْمَلُ
مِنْ دُعَاءِ الْجَالِسِ آنحضرت نے دیر تک قیام کیا کھڑے رہکر دو ہاتھون کو تین بار بلند
کیئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی شرح مین لکھا ہے کہ مستحب ہے دیر تک دعا مانگنا بار بار کہنا
ہاتھہ بلند کرنا اور اسمین ہے کہ کھڑے ہوکر دعا مانگنا کامل تر ہے بیٹھکر دعا مانگنے سے ۔ قاضی
عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس

آئے ہیں کھڑے رہے ہاتھ اٹھائے بڑی دیر تک ہاتھ باندھکر قیام کیے گویا نماز پڑھتے ہیں مسئلہ ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا کچھ ارکان نماز میں واجب نہیں ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں ہاتھ چھوڑکر نماز پڑھنا سنت ہے - پھر خاص خدا کے لیے کیسا ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے آداب میں کرمانی سے روایت ہے بِاَنْ یَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَى الْيُسْرٰى كَمَا فِي الصَّلٰوةِ اور مستحب ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں پر رکھکر کھڑا رہے جیساکہ نماز میں کھڑے رہتے ہیں اور اختیار شرح مختار میں لکھا ہے يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ اور فتاوی عالمگیری میں ہے قَالَ قَاضِي خَان فِي الْمَنَاسِكِ اِذَا جَاءَ الزَّائِرُ عِنْدَ مُوَاجَهَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَابُدَّ اَنْ يَقُوْمَ مُسْتَدْبِرًا الْقِبْلَةَ مُوَاجِهًا لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَهٰكَذَا فِي حَيَاةِ الْقُلُوْبِ وَكَثِيْرٍ مِنْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَالْمَنَاسِكِ ہ کہا قاضی خان نے مناسک حج و زیارت کے باب میں کہ جس وقت زائر سامنے روضۂ مطہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تو لازم ہے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا رہے اور حضرت کی طرف منہ کرے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے اور فاتحہ صلوٰۃ وسلام دعا پڑھے اسی طرح حیات القلوب مولفہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے اور اسی طرح بعد اسکے ایک ہاتھ پھر سیدھے بازو کی جانب ہٹ کر شیخین یعنے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ایسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَفِيْقَيْهِ جِئْنَا كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ رَبَّنَا اَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا ترجمہ اے نزدیک رہنے والو رفیق رسول اللہ کے سلام ہووے تم دونوں پر ہم آئے ہیں تمہارے پاس جیساکہ وسیلہ پکڑیں تمکو رسول اللہ کی جانب تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور خدا کے نزدیک ہمارے واسطے دعا کریں تا ہماری سعی مقبول ہووے مسئلہ ۵ مال خرچ کرنا سفر کرکے جانا واسطے زیارت مدینہ کے لئے جسکو وہ مبتدع شرک وکفر کہتا ہے حالانکہ آنحضرت نے تحریص دلائی ہے اپنی امت کو اور اسکا بڑا ثواب بیان فرمایا ہے اس حدیث شریف کی ابن ہمام نے

فتح القدیر مین تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہے مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا تَعْمَلُهُ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ شَفِیْعًا لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنے جو کوئی میری زیارت کو آیا اور دوسری کچھ حاجت اسے ہین عمل مین لانے کی ہے فقط میری زیارت کی نیّت ہے تو اسکا حق ثابت ہوا مجھپر کہ قیامت کے دن مین اسکی شفاعت کرونگا۔ دوسری حدیث شریف مین ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یعنے جسنے میری قبر کی زیارت کی اسکی شفاعت مجھپر واجب ہوگئی۔ جسنے نذر کیا زیارت یعنے منّت مانی تو اسپر زیارت کرنا واجب ہوتا ہے چنانچہ مواہب مین مرقوم ہے بعضے وہابیہ حَدِیْثِ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ کو دلیل لاتے ہین اور وہ دلیل ناقص ہے چنانچہ امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مُسلم مین بیان کیا ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَی الثَّلَاثَۃِ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ الفاظ اس حدیث کے شرح عین العلم مین اسطرح لکھے ہین لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی یعنے سفر کرکے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ غیر اِن تین مسجدون کے ایک مسجد حرام یعنے بیت اللہ دوسری مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس اور تیسری میری مسجد جو مدینہ مین روضۂ مطہرہ کے پاس ہے۔ اور مناوی نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہے وَالْمُرَادُ لَا یُسَافَرُ لِمَسْجِدٍ لِلصَّلٰوۃِ فِیْهِ اِلَّا لِهٰذِهِ الثَّلٰثَۃِ یعنے نماز پڑھنے کے واسطے سفر کرکے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ مگر ان تین مسجدون کی طرف جاؤ سو مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہہ نہی بھی مکروہ تنزیہی کے حکم مین ہے اسی طرح عینی اور قسطلانی نے شرح بخاری مین اور ابن الملک نے شرح مشارق الانوار مین لکھا ہے اور ابن حجر شافعی نے تفصیل وار جواہر المنظم مین اور ملا علی قاری نے شرح شفا مین ابن تیمیہ اور ابن القیم پر جو منع کرتے تھے زیارت آنحضرت کی خوب ردّیہ لکھا ہے اور جو زیارت مسجد نبوی سے اور قبر شریف سے منکر ہے اسکو قریب کفر کہا ہے کیونکہ جس

عمل کو اجماع علما نے مستحب کہا ہی اسکو کوئی حرام کہدے قریب کفر ہی **مسئلہ** اِیْقَادُ السِّرَاجِ فَعَلَی الْقُبُوْرِ نُهِیَ عَنْهُ اَنْ یَکُوْنَ حَرَامًا وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ اَنَّهٗ لِغَیْرِ حَاجَةٍ فَهُوَ اِسْرَافٌ وَاَمَّا لِلْحَاجَةِ فَلَا یعنے چراغ روشن کرنا قبر کے پاس منع ہی کہا اکثر نے بغیر حاجت کے اسراف ہی اور اسراف حرام ہوگا اگر حاجت کے واسطے ہی تو اسراف اور حرام نہین لیکن یہہ خاص خدا تعالی نے اپنے لئے بنائے ہین ایسا کہنا اس مبتدع کا غلط ہوگیا **مسئلہ** وہان کی مجاوری کرنا اس باب مین ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہی اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُجَاوَرَةِ بِمَکَّةَ وَعَدَمِهَا فَذَکَرَ بَعْضُ الشَّافِعِیَّةِ اَلْمُخْتَارُ اِسْتِحْبَابُهَا اِلَّا اَنْ یَغْلِبَ عَلٰی ظَنِّهٖ الْوُقُوْعُ فِی الْمَحْظُوْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَذَهَبَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَمَالِكٌ اِلٰی کَرَاهِیَتِهَا یعنے مکہ مشرفہ مین مجاور نہ رہنا بعض شافعیہ کے نزدیک مستحب اختیار کیا ہی مگر جب کہ اسکے ظن غالب مین ہو کہ بدی مین گرفتار رہوگا اور یہی کہا ابو یوسف اور محمد نے اور ابو حنیفہ و مالک اسکی کراہیت کی طرف گئے ہین لیکن مجاورت مدینہ طیبہ کی سبھون کے نزدیک مستحب موجب ثواب ہی اَمَّا الْمُجَاوَرَةُ الْمَدِیْنَةِ الطَّیِّبَةِ فَثَابِتٌ فَضْلُهٗ بِالْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ وَعَمَلِ کُبَرَاءِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَاَئِمَّةِ الدِّیْنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنے مجاورت مدینہ طیبہ کی بزرگی صحیح حدیثون مین ثابت ہی اور بزرگان اصحاب و تابعین و اماموں نے عمل کیا ہی ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی میری امت مین سے مدینہ کی آب و ہوا اور سختی پر صبر نکریگا مگر یہہ کہ یعنے اگر صبر کریگا قیامت کے روز اسکا شفیع ہونگا - جو مجاورت مکہ معظمہ کی بابت ائمہ نے اختلاف کیا ہی سو مدینہ کی مجاورت حدیثون سے ثابت ہی یہان قول مبتدع کا کہ اسکو خدا تعالی نے اپنے لئے خاص بنائے اور دوسری جائے کوئی کرے تو شرک و کفر ہوتا ہی صاف جھوٹھا ہوگیا

بلکہ خدا و رسول پر بہتان ہوا **مسئلہ** حرم کے اطراف کی بزرگی اور وہان کے جنگل کی
تعظیم و سرحد کا بیان اور درختون و پرندون کا حکم اکثر فقہا نے کتابون مین لکھا ہے
اور جہان حرم مکہ کا بیان ہے وہان حرم مدینہ کا بھی بیان موجود ہے یہہ مبتدع حرمین شریفین
کے لفظ کے معنی بھی نہین جانتا ہے اور مخالفت و عداوت رسول اللہ سے کرتا ہے اور
اسکو شرک و کفر کہتا ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا **مسئلہ** چادر یعنی شامیانہ لگانا
ایسا کام خاص خدا نے اپنے واسطے تعظیم کے بنایا ہے غیر کی قبر پر کرنا شرک و کفر ہے
یہہ دعوی بھی باطل ہے اور افترا خدا و رسول پر ہوتا ہے - خیمہ اور شامیانہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر کھڑا کیے تھے
اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کی قبر پر اور محمد بن الحنفیہ نے عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہم کی قبر پر اور فاطمہ بنت الحسین بن علی المرتضی نے اپنے خاوند
حسن بن حسن المجتبی بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم کی قبر پر تعظیما لگائے تھے **مسئلہ**
قبر کو بوسہ دینا کراہت اور عدم کراہت مین اسکے علما کا اختلاف ہے مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی رح اپنے والد اور پیر و مرشد کی قدم بوسی کرتے تھے چنانچہ تحقیق الحقیقۃ
مین لکھا ہے **مسئلہ** رجعت قہقری یعنے پچھلے پاوٗن ہٹنا اور پیٹھ نہین پھیرنا روضہ
مطہرہ کی جانب زیارت کرنے کے وقت بعض نے مکروہ اور بعض نے جایز موجب تعظیم
و تکریم لکھا ہے اور بعض کے نزدیک مستحسن ہے خدا تعالی کے واسطے خاص کیسا ہوا اور شرک
و کفر کیونکر ہوگیا **مسئلہ ۱۳** دعا مانگنا زیارت قبر شریف کے وقت دعا مسنون ہے حدیث
شریف مین آیا ہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنَّا وَالْمُتَاخِّرِیْنَ
موجود ہے نبی اور ولی کا وسیلہ کر کے دعا مانگنا بھی جایز ہے چنانچہ ابن الہمام نے فتح القدیر
مین لکھا ہے ثُمَّ یَسْئَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَۃَ فَیَقُوْلُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ اَنْ اَمُوْتَ عَلٰی مِلَّتِکَ وَ

مسئلہ

سُنّتِکَ یعنے ایسا کہے یا رسول اللہ مین شفاعت تم سے مانگتا ہون اور تمکو خدا کی طرف وسیلہ اپنا کرتا ہون تاکہ مین تمہارے دین اسلام مین اور تمہاری سُنّت پر مرون تا میرا ایمان سلامت رہے۔ اور سلام پہنچانا رسول اللہ کے روضہ کے پاس جاکر بھی مستحب ہی ایسا کہے یا رسول اللہ فلان بن فلان نے آپکو سلام کہا ہی اور شفاعت طلب کیا ہی اسکو اور جمیع مسلمین کو اللہ کے حضور مین شفاعت کرنا۔ مالک الدار سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین مدینہ شریف مین امساک باران کے سبب قحط نمود ہوا ایک مسلمان قبر شریف کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ تمہاری امت کے واسطے پانی مانگو اللہ سے کہ وے قحط مین ہلاک ہوتے ہین رات کو خواب مین اس کو بشارہ ہوا کہ تو عمر بن الخطاب کے پاس جا اور کہو کہ پانی مانگنے کو جاوین اللہ پانی برساویگا فجر مین وہ شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا اسی روز حضرت عمر پانی مانگنے شہر مدینہ سے باہر میدان مین گئے اور نماز استسقا کی پڑھے اللہ نے دعا قبول کی اور پانی خوب برسایا اور آجتک امت رسول اللہ مین نماز استسقا کی تاثیر جاری ہی الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ واللہ اعلم بالصواب

استفتاء ۱۷

کیا فرماتے ہین علمای دین اور فقہای شرع متین زادہم اللہ شرفاً وتعظیماً اس باب مین کہ ایک شخص یہان چند روز سے آئے ہین اور استعانت واستمداد من اہل القبور کو شرک کہتے ہین یعنے بزرگون کی قبرون کے پاس زیارت کو جانا اور انکے وسیلہ سے خدا کی طرف مدد مانگنا کہ تم کو وسیلہ کرتا ہون میرے حق مین خدا سے دعا کرو تا میری مراد حاصل ہووے اور کہنا کہ میرا یہہ کام حسب المراد ہو جاوے تو مین اتنی نیاز کرونگا یا اتنے فقیرون کو کھانا کھلاؤنگا خواہ یون سمجھے کہ یہہ ولی کو خود مستقلاً اتنی طاقت وقدرت ہی کہ آپ میری حاجت برلاوینگے یا یون سمجھے کہ خدا نے اسکو یہہ طاقت دی ہی کہ میرے لیئے دعا کرین سو قبول ہوگی بہر صورت شرک ہوتا ہی اور وہ کہتا ہی کہ

شرح مشکوٰۃ شریف میں ایسا لکھا ہے شیخ عبدالحق دہلوی نے کہ زیارت قبور مردون کے حق مین دعا کرنا ثواب فاتحہ اور قل کا بخشنا ہے کہ اسمین مردون کو نفع ہے زندون سے اور زندون کو مردون سے کچھہ نفع نہین ملتا ہے جب مین نے اسکی سند مانگی تو یہہ عبارت عربی شرح مشکوٰۃ شریف کی ہے ایسا کہکر وہ عبارت مع ترجمہ لکھدی ۔
قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْحَقِّ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْکَرَهٗ کَثِیْرٌ مِّنَ الْفُقَهَاءِ وَقَالُوْا لَیْسَ الزِّیَارَۃُ اِلَّا لِلدُّعَاءِ لِلْمَوْتٰی وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَاِیْصَالُ النَّفْعِ اِلَیْهِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ انتہیٰ یعنے مدد مانگنا اہل قبور سے سوائے انبیا علیہم السّلام کے تو اکثر فقہا نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ زیارت قبور میت کے واسطے دعا کرنا انکی مغفرت مانگنا تلاوت قرآن کرنا اسکا ثواب انکو بخشنا ہے اُن سے مدد مانگنا یا منت کرنا شرک ہے فقط ہمارے اعتقاد مین شبہہ آتی ہے اس واسطے آپکو تصدیع دیتے ہین کہ یہہ عبارت صحیح ہے اور استمداد شرک ہوتا ہے یا نہین ہم جانتے ہین کہ اولیا صالحین اپنے زیارت کرنے والون کی مدد کرتے ہین اور انبیا اور شہید زندہ ہین خدا نے انکو طاقت دی ہے اپنا دوست بنایا ہے اس امر مین جو حق بات ہے اور اعتقاد اہل سنت وجماعت کا ہے سو تفصیل وار لکھو ہمارے بیان کے قاضی صاحب نے تو اس شخص کو وہابیہ مذہب کا ٹھہرایا ہے اور وہ کہتا ہے مین حنفی سنت جماعت ہون جو سرکاری عدالت کے مفتی صاحب مسئلہ لکھکر بھیجین مین قبول کرونگا میرے پاس اربعین مسایل اور ماتہ مسایل کی کتاب ہے اسمین سے یہہ مسئلہ لکھدیا ہون ضرور آپ نے تصدیع لیکر جواب لکھنا خدا اجر دیوے ۔

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ عبارت مذکورہ کو مولانا شاہ عبدالحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ شریف کی عبارت سے ملاکر مقابلہ کیا تو بہت تفاوت اور خیانت معلوم ہوئی مولانا نے باب الاسراء مین

شرح المشکوٰۃ کے اندر تو استمداد من اہل القبور کو ثابت کیا ہے اور استمداد کے منکرون
پر ردّ لکھا ہے اور خوب دلایل بیان کئے ہین بیشک وہ شخص وہابی ہے اور انکی کتابین
بے اعتبار ہین مسلمانون کو بہکانے کے واسطے بڑی کتاب کا نام لکھ دیتے ہین اور
غریبون کا ایمان بگاڑتے ہین ہم وہ پوری عبارت مع ترجمہ یہان لکھ دیتے ہین ۔
اَمَّا الِاسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اَنْكَرَهٗ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ فَاِنْ كَانَ الْاِنْكَارُ
مِنْ جِهَةِ اَنَّهٗ لَا سَمَاعَ لَهُمْ وَلَا عِلْمَ وَلَا شُعُوْرَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِهٖ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُهٗ
وَاِنْ كَانَ بِسَبَبِ اَنَّهٗ لَا قُدْرَةَ لَهُمْ وَلَا تَصَرُّفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ حَتّٰى يُمِدُّوْا بَلْ هُمْ
مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِكَ وَمُشْتَغِلُوْنَ بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمِحْنَةِ مَا اَشْغَلَهُمْ عَنْ
غَيْرِهِمْ فَلَا نُسَلِّمُ كُلِّيًا خُصُوْصًا فِيْ شَانِ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَيُمْكِنُ اَنْ
يَحْصُلَ لِاَرْوَاحِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْبِ فِي الْبَرْزَخِ وَالْمَنْزِلَةُ وَالْقُدْرَةُ
عَلَى الشَّفَاعَةِ وَالدُّعَاءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ لِزَائِرِيْهِمُ الْمُتَوَسِّلِيْنَ بِهِمْ كَمَا يَحْصُلُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ الَّذِيْ يَنْفِيْهِ الْمُنْكِرُ نَحْنُ نَفْهَمُ اِنَّ
الدَّاعِيَ الْمُحْتَاجَ الْفَقِيْرَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَدْعُو اللّٰهَ وَيَطْلُبُ الْحَاجَةَ مِنْ فَضْلِهٖ تَعَالٰى
وَيَتَوَسَّلُ بِرُوْحَانِيَّةِ هٰذَا الْعَبْدِ الْمُكَرَّمِ وَالْمُقَرَّبِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَقُوْلُ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ وَيَا وَلِيَّهٗ اِشْفَعْ لِيْ وَادْعُ رَبَّكَ وَاسْئَلْهُ اَنْ يُعْطِيَ سُؤَالِيْ وَيَقْضِيَ حَاجَتِيْ
فَالْمُعْطِيْ وَالْمَسْئُوْلُ عَنْهُ وَالْمَاْمُوْلُ بِهٖ هُوَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ وَمَا الْعَبْدُ فِي
الْبَيْنِ اِلَّا وَسِيْلَةٌ وَلَيْسَ الْقَادِرُ وَالْفَاعِلُ اِلَّا هُوَ ترجمہ لیکن مدد مانگنا اہل قبور
سے تو بعض فقہا نے اسکا انکار کیا ہے اگر انکا منکر ہونا اس جہت سے ہے کہ میت کو سننا
یا جاننا نہین رہا زایرون کے احوال کی پہچان نہین ہے سو اسکا باطل ہونا ثابت ہوگیا یعنے
مردون کو سماع و علم و شعور اپنے زایرون کے حال پر ہوتا ہے اور اگر انکار کی جہت یہہ
ہے کہ انکو قدرت و تصرف اس جگہہ نہین ہے تا مدد کرین کسی کی بلکہ قید مین ہین اور اپنی

حالت مین مشغول ہین اسطرح سے کہ دوسری طرف متوجہ نہین ہوسکتے تاہم ہم نہین دیکھتے کہ
یہہ امر سب مردون کے واسطے کلیہ ہووے بلکہ خصوصًا متقی لوگ جو اولیا اللہ ہین انکی ارواح
کو محل برزخ مین قرب حاصل ہی خدا کے نزدیک انکو بڑا مرتبہ قدرت ملی ہی شفاعت اور
دعا کرنے کی طاقت خدا نے دی ہی جو زائرین انکو اپنا وسیلہ بناتے ہین طلب حاجات
کرتے ہین مراد پاتے ہین جسطرح قیامت کے روز انکو شفاعت سرمایہ پناہ و منتوسلین
کی حاصل ہوگی - مدد مانگنا اور مدد کرنا جسکو منکر نفی کرتا ہی ہم اسکی مراد اسطرح سمجھتے
ہین کہ دعا مانگنے والا محتاج اور خدا کی درگاہ کا فقیر ہی دعا کرتا ہی خدا سے اور حاجت
مانگتا ہی اسکے فضل سے اور ایسے نیک بندے کی روحانیت کا وسیلہ پکڑتا ہی کہ خدا کے
نزدیک اسکی دعا قبول ہوا اور اسطرح کہتا ہی ای دوست خدا کے ای نیک بندے میری شفاعت
کر اور اپنے رب سے دعا مانگ تا میرا سوال عطا کرے اور میری حاجت روا فرما وے عطا کرنیوالا
مراد دینے والا وہی پاک پروردگار ہی اور نیک بندہ نبی یا ولی درمیان مین ایک وسیلہ
ہی قدرت والا وہی فاعل حقیقی ہی - اور اسی مقام پر یہہ بھی لکھا ہی کہ اولیاء اللہ نے
اسکی قدرت و سطوت مین خود کو فنا کر دیا نہ انکو خودی باقی رہی نہ خواہش نفسانی نہ قدرت
نہ تصرف دنیا کی زندگی مین بھی صفت فنا و توکل علی اللہ انکو حاصل تھا اور بعد مرنے کے بھی
قربیت خاص صفت ملائکہ باخلاص خدا کے فضل سے انکو ملی ہی اگر یہہ شرک ہی اور توجہ
الی غیر اللہ ہی جیسا کہ منکر کا اعتقاد ہی تو چاہئیے کہ دنیا مین بھی صالحین سے طلب دعا کرین
اور طلب دعا سلف سے آج تک برابر امر مستحب چلا آیا ہی اور امر دینی و استفادہ
یقینی ہی (ہان ایک فرقہ معتزلہ کے بارہ فرقون مین سے ہی کہ وہ لوگ بعد فرض نماز
کے ہاتھ اونچے کر کے خدا سے بھی دعا نہین مانگتے ہین پھر ولی اور صالحین سے انکو کیا حاجت
ہی) اگر کہین کہ دنیا مین جو حالات و کرامات صالحین کو حاصل تھے بعد موت کے معزول
ہوئے سو بھی غلط خیال ہی شرع مین کوئی دلیل منقول نہین - اگر کہین کہ اپنے اعمال کی

گرفتاری مین مشغول ہین انکو زایرین کے حال سے کچھ خبر نہین ہوتی سو بھی کلیہ نہین ہمیشہ انکو گرفتاری رہیگی ایسی کوئی دلیل نہین آئی ہی بلکہ فایدہ استمداد کا عام ہی بعض مجذوب ہین شب و روز شوق ذوق مین مستغرق اور مخلوق سے بے پروا رہتے ہین بعض سالکین ظاہر مین شریعت پر قایم مخلوق کی حاجت روائی ارشاد و تعلیم مین مشغول دین احمدی کے مددگار ہین اور باطن مین یاد الٰہی مین اوقات معمور اوراد وظایف جاری رکھتے ہین۔ کوئی جاہل مسلمان بھی ایسا اعتقاد نہین کرتا ہی کہ ولی اللہ کو بغیر خدا کے فضل وعطا سے خود بخود تصرف اور کرامت حاصل ہوگئی ہی بغیر خدا کی طرف رجوع کئے یہہ آپ ہمکو مراد دینگے تب شرک ہوگا اور افعال جہال بحث سے خارج ہی کبھی مسلمان ایسا نہین سمجھتا ہی۔ اور کرامات اولیا کی برحق ہی۔۔ اور یہہ بھی شرح مشکوٰۃ مین شیخ نے لکھا ہی اَلْمَرْوِيُّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الزِّيَارَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَلٰكِنْ لَيْسَ فِيْهَا النَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِمْدَادِ فَتَكُوْنُ الزِّيَارَةُ لِلْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ مَعًا عَلٰى تَفَاوُتِ حَالِ الزَّائِرِ وَالْمَزُوْرِ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْخِلَافَ اِنَّمَا هُوَ فِيْ غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّهُمْ اَحْيَاءٌ حَقِيْقَةً بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِالْاِتِّفَاقِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاِنَّمَا اَطْنَبْنَا الْكَلَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ رَغْمًا لِاَنْفِ الْمُنْكِرِيْنَ فَاِنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِيْ زَمَانِنَا شِرْذِمَةٌ يُنْكِرُوْنَ الْاِسْتِمْدَادَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ الَّذِيْنَ نُقِلُوْا مِنَ الدَّارِ الْفَانِيَةِ اِلَى الدَّارِ الْبَاقِيَةِ وَهُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ ۵ ترجمہ حدیثون مین روایتین زیارت قبور اور اموات کو سلام کرنا اور استغفار تلاوت قرآن دعا فاتحہ وغیرہ ثابت ہی مگر استمداد کی ممانعت نہین آئی ہی پھر مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون بابت زیارت قبور سے حاصل ہین زایر کی اور جسکی زیارت کرتا ہی اسکی تفاوت حالت پر اعتبار ہی۔ پھر جانو تم کہ غیر انبیا کے باب مین خلاف بعض فقہا نے کیا ہی اسلئے کہ انبیاء کی حیات حقیقتاً حیات دنیا کے مانند بلکہ اس سے قوی تر ہی بالاتفاق (اسی طرح

اولیا و صالحین کی حیات ہی کہ جب جسمانی قید سے چھوٹ کر ملائکہ روحانی کی صف مین ملے تو قرب و کرامات کی قوّت زیادہ انکو حاصل ہوگئی اور دنیا کے تصرف مین اور زایرین کے طرف توجہ کرنے مین کچھ خلل اور مانع نہین ہی) اس مقام مین طول کلام منکرون کی ناک توڑنے کے واسطے مرقوم ہوا کہ ہمارے زمانے مین ایک گروہ نکلا ہی جو اولیاؤن سے مدد مانگنے کو انکار کرتے ہین وہ پاک لوگ دار فانیہ سے نقل کرکے دار باقیہ کو گئے اور خدا کے نزدیک وہ زندہ اور فرحت مین ہین مولانا شاہ عبدالحق نے تکمیل الایمان فارسی مین لکھا ہی کہ امام حجۃ الاسلام محمد الغزالی نے فرمایا ہی آنکہ در حیات وی بوی توسل جویند بعد از موتش نیز توان جست و این سخن موافق دلیل است چہ بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث و اجماع ثابت است و متصرف در حیات و بعد از ممات روح است نہ بدن و متصرف حقیقی حق تعالی است اور یہہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت امام موسی کاظم اور امام علی موسی رضا اور شیخ معروف کرخی اور حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی قبرون مین زایرین حاجتمند کے حق مین دعا کرتے ہین اور جیسی حالت حیات مین انکی دعا مقبول تھی اسی طرح حالت ممات مین بلکہ زیادہ دعا انکی مقبول ہوتی ہی اور انکا تصرف برکات عالم دنیا مین جاری ہی خدا اعتقاد پاک اور یقین دیوے مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید سے استمداد ثابت کیا ہی اور اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ مین بیان کیا ہی بعینہ اسکی عبارت منقولہ یہہ ہی قولہ تعالی فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ یعنے قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور رات کی وہ جس چیز کو اکٹھا کرتی ہی اور چاند کی جب پیچھے آوے اور یہہ تینون چیزین یعنے شفق اور اندھیری رات اور روشن چاند نمونہ ہی تین حالتون کا کہ آدمی پر بعد موت کے گویا نمونہ ہی آفتاب زندگی کے غروب کا ظاہر ہوتا ہی ۔ اوّل جو حالت کہ بمجرد جدا ہونے روح کے بدن سے ہوگی اُس مین کچھ اثر

پہلی زندگانی کا اور الفت بدن کے تعلق کی اور اپنے جنس کے آشنا دوستون کی الفت
باقی رہیگی اور وہ وقت گویا برزخ ہی دنیا کی زندگانی اور استغراق قبر کے عالم مین
کہ کچھہ اِس طرف سے اور کچھہ اُس طرف سے علاقہ رکھتا ہی وہ وقت بعینہ مانند شفق
کے وقت کے ہی کہ ہنوز تصرفات مخلوقات کی اور آمد و شد انکی منقطع نہین ہوئی اور
جاندار سب بیدار اور دیکھتے بھالتے چلتے پھرتے ہین اور دن کے باقی رہے کامون مین
مشغول ہین اور یہہ حالت حالت ہی انکشاف کی اور جزای برزخ کی جو نیکیون سے اور
بدیون سے کیا تھا اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہی
اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان
کرتے ہین کہ ابھی ہم جیتے ہین اسی واسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہی
کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی
وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریادرس کا کرتا ہی اور صدقے
اور دعائین اور فاتحہ اس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک
سال تک علی الخصوص ایک چلے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی
کرتے ہین اور مردے کی روح بھی موت کے قریب کے دنون مین خواب مین اور عالم
مثال مین زندون سے ملاقات کرتی ہی اور اپنا احوال بیان کرتی ہی دوسری
وہ حالت ہی کہ بعد قطع ہونے دنیا کی زندگی کے علاقون کے بالکلیہ ظاہر ہوتی ہی اور
استغراق عظیم دیکھنے سے اُن کیفیتون کے جو دنیا مین کمایا تھا نیکی اور بدی سے اسکو
حاصل ہوتا ہی اور قوای مدرکہ اور متصرفہ اس عالم سے یکلخت ٹوٹ کر اس عالم کی
طرف متوجہ ہوجاتے ہین اور حس و حرکت معنوی اسکی اس جہان سے مطلقاً بیکار ہوجاتی
ہی اور یہہ حالت مانند رات کے اندھیرے کے ہی کہ بعد زایل ہونے شفق کے ہجوم کرتی
ہی اور لوگون کو خواب اور معطل ہوجانا حواس اور حرکتون کا لاحق ہوتا ہی اور مالوفات

ومکسوبات دن کے سے مطلقاً غافل ہوجاتا ہی لیکن وہ مالوفات اور مکسوبات ظاہر بدن سے انتقال کرکے باطن مین بدن کے جمع ہوتے ہین اور روح انکو رنگا رنگ صورتون مین مطالعہ کرتی ہی اور متلذذ و متالم ہوتی ہی یعنے خوش ہوتی ہی اچھائی کو دیکھکر اور رنجیدہ ہوتی ہی برائی کو دیکھکر اور یہہ حالت عام مردون کی ہی اور بعض خاص اولیا اللہ کہ جنکو حق تعالی نے محض اپنے بندون کی ہدایت اور ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ ہونے سے انکے استغراق مین کمال وسعت مدارک کے سبب سے کچھہ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہین کرتا اور ایسی لوگ باطنی کمالون کو انھی سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب اُن سے پوچھتے ہین اور انکے کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور انکا حال اس وقت مین اس مصرع کے مضمون پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ✤ تیسری وہ حالت ہی کہ بعد حشر و نشر کے ظاہر ہوگی اور وہ مانند چودھوین رات کے چاند کے ہی کہ پردے کو اندھیرے کے دور کرکے نیک و بد کو انکے طرح طرح کے اظہار سے جلوہ گر کریگی اور ہر شخص اپنے نفع اور ضرر کی چیزین اور دوست و دشمن اور زہر و تریاق مین امتیاز کرلیگا اور یہی حالت ہی اعمال نامون کے دینے کی اور نیک و بد عملون کی ظہور کی رنگا رنگ صورتون سے اور اعمالون کے تولنے سے اور نیکی و بدی کے حساب کی اور دوسرے بہت کامون کی۔ اور اس حالت کی انتہا ایک اور زندگانی ہی کہ اتم و اکمل اس جہان کی زندگانی سے ہی لیکن جو وہ زندگانی تغیر و تبدیل نہین رکھتی اور ایکسان ہمیشہ قایم دایم اور برقرار ہی اس سبب کوئی مثال اسکے واسطے نہین ہی فقط تین قسمون پر اکتفا فرمایا ہی اور ابن حجر مکی نے قلایدین فرمایا ہی امام ابو حنیفہ کی قبر شریف کے واسطے اِعلَم اَنَّہُ لَم یَزَل اَلعُلَمَاءُ وَذُوالحَاجَاتِ یَزُورُونَ قَبرَہُ وَیَتَوَسَّلُونَ عِندَہُ فِی قَضَاءِ حَوَائِجِہِم

رحمہم اللہ تعالی یعنے جانو تم کہ ہمیشہ علما اور حاجتمند زیارت کرتے ہین انکے قبر کی اور وسیلہ پکڑتے ہین انکو اپنی حاجت روائی کے واسطے ۔ ھذا آخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

استفتا ١٨

کیا فرماتے ہین علمای دین متین ومفتیان شرع مبین کہ مولود خوانی فقط ماہ ربیع الاول مین جایز ہی یا بارہ مہینے مین ہر وقت اور ہر جاے مین بھی جایز ہی اور بعض اشخاص اسکو بدعت کہتے ہین اور غنا کے طور سے اشعار پڑھنا اور سلام کے وقت دست بستہ ہو کر کھڑے رہنا منع کرتے ہین اور زمانہ صحابہ وتابعین مین یہہ رسم نہ تھا بعد کب سے ایجاد ہوا اسکا داخلہ کتابون کے حوالے سے لکھکر بھیجنا ہمارے لئے دستاویز ہوگا اور فقط عربی قصاید مدح واحوالات معجزات وولادت پڑھے جاوین یا فارسی ہندوستانی مدحیات باآواز بلند پڑھنا اور الحان کے ساتھ ادا کرنا بھی شرع مین جایز ہی ان سب باتون کا خلاصہ مرقوم فرمانا خدا تعالی آپ کو دوجہان مین جزای خیر دیوے آمین

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب اما بعد سب دیندار مسلمان اہل سنت وجماعت کو معلوم ہووے کہ مولود خوانی حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر روز یا ہر مہینے مین یا ہر مکان مین کرنا جایز ہی اور آنحضرت کے فضایل وشمایل بیان ہونا اور احوال ولادت ومعجزات وقصاید مدحیات باآواز بلند خوش الحان سے پڑھنا عربی فارسی ہندوستانی سندھی جو اپنے ملک کی زبان ہووے اور اہل مجلس مسلمانون کی سمجھنے مین آدے اور ذکر خیر نظم ونثر مین اظہار کرنا یہہ سب جایز ومستحب ہی بلکہ موجب ثواب جمیل واجر جزیل وباعث شفاعت کونین ونجات دارین ہی ہر ایک مسلمان کو آنحضرت کا ذکر خیر پڑھنا وسننا واجب ہی کیونکہ محبت آنحضرت کی فرض عین ہی اور ایمانداری کی نشانی ہی خلاصہ ان امورات کا بہ تفصیل ذیل چند دلایل شرعیہ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہی

تا اسکے پڑھنے اور سمجھنے سے مدعا دوجہان کا حاصل ہووے دلیل اوّل قولہ تعالی
اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے تم تابعداری کرو
اللہ کی اور تابعداری کرو رسول اللہ کی اور جو تم مین سے صاحب امر ہین انکی بھی تابعداری
کرو یعنے صاحب حکم ظاہر اسلاطین اسلامیہ ہین اور باطنا اولیا اللہ ہین وحقیقتا علمائے
دین ہین کہ خدا ورسول کا حکم تم کو بتلاتے ہین اور ثواب وعذاب حلال وحرام مباح ومکروہ
کا طریقہ امتیاز سکھاتے ہین انکی تابعداری فرض ہے اسی طرح مان باپ کی مرشد و
استاد کی تابعداری دین کے کامون مین بجان ودل بجا لانا فرض ہے یہان سے ثابت ہوا
کہ ذکر اور احوال آنحضرت کا پڑھنے اور سننے سے محبّت اور تابعداری دل مین پیدا ہوتی ہے
اور بحکم مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے تابعداری وفرمانبرداری پیغمبر کی
کیا اسنے فرمانبرداری خدا کی کیا اور جسنے فرمانبرداری خدا کی کیا وہ ایماندار ہے دوجہان
کی مراد کو پایا دلیل دویم قولہ تعالی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے کہو ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم لوگون کو کہ اگر تم محبّت اللہ کی
کرتے ہو تو میری تابعداری کرو تاحق تعالی تم کو دوست رکھیگا رسول اللہ کی ثنا وصفت
سننے سے مسلمانون کے دلون مین آپکی محبّت پیدا ہوتی ہے اور محبّت کے سبب سے
پیروی فرمانبرداری کرنے کی توفیق ملیگی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے مَنْ اَحَبَّ
شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنے جسکی محبت کوئی شخص دل مین رکھتا ہے تو اکثر اسی کا ذکر
کرتا ہے اور سنتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے
آدمی اسی کے ساتھ رہیگا اٹھیگا جسکی وہ محبت کرتا ہے۔ یہان سے معلوم ہوا کہ جو
دیندار مسلمان محبت رسول مقبول کی رکھتا ہے ہمیشہ انکی ثنا وصفت پسند کرتا ہے اسکو
پڑھتا ہے سنتا ہے اور اپنی محبت روز بروز بڑھاتا ہے تا روز حشر مین حضرت کے
حضور مین پہنچتا ہے اور نعمت شفاعت سے سرافراز ہوتا ہے مولانا جامی فرماتے ہین

ابیات

ابیات نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✽ بسا کین دولت از گفتار خیزد ✽ بدیدن میل افتاد از شنیدن ✽ بلی باشد شنیدن تخم دیدن ✽ دلیل سیّوم مولد سرور عالم کی خوشی کرنا مال حلال اس کام مین خرج کرنا بدعت حسنہ ہی اور تمام علما و عرفا کا معمول ہی کتاب فصل الخطاب مین مولانا سید محی الدّین ویلوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی شیخ ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ نعمۃ الکبریٰ مین مرقوم فرمایا ہی اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ مِنَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ الَّتِيْ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِيَّتِهَا لٰكِنَّهَا بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ لِمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ الْكَثِيْرِ لِلْفُقَرَاءِ وَمِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاِكْثَارِ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَحَبَّةِ وَاِغَاظَةِ اَهْلِ الزَّيْغِ وَالْعِنَادِ مِنَ الزَّنَادِقَةِ وَالْمُلْحِدِيْنَ وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ لَمَّا ظَهَرَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَزَلْ اَهْلُ الْاَقْطَارِ فِيْ سَائِرِ الْمُدُنِ وَالْاَمْصَارِ يَحْتَفِلُوْنَ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِيْ شَهْرِهٖ اَيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فِيْ وَلَائِمِ مُشْتَمِلَةٍ عَلٰى كَثْرَةِ الْمَطَاعِمِ وَالْاِحْسَانِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ مَعَ الْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ مَوْلِدِهٖ وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ مِنْ كَرَامَاتِهٖ وَكَثِيْرٍ مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِهٖ شرح کتاب نعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم مین شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہی جانو تم کہ تحقیق عمل مولد کا بدعت ہی اسلیے کہ قرون ثلاثہ یعنے زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین مین کسی ایک اہل سلف سے منقول نہین ہوا اور وہ تین قرون کے خیر ہونے کی شاہدی نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی اسمین فقیرون پر بڑا احسان ہوتا ہی قراءت قرآن کثرت ذکر درود و سلام آنحضرت پر اور اظہار فرحت و سرور آپکی ولادت سے اور محبت انکی ظاہر ہوتی ہی اور ملحد و زندیق اور آنحضرت ؐ کے دشمن حاسد غصہ کھاتے ہین اسی واسطے جب قرون ثلاثہ کے

بعد یہہ عمل مولد شریف کا حرمین شریفین سے تمام مسلمانون کے شہرون اور ملکون
مین عرب و عجم و ہند و سندھ مین مروج ہوگیا کہ ربیع الاوّل کے مہینے مین ضیافت طعام
مہیا کرتے ہین خیرات واحسان کے امور بجالاتے ہین قراءت آیات قرآن و ذکر خیر
مولد شریف آنحضرت کی ثنا و صفت کے قصیدے اور معجزے جو میلاد کی شب کو ظاہر
ہوئے اسکا بیان کرتے ہین اور احسان و شکر خدا کہ رحمۃ العالمین کو ہماری ہدایت کے
اور رہنمائی کے واسطے پیدا کیا اور اسکی خوشی اظہار کرتے ہین کہ رضامندی خدا و رسول
کی محبت کے ساتھہ ظاہر ہووے - امام ابن الجزری نے فرمایا کہ نصارا معمولاً اپنے پیغمبر کے
پیدایش کے روز کو ہرسال عید کرتے ہین تو اہل اسلام حقدار زیادہ ہین کہ پیغمبر کافۂ انام
کی میلاد کی خوشی ظاہر کرین - محقق ابوزرعہ عراقی سے پوچھا تھا کہ عمل مولد مستحب ہے یا مکروہ
آپنے جواب دیا کہ کھانا پکوا کر مساکین و اقربا و احبا کو کھلانا مستحب ہے ہر وقت مین اور
ربیع الاوّل کے مہینے مین نور نبوت خیرالانام کے پیدا ہونے کی خوشی اسکے ساتھہ ملائی جاوے
تو اولی تر ہو اور سلف صالحین مین سے کسی نے اسکو بدعت مکروہ نہین کہا بہت ایسے
بدعت مستحسنہ اور واجبہ ہین کہ ثواب حاصل ہونے کے واسطے کرتے ہین دلیل چہارم
روایت ہے کہ جب ابولہب گذر گیا آنحضرت علیہ السلام کی پھوپھی نے اسکو خواب
مین دیکھا پوچھا کیا حال ہے بولا دوزخ مین جلتا ہون لیکن دوشنبہ کے روز عذاب
تخفیف پاتا ہے اور سیدھے ہاتھہ کی انگلیان جب چوستا ہون تو سرد شربت کا مزہ
آتا ہے کہ مین نے رسول اللہ پر ایمان نہ لایا مگر انکی مولد کی خبر سنکر خوش ہوا تھا اور میری
کنیزک ثویبہ نے پہلے یہہ خبر مجھکو سنائی اسکو آزاد کر دیا تھا اور سیدھے ہاتھہ سے
اشارہ کیا تھا اس سبب اتنا ثواب و آرام ملتا ہے - امام ابن الجزری فرماتے ہین کہ جب
کافر کو جسکی بدی قرآن مین نازل ہوئی آنحضرت کے مولد کی خوشی کرنے کے سبب اتنا تخفیف
عذاب ہوگیا تو پھر مسلمان اگر حضرت کے مولد کی خوشی کرے اپنا مال جو انسان کو نہایت

محبوب ہی حضرت کے نام پر خرچ کرے کتنا بڑا ثواب یقینی پیگا مین قسم کھاتا ہون کہ وہ بیشک جنّت مین داخل ہوگا - مولانا حافظ احادیث نبوی شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد مین مرقوم فرمایا ہی اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ الَّذِیْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مَا وَقَعَ مِنْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَاكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِيْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے تحقیق عمل مولد کا جو مجلس مین لوگ جمع ہوتے ہین قرآن شریف پڑھتے ہین جتنا ہو سکے اور احادیث وارده آنحضرت کی ولادت کی شروع سے جو واقعات معجزات گذرے ہین بیان انکا ظاہر کرتے ہین بعد دستر خوان بچھتا ہی کھانا کھا کر چلے جاتے ہین اور کچھہ زیادتی نہین کرتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہی کرنے والا اسکا ثواب پاتا ہی کیونکہ اسمین تعظیم اور شان جلالت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہی اور اظہار فرح و سرور حضرت کی مولد کا بیان ہی - اکثر علمای حرمین شریفین روم شام عرب وعجم نے مولد کی کتابین نظم و نثر مین تصنیف و تالیف کئے ہین ہر زمانے کے اقالیم کے مسلمان اسکو بڑی خوشی اور شوق سے پڑھتے ہین کوئی مجتہدین علمای ربانی نے اسکا انکار نہین کیا اور بحکم تَعَامُلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ یعنے عمل کرنا مسلمانون کا بغیر انکار حجّت شرعیہ سے ثابت ہی دلیل پنجم قرون ثلاثہ کے بعد شہر موصل مین ابتداءً اعظم العلما شیخ عمر ابن شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس مولودخوانی کی آغاز کی ہی اور سلطان ابن الملک المظفر ابوسعید کوکری بن زین الدین علی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑا عالم عادل بادشاہ تھا ربیع الاوّل کے مہینے مین مجلس مولد شریف ہرسال کرتا تھا اطراف دیار وامصار سے

علما و مشائخ جمع ہوتے میلاد کا حال اور وقصاید نعتیہ مجلس مین پڑھتے بارہ روز تک
ربیع الاوّل کے ہجوم رہتا کھانا کپڑا اور نقد دینار سبھون کو وہ سخی بادشاہ دیتا تھا سبط
الجوزی نے کتاب مراۃ الزمان مین لکھا ہے کہ اس میلاد کی ضیافت کا حال ایک معتبر
راوی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ پانچ ہزار گوسفند دس ہزار مرغ سو ہزار خوان طعام اور
تیس ہزار خوان حلوا ہمیشہ ملک المظفر ابو سعید کے مہمان خانے مین خرچ ہوتے تھے
دلیل ششم کتاب سفینۃ النجات تصنیف مولوی اسلمیؒ چھاپ مدراس کے صفحہ ۹۹ مین
ابو شامہؒ کی روایت فارسی عبارت مین منقول ہے نیک ترین بدعتہا است در زمان
ما کردن صدقات و معروف و اظہار زینت و سرور در ہر سال بروز مولد شریف
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرا کہ درین فعل باوجود آنکہ متضمن باحسان و نفع فقرا
و مساکین بود اشعاری است بہ محبت و تعظیم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم در دل فاعل
آن و شکر خدا تعالیٰ برین نعمت عظمیٰ کہ ایجاد وی تعالیٰ است چنین رسول اکرم را وارسال
او برحمت عالمیان و اکمال دین و اتمام نعمت ظاہرہ و باطنہ و برین قیاس توان کرد
فواتح جمیع کبار دین از صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علما و عرفای کاملین بخواندن
قرآن و درود شریف و اطعام فقرا و مساکین را و دادن لباس و نقد کہ مستحسن بود
و مشعر بر دوستی و تعظیم ایشان باشد از جہت بودن ایشان از کبار دین و دوستان
خدا انتہیٰ دلیل ہفتم گلزار ہدایت مفتی صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام نووی سے
روایت نقل کی ہے کہ ہمارے زمانے مین بہت نیک بدعت نکلی ہے کہ ہر سال جب نبی صلّی اللہ
علیہ وسلّم کی ولادت کا روز آتا ہے فقرا کو صدقہ دیتے ہین نیک کام خیرات کے بجا لاتے
ہین زینت اور خوشی ظاہر کرتے ہین اسمین فقرا پر احسان ہوتا ہے اور نبی صلّی اللہ علیہ
وسلّم کی محبت اور تعظیم و جلالت شان اس خوشی کرنے والے کے دل مین ہے اسکی علامت
ظاہر ہوتی ہے بحکم حُبُّ القَلْبِ یَظْهَرُ بِالْیَدِ یعنے دل کی محبت ہاتھ سے دینے لینے مین

ظاہر ہوتی ہی اور ایسے رسول کریم کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا ہی اسکی شکر گذاری بھی عیان ہوتی ہی جب حضرت بی بی آمنہ کے وضع حمل کا بیان ہوتا ہی سلام پڑھا جاتا ہی اسوقت سب اہل محفل تعظیما دست بستہ کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہی شیخ نور الدین علی شبر الملسی نے روایت کی ہی کہ شیخ الاسلام حافظ تقی الدین سبکی الشافعی کے درس کی مجلس مین ایک روز اکثر علما ی فضلا حاضر تھے وہان کسی نے ابو ذکریا یحیی بن یوسف کے نعتیہ قصیدے کی یہہ تین بیتین پڑھین سب حضار مجلس تعظیما اٹھہ کھڑے ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام بھی کھڑے ہوگئے اور انھون کا کھڑا ہونا اس فعل کے مستحب ہونے پر دلیل قوی ہی

ابیات قصیدہ نعتیہ

قَلِيلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ	عَلٰى فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ اَحْسَنِ مَنْ كَتَبَ
وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ	قِيَامًا صُفُوفًا اَوْ جِثِيًّا عَلَى الرُّكَبِ
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِيمًا لَهُ كَتَبَ اِسْمَهُ	عَلٰى عَرْشِهِ يَا رُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَبِ

ترجمہ مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف روپے کی تختی پر زر سے لکھین بہت خوشخط تو بھی کم ہی اگر انکے نام مبارک سننے سے تمام اشراف لوگ تعظیما صفین باندھکر کھڑے ہوجاوین یا دو زانو ادب سے ہو بیٹھین تو کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ نے انکا نام مبارک اپنے عرش بلند پر تعظیما اپنے نام کے برابر لکھا ہی یہہ کتنا بلند رتبہ ہی　دلیل ہشتم فاتحہ اور ختم کے وقت سلام وقیام کے باب مین سیرۃ الحلبی مین علی بن برہان الدین نے لکھا ہی قَدْ جَرَتْ عَادَةُ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ اِذَا سَمِعُوا بِذِكْرِ وَضْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُومُوا تَعْظِيمًا لَهُ وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ - یعنے اکثر لوگ آنحضرت کے تولد کا ذکر سنتے ہین تعظیما کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہی - وَقَالَ سَيِّدُ جَعْفَرِ الْبَرْزَنْجِي الْمَدَنِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي رِسَالَةِ الْمَوْلِدِ وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ وَ

دِرَايَةٍ فَطُوبىٰ لِمَنْ كَانَ تَعْظِيمُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاهُ
ترجمہ اور تحقیق بہتر جانا کھڑا ہونا اماماں روایت وصاحبان درایت نے جس وقت کہ حضرت کے مولد شریف اور پیدا ہونے کی روایت سلام کے وقت بہی جاتی ہے خوشحالی ہے اس شخص کے واسطے کہ تعظیم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نہایت مقصود اسکا ہووے تمام علمای صالحین حرمین شریفین کے اتفاق رکہتے ہین اور بے تکلف سلام کے وقت کھڑے ہوتے ہین بلکہ تمام عرب وعجم ہند وسند مین خاص وعام مسلمین انکی پیروی کرتے ہین کتاب تصحیح المسایل اور میلاد نامہ مین ثابت کیا ہے کہ مولانا شیخ عبد الحق دہلوی ومولانا شاہ ولی اللہ محدث اور مولانا شاہ عبد العزیز ومولانا شاہ سلامۃ اللہ رحمہم اللہ اور تمام علمای متاخرین سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہوتے تھے جس مسلمان کو آپکی محبت اور تعظیم کا اعتقاد ہے اس عمل کو بجالانا موجب نجات سمجھتا ہے اور منکر فیض حب سے محروم رہتا ہے

استفتا ۱۹

سوال دہلی کے ایک مولوی صاحب مسمّیٰ عبد الرحمن ہمارے شہر نذر بار ضلع خاندیس مین تشریف لائے ہین اور خود کو تلمیذ مولانا شاہ عبد العزیز مشہور کر کے سلسلہ وعظ وپیری مریدی کا چند روز سے جاری کیا ہے مولد شریف کے قیام وسلام کو خصوصًا دست بستہ کھڑے رہنے کو مذموم بدعت کہتے ہین اور ایسا بھی فرماتے ہین کہ ارواح مطہّر ایسی محفل مین حاضر ہوتی ہے یہہ اعتقاد شرک ہے کسی عالم سے کوئی کتاب مین ایسی روایت منقول نہین ہے ہم لوگون نے یہہ بات پیر ومرشد سید اسد اللہ پیرزادے سے جو اولاد مین حضرت شاہ یسین غریب النواز نذر باری کے ہین ایسا سنا تھا اگر کوئی سند کہین کتاب مین آپ کی نظر سے گذری ہو تو ضرور استفتا کے جواب مین لکھنا جزاکم اللہ خیرا فی الدین والدنیا والآخرہ بجاہ سید المرسلین آمین ؂

الجواب یہہ سوال مسلمان کے اعتقاد اور محبت قلبی کے باب مین ہے سچ کہا

کسی کتاب میں نہیں پایا ہرچند بہت تلاش کرتا رہا لیکن ابھی ایک کتاب بنام تلبیسات صولعق مطبع الٰہی واقع آگرہ کی چھپی ہوئی دیکھنے میں آئی اسمیں خود مولانا شاہ ولی اللہ رح کی تصنیف فیوض الحرمین کی عبارت منقول ہے۔ كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ مُعْجِزَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهِ وَمَشَاهِدِهِ قَبْلَ بَعْثَتِهِ فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَ ذٰلِكَ فَتَاَمَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمُشَاهَدَةِ وَبِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَاَيْتُ تَخَالُطَ اَنْوَارِ الْمَلَائِكَةِ اَنْوَارَ الرَّحْمَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ۔ ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ تھا میں مکہ معظمہ میں بیچ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ولادت آنحضرت کے اور آدمی درود شریف پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ذکر کرتے تھے نشانیاں معجزے پیغمبری آنحضرت کے جو ولادت کے وقت ظاہر ہوئیں تھیں پس دیکھا میں نے بہت نوروں کو یکایک چمکے تھے نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے انکو بصر جسم سے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے ساتھ بصر روح کے فقط اللہ خوب جانتا ہے کہ کیونکر تھا حال درمیان اسکے اور اسکے پس سوچا میں نے ان نوروں کو پس پایا میں نے ان نوروں کو جانب فرشتوں سے جو مقرر ہیں مانند ان مکانات اور مانند ان مجالس کے لئے اور دیکھا میں نے کہ ملتے ہوئے ہیں انوار فرشتوں کے انوار رحمت سے الیٰ آخرہ ۔

اور کتاب انتباہ میں شاہ عبد الرحیم محدث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد اور استاد اور مرشد سے روایت کی ہے اَخْبَرَنِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ اَصْنَعُ فِيْ اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفْتَحْ لِيْ فِيْ سَنَةٍ شَيْءٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهٗ بَيْنَ النَّاسِ

فَرَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْحِمَّصُ بَشَّاشًا اِلٰى اٰخِرِہٖ
ترجمہ مجھے خبر دی ہے میرے مرشد والد نے ایسا کہا کہ میں ہمیشہ مولد شریف کے دنوں
میں نیاز کا کھانا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فاتحہ کے واسطے کیا کرتا تھا ایک برس کچھ فتوح
میسّر نہوا مجکو اور نہ پایا میں نے مگر نخود بریان پس تقسیم کیا میں نے اسکو آدمیوں میں
پس دیکھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نہایت بشاشت کے
ساتھ اور آپ کے حضور میں وہ نخود بریان حاضر تھے الی آخرہ ۔ اور ایسا ہی کتاب
انفاس العارفین فارسی میں لکھا ہے درواقعات والد خود کہ میفرمودند در ایام وفات
حضرت رسالت پناہ چیزی فتوح نشد کہ نیاز آنحضرت طعامی پختہ شود قدری نخود
بریان وقند سیاہ نیاز کردم شب درواقعہ دیدم کہ انواع طعام بحضور آنحضرت عرضہ
میدارند و درانمیان آن نخود وقند سیاہ نیز معروض داشتند بہ نہایت ابتہاج
وبشاشت اقبال فرمودند وچیزی ازان تناول کردند وباقی در اصحاب قسمت نمودند
شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنتہ میں یہ نقل کیا ہے امام ابن جزری مصنّف
حصن حصین سے لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ
وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَشْتَغِلُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ
وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اِلٰى اٰخِرِہٖ ترجمہ ہمیشہ سے اہل اسلام
محفلیں کرتے ہیں ماہ مولد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم میں اور تصدّق کرتے ہیں
راتوں میں اسکے ساتھ انواع صدقات کے اور ظاہر کرتے ہیں خوشی کو اور زیادہ
کرتے ہیں امور نیک کو اور اہتمام کرتے ہیں مولد بزرگ کے پڑھنے میں اور ظاہر ہوتا ہے
اوپر اسکی برکات سے فضل بڑا الی آخرہ ۔ کتاب سیرت شامی میں حافظ ابن حجر
عسقلانی سے نقل کیا ہے اور اصل مولد شریف کو ثابت فرمایا ہے قَالَ قَدْ ظَهَرَ لِيْ

فِي تَخْرِيجِهِ عَلَى أَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ أَغْرَقَ اللّٰهُ فِيهِ فِرْعَوْنَ وَنَجَّى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَحْنُ نَصُومُهُ شُكْرًا فَقَالَ أَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ ذٰلِكَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى مَا مَنَّ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ إِسْدَاءِ نِعْمَةِ اللّٰهِ أَوْ دَفْعِ نَقْمَتِهِ وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِي نَظِيرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالَى يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُودِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَ أَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوزِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ ترجمہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے کہ اصل اسکی ظاہر ہوئی مجھکو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے مدینے مین پس پایا یہود کو کہ دن عاشورا کے روزہ رکھتے تھے پس سوال کیا انسے کہا انھون نے کہ یہہ وہ دن ہے جس مین حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نجات ہوئی اور فرعون کو خدا نے غرق کیا تھا پس ہم روزہ رکھتے ہین خدا کی شکرگذاری کا پس کہا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم احق زیادہ ہین ساتھ حضرت موسیٰ کے تم سے اور اس دن روزہ رکھا آپ نے اور حکم کیا روزہ رکھنے کو پس سمجھا گیا کہ یہہ کام اللہ تعالیٰ کی شکرگذاری کے واسطے عمل مین آیا جو اس دن معین مین شر کو دفع کیا اور نعمت کو بھیجا اور جب دور کرکے پھر کر وہی دن آوے تو اسکو نظیر یادگاری کا شکر ہر سال بجا لایا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی شکرگذاری انواع عبادات سے ادا کی جاتی ہے سجدہ روزہ خیرات تلاوۃ ثواب وہ کفر کا شر دور ہوا اور میلاد رحمت عالم پیدا ہوا اس سے بڑی زیادہ تر نعمت کون سی ہوگی جو اس روز خدا نے رحمۃ للعالمین کو پیدا کیا اس امر کی خوشی شکرگذاری جتنی ہوسکے بجا ہے **فائدہ** مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی والد مولانا شاہ عبدالعزیز کے

اور فرزند و خلیفہ ہیں شاہ عبدالرحیم کے انھون نے ارواح مطہر مولد شریف کی مجلس مین
آتے ہوئے دیکھا اور نور فرشتون کا انوار رحمت سے ملا ہوا پایا باوجود اسکے اُنکے خاندان
کے منتسبین اور تلمیذ و مرید جو منکر ہیں بانی عقاید باطلہ وہابیہ کے ہین اس لئے فیض ارواح
مطہر سے محروم ہین - اکثر علمائی محدثین کاملین نے اپنی دارین کی سعادت جانکر آنحضرت
کی مولد شریف کی کتابین تصنیف کئے ہین اور حضرت کے شمایل مبارک و سوانح عمری و
معجزات شب ولادت مفصّل و مجمل لکھکر یادگار دنیا مین چھوڑ گئے چنانچہ کتاب کشف الظنون
سے تبرکاً چند نام انکے لکھے جاتے ہین شیخ عمر بن احمد محدث موصلی نے شیخ ابراہیم فقیہ
دمیاطی کی بشارت سے ملک مظفر صاحب اربل کی مجلس مولد مین اولاً پڑھنے کے واسطے
تصنیف کیا - الانوار فی مولد نبی المختار مصنف احمد بن عبد اللہ البکری - الدر المنظم
فی مولد نبی الاعظم مصنف علامہ ابو القاسم بن عثمان اللولوئی - المورد الروی فی مولد النبی
مصنف ملا علی قاری صاحب المرقاۃ - نفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ مصنف مجد الدین
فیروز آبادی صاحب قاموس - المورد الصادی فی مولد الھادی شمس الدین دمشقی
موعد الکرام فی مولد النبی علیہ السلام سلیمان البرسوی - جامع الاٰثار فی مولد
نبی المختار حافظ ناصر الدین دمشقی فی مجلدین - مولد جوھر الکرام زین الدین عراقی -
مولد خیر الانام علامہ السخاوی محدث عرف التعریف فی مولد الشریف امام ابن الجزری
صاحب حصن حصین - المورد الروحانی شیخ شمس الدین المدنی - مولد البرزنجی -
سید جعفر المدنی - مولود شرف الانام - مولد طاہریہ - مولد رؤف احمد -
الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات - سرور المحزون - جلاء القلوب
علاوہ سیر و تواریخ کی سیکڑون کتابین عربی فارسی آنحضرت کی ثنا و صفت مین موجود
ہین اللھم صلّ وسلّم وبارک علی محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ؁

سوال زیارت موئی مبارک سرورعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سال مین ایکبار جایز ہے یا بدعت ہی یا مکروہ ہے یا تعظیم لغیر اللہ ہے بیان فرما وین ۔

الجواب زیارت موئی شریف سرورعالم کی اور زیارت آپکے آبار واثار ومساجد کی مستحب ہے ہر وقت بدعت مکروہ نہین اعتقاد محبت قلبی کا ہی صحابہ کے زمانے سے ثابت ہی مولانا مخدوم ہاشم سندی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب مین لکھاہی اور مولانا رحمت اللہ سندی اور ملا علی قاری مکی کی عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کیاہی کہ زیارت مساجد وآبار وآثار جو آنحضرت کی طرف منسوب ہین علمائی ائمہ اربعہ نے مستحب لکھاہی خواہ وہ اثار متبرکہ عین ہون یا اسکی جہت سے ہون ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ جب مدینہ شریف سے مکہ معظمہ کو آتے تھے راہ مین جہان جہان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نزول کیا نماز پڑھے بیٹھے آرام فرمائے تھے وہان وہان حضرت عمر اترتے نماز پڑھتے بیٹھتے اور اس مقام کو متبرک سمجھکر اسکی تعظیم کرتے تھے ۔ قاضی عیاض نے شفا مین لکھاہی کہ تعظیم وتکریم کرنا آنحضرت کے تمام چیزون کی اور اجزا کی اور اماکن کی اور جس جگہہ آپ بیٹھے ہین اسجگہہ کی یا جس شئی کو آپ کا ہاتھ لگاہی اس شئی کی مستحب ہے برابر ہے کہ صحیح وثابت ہو یا لوگون مین مشہور بغیر صحت ونقل کے ہو ۔ شیخ عبد الحق دہلوی نے توربشتی سے شرح سفر السعادت مین نقل کیاہی کہ جب آنحضرت نے آخری حج کیاہی اور حلق راس کرکے بالون کو اصحاب واحباب مین تقسیم فرمایاہی وہ تبرک موئی شریف کا آجتک دنیا مین باقی ہے حضرت نے اپنی یادداشت رکھنے کو ایسا کیا تھا گویا اشارہ تھا کہ اب اجل وقضا قریب ہی اور برکت صحبت منقطع ہوگی ۔ اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین تقسیم اشعار واظفار کے باب مین لکھاہی کہ بہر یک از اصحاب یک تارہ موی یا دو تارہ موی رسیدہ بود گویا شاعر باین قصہ اشارت کردہ است **بیت**

مرا از زلف تو موئی بسند است ٭ فضولی میکنم بوئی بسند است ٭ اسی طرح آپ نے ناخن بھی اتار کر تقسیم فرمائے ہین اور یہہ برکت امت مین آج تک باقی ہے انتہی۔ سفینۃ النجاۃ مین مولوی اسلمی رحمۃ اللہ علیہ نے صفحہ ۴۲ مین لکھا ہے کہ موی شریف سرور کائنات کے واجب التعظیم ہین اگرچہ ثبوت اسکا یقینی نہ ہووے کیونکہ جب تعظیم کل کی واجب ہوئی تو اسکے جز کی بھی تعظیم ویسی واجب ہے مگر تعظیم بتون کی پنجون کی گھوڑے کے نعل کی نشان کی کرنا منع ہے بعضون نے کفر لکھا ہے اِن چیزون کی تعظیم کو حضرت کے موئے مبارک پر قیاس کرنا بیجا ہے انتہی۔ اِن روایتون سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کی موی مبارک و ناخن و لباس پیراہن وغیرہ واجب التعظیم ہین بلکہ مستحب لکھا ہے افراط و تفریط عوام کی دیکھا جاہئے حضرت کے قبر شریف کی تعظیم کو گور پرستی کہتے ہین حالانکہ عبادت خدی چیز ہے اور تعظیم خدی چیز ہے بحکم وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ یعنے جو کوئی تعظیم کرے شعایر خدا کی پس یہہ تعظیم دلون کا تقوی ہے اسلئے متاخرین علما نے قرآن شریف کی تعظیم کو قیام کو بھی مستحب لکھا ہے اسکی طرف پاون یا پیٹھ کرنے کو منع کیا چنانچہ امام سیوطی نے یہی حکم کیا ہے اور قیام کرنا ذکر مولد شریف مین سلام کے وقت مستحسن کہا اور صراط المستقیم کے باب اول مین جو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب کے اوصاف مین لکھی ہے اسکی فارسی عبارت ملخصًا یہہ ہے از عمدہ اسباب طریق نبوت حُبّ منعم و تعظیم اوست و ترجیح جانب او بر ما سواء او وغیرہاست واز فروع حب منعم ست تعظیم شعایر او یعنے امور یکہ بآن مناسبتی خاص میدارد بحیثیتی کہ ذہن کسی کہ واقف بآن مناسبت باشد ازان امور بآن منعم انتقال میکند مثل تعظیم نام او و کلام او و لباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او و مسکن او چنانچہ بر کسی کہ چون تعظیم شعایر منعم بکمال میرسد باعث تعظیم ہر چیزی کہ موید حُبّ و مروج شکر او باشد میگردد انتہی جب تعظیم شعایر و متعلقات منعم کا ایسا حکم ہے تو تعظیم جزو سرور عالم اور انکے موی شریف

و روضۂ منوّرہ و غلاف متبرکہ کا کیا اکرام کرنا چاہئے اسی طرح آنحضرت کے تبرکات موی شریف و قدم شریف شہر دہلی مین اور موی مبارک شہر برہانپور و احمد آباد و بیجاپور و لاہور و کاشمیر مین سیکڑون برس سے موجود ہین اور تمام علما و مشائخین وہان کے سالہا سال سے اسکی تعظیم و تکریم محبت و اعتقاد سے بجالائے اور بجا لاتے ہین - کتاب حرز معظم مین صحیح بخاری سے نقل کیا ہے کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیرہن مبارک کا پارچہ تھا وہ اسکو غسل دیتے اور بیمارون کو اسکا پانی مغسولہ پلاتے شفا ہوجاتی تھی - بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی برموک کی لڑائی مین گم ہوگئی بڑی تلاش کرنے کے بعد پائی تب خالد خوش ہوئے اور فرمائے کہ عمرہ کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور حجامت بنوائی لوگون نے دوڑکر جوانب کے بال لے لئے مین نے پیشانی کے طرف کے بال لئے انکو اس ٹوپی کے اندر رسیکر سر پر رکھا جب کسی لڑائی مین جاتا ہون اسکی برکت سے فتحیاب ہوتا ہون - اور تابوت سکینہ کے احوال مین مفسّرین نے لکھا ہے کہ اسمین اگلے پیغمبرون کی نشانیان تبرکات کی ہین وہ ایک صندوق ہے اسمین موسیٰ و ہارون علیہما السّلام کی نشانی مثل عصا و کفش و کلیم و لباس کی قسم سے وغیرہ کچھ اشیا ہین بنی اسرائیل لڑائی اور محاربہ کے وقت اسکو ساتھ لشکر کے رکھتے تھے اور اسکی برکت سے فتح پاتے تھے بعضون نے اسکی تعظیم مین شک لایا بے ادبی کئے خدا کا غضب نازل ہوا ہلاک ہوگئے اور وہ تابوت سکینہ کو فرشتون نے اُٹھا لیگئے جیسا جسکا اعتقاد اخلاص دل محبت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اولیاؤن کے ساتھ ہے ویسا وہ محبت کی برکت سے اپنا مقصد پاتا ہے اللّٰہمّ صلّ علیٰ حبیبك و نبیّك محمدٍ النبی الرّحمۃ وعلیٰ الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتك یا ارحم الرّاحمین ؕ

استفتا ۲۱

سوال اس زمانے مین بعض لوگون نے تقلید ایمہ اربعہ کی چھوڑ دی ہے اور غیر مقلد ہوکر

مقلدین ائمہ اربعہ پر طعن کرتے ہین اور خود کو مجتہد مذہب کا جانتے ہین کبھی آمین و بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہین کبھی آہستہ کہتے ہین کبھی پاؤں سر کا مسح کرتے ہین کبھی فقط تین بال پیشانی کے بھگاتے ہین کبھی فصد لیکر خون جاری ہونے سے وضو شکستہ نہین ہوا ایسا کہکر نماز پڑھتے ہین تو سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے نہین پڑھتے حالانکہ یہہ تلفیق ہوئی کوئی ایک مذہب کے موجب نماز درست نہین ہوئی یہہ نہ حنفی مذہب مین ہوئی نہ شافعی مذہب مین ہوئی مذبذب ہوگئی اور ہمارا محمدیہ مذہب ہی ایسا دعوی کرتے ہین ہمارے بھائی مقلدین حنفیہ انکے پیچھے نماز نہین پڑھتے مسجد مین فساد ہوتا ہی سرکار دربار تک کبھی کبھی نوبت پہنچتی ہی اسلیئے آپ سے عرض یہہ ہی کہ مجتہد اور مقلد مین کیا فرق ہی اور اس زمانے مین کوئی مجتہد بنکر نیا پانچوان مذہب نکال سکتا ہی یا نہین اور شرط مجتہد کی کیا ہین مفصل بیان فرماوین جزاکم اللہ تعالی فی الدارین

الجواب جنھون نے تقلید ایمہ اربعہ کی چھوڑ دی وے گمراہ ہین بغیر تقلید کسی ایک مجتہد کے دینداری نماز روزہ درست نہین ہوسکتا ہی اس زمانے مین کون مجتہد بن سکتا ہی ایمہ اربعہ مین سے ایک مذہب کے تمام مسایل کا مقلد بنے تو بس ہی اسنے پوری تقلید رسول اللہ کی کیا اور قرآن وحدیث پر کامل عمل ہوا۔ صاحب قوۃ الایمان مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب نے عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید سے نقل کی ہی کہ مجتہد وہ شخص ہی کہ جس مین پانچ قسم کے علم جمع ہون علم کتاب اللہ عز وجل کا اور علم سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علم علمای سلف کے قول کا کہ کس بات مین ان سب نے اجماع کیا ہی اور کس بات مین خلاف کیا ہی اور علم لغات عرب کا اور علم قیاس کا اور قیاس اسکو کہتے ہین کہ جسوقت کوئی حکم قرآن اور حدیث اور اجماع سے صاف صاف اور کھلا کھلا نپاوے تب اس حکم کو قرآن اور حدیث سے قیاس کرکے نکالے تو اب واجب ہی قرآن کے علم مین سے ان تیرہ باتون کا جاننا ناسخ منسوخ مجمل مفصل خاص عام محکم متشابہ کراہت تحریم اباحت ندب وجوب ان الفاظون کی تفسیر اس مقام مین طول کے خوف سے نہین کرسکتے عالم ہوگا تو

اصول

اصول فقہ سے معلوم کرلیگا اور علوم کے واسطے حدیث اُن ضرور نہین اور حدیث مین واجب ہی اِن
تیرہ چیزون کا جاننا اور علاوہ انکے حدیث صحیح ضعیف مرفوع مجروح مسند مرسل غریب
متواتر اٰحاد موضوع کا بھی پہچاننا اور ترتیب کتاب کی سنت پراور ترتیب سنت کی کتاب پر یعنے
دونون کے رتبے کا نگاہ رکھنا اور انکے حکم کو موافق کردینا جس مین ایسا نہو کہ کوئی ایسی حدیث
پاوے کہ وہ ظاہر مین قرآن کے موافق نہو تو پھر حکم مجمل رہ جاوے اور حدیث نبوی تو ایسی ہوتی
نہین بلکہ حدیث تو قرآن کے مضمون کو کھول دیتی ہے اور اسکے مخالف ہوتی ہی نہین اور
اِن سب چیزون کا جاننا اُن آیت حدیثون سے جو احکام شرع مین وارد ہین واجب ہے اور
قصے اور اخبار اور وعظ کی طرایق پر جو آیت حدیث ہین اُن مین اِن چیزون کا جاننا واجب
نہین ہے اور اسی طرح واجب ہی اسقدر علم لغات کا جانتا جسقدر لغتین اُن آیت حدیثون
مین آئے ہین جو احکام شرع مین وارد ہین عرب کی ساری لغتون کا جاننا واجب نہین ہے
اور لغت مین اسقدر دخل چاہیے جس مین کلام عرب کی اصطلاح اور مطلب کو دریافت کرسکے
اور مقام اور احوال کا اختلاف سمجھ سکے کیونکہ اللہ و رسول نے عربی زبان مین حکم فرمایا ہے
سو جو کوئی اُس زبان کو نجانیگا سو شرع کے احکام سے ناواقف ہوگا اور صحابہ اور تابعین
کے قول سے جو احکام شرع مین وارد ہین اور فقہای اُمّت کی معتبر قول سے جو فتوی مین
وارد ہین واقف ہونا واجب ہے تاکہ اس شخص کا حکم اُن لوگون کے قول کے مخالف نہ پڑے اور
انکے قول کے مخالف کرنا اجماع سے خلاف کرنا ہی سو باطل ہی پس جب کسی شخص نے ان سب
باتون کو بخوبی جانا اور اسناد احادیث کو آج تک پہچانا وہ مجتہد فی المذہب ہوگا اور صحابہ
و تابعین کے سارے قول سے واقف ہونا کہ انکا کوئی قول چھوٹنے نپاوے اور جب اِن باتون
سے واقف نہو تب اسکو تقلید کے سوا کوئی راہ نہین اور اگر وہ شخص امامون کی مذہب مین سے
کسی کا مذہب اختیار کرچکا ہی تو اسکو اپنی اجتہاد سے حکم کرنا اور فتوی دینا نہین پہنچتا اور جب
کسی شخص نے سب علم جو مذکور ہوے جمع کرلئے ہون اور وہ شخص خواہش نفسانی اور بدعتون سے

کنارہ کرنے والا اور متقی ہو اور گناہ کبیرہ سے پرہیز کرنیوالا ہو اور صغیرہ گناہ پر ہٹ
نہ کرتا ہو اسکو درست ہی کہ شرع مین اپنے اجتہاد اور فتوی موافق آپ عمل کرے اور
جس شخص مین یہہ سب شرطین جمع نہ ہون تو اسکو تقلید واجب ہی اور تقلید مجتہد کی
نئی حادثون مین جو درپیش آوین کرنا ضرور ہی انتہی قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَلْفِقْهُ
مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَا لَهَا وَمَا عَلَيْهَا فَيَشْتَمِلُ الْاِعْتِقَادِيَاتُ وَالْوِجْدَانِيَاتُ وَ
الْعَمَلِيَّاتُ اَیِ الْكَلَامُ وَالتَّصَوُّفُ وَالْفِقْهُ یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہی فقہ کیا ہی معرفت اپنے نفس کی ہی کہ کیا چیزین اسکے واسطے ثواب کی اور کیا چیزین
اسکے واسطے عذاب کی سو شامل ہین اعتقاد یعنی علم کلام کو اور وجدانیات یعنے علم تصوف
کو اور عملیات یعنے علم فقہ کو کہ فقہ مین عقاید اور تصوف دونون داخل ہین - کتاب
قرۃ الانظار وغیرہ مین سات طبقہ فقہای حنفیہ کے اسطرح پر لکھے ہین پہلا طبقہ مجتہدین
فی الشرع کا وہ تابعین اور تبع تابعین تھے جیسے ایمہ اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
انکو مجتہد مطلق کہتے ہین کہ قاعدے مقرر کرکے اصول کے قواعد موجب فقہی مسایل نکالے
ہین دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا مثل امام ابو یوسف اور امام محمد امام زفر وغیرہ
اصحاب ابو حنیفہ کہ جنکو دلایل اربعہ یعنے کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے احکام نکالنے
کی قدرت تھی اگرچہ بعضے مسایل مین ابو حنیفہ کا خلاف کیا ہی لیکن اصول کے قاعدون
مین اپنے استاد کے مقلد تھے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسایل کا ہی کہ جس مسئلے مین
صاحب مذہب سے دلیل نہین پاتے تو اس مسئلے کے احکام نکالتے ہین موافق اصول
و فروع کے قواعد کے اور مقلد رہتے ہین ہر امر مین اپنے مجتہد کے یہہ لوگ کون ہین مثل
خصاف ابو الحفص عمر النسفی اور ابی جعفر طحاوی اور ابی الحسن کرخی اور شمس الایمہ حلوائی
اور شمس الایمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان چوتھا طبقہ اصحاب
تخریج کا متقدمین مین سے مثل امام رازی فخر الدین و حافظ الدین کردری و صدر الشہید حسام الدین

اور اونکے ہم رتبہ امام ابوالحسن اشعری ابواللیث سمرقندی امام ابومنصور ماتریدی ابوالقاسم قشیری ابوالفضل بغدادی یہہ لوگ اجتہاد مطلق کی قدرت نہین رکھتے تھے لیکن کتاب و سنّت واصول کے قواعد انکو خوب ضبط تھے اورجس مقام سے امام مجتہد نے مسایل واحکام نکالا ہے وہ مقام انکو معلوم تھے یہہ طاقت رکھتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ہے اسکو مفصل کرین اگر اس قول مین دو وجہ ہون سو وجہ قوی کو بیان کردین اور فقہی مسئلہ امام سے یا انکے اصحاب سے منقول ہو اور اسمین دو احتمال پائے جاتے ہین انہین سے ایک کو استخراج کرین چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے کذا فی تخریج الرازی و فی تخریج الکرخی پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کا ہے مقلدین مین سے مثل ابوالحسن قدوری اور برہان الدّین صاحب الہدایہ امام الحرمین ابوالمظفر امام محمد صاحب المحیط وغیرہ انکا کام یہہ ہے کہ بعضے روایتون کو بعض سے ترجیح دینا اور اسکے افضلیت کی دلیل بیان کرنا اپنے قول سے ہذا اولیٰ ہذا اصح ہذا اوضح الرّوایہ ہذا اقوی اوفق للقیاس ہذا ارفق للناس چھٹا طبقہ مقلدّین کا اصحاب متون سے جنکو طاقت ہے کہ فرق کردین درمیان قوی وضعیف کے اور ظاہر مذہب و نادرہ روایت بیان کرین مانند صاحب الکنز صاحب المختار تنویرالابصار صاحب وقایہ صاحب مجمع وغیرہ شارحین مثل صدرالشہید بہاؤالدّین بخاری صاحب شرح وقایہ کمال الدّین حلبی فخرالاسلام رضی الدین حسن صنعانی جمال الدین عبداللہ زیلعی قاضی القضاۃ ابوالخیر جُریری نورالدّین ابوالحسن عراقی انکا کام یہہ ہے کہ اپنی کتابون مین جو قول مردود ہے یا جو روایت ضعیف ہے اسکو نہین نقل کرینگے ساتوان طبقہ فقہائی متاخرین کا کہ انہین بھی اکثر شارحین صاحبان فتاوی گذرے ہین یہہ خالص مقلدین ہین انکی کتابون مین قوی ضعیف سب قسم کی روایتین جمع ہوگئین ہین - روایت ہے کہ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ تمرتاشی نے حنفی مذہب مین تنویرالابصار متن لکھا بعد منح الغفار اسکی شرح بھی بنایا ہے اسی طرح تحفۃ الاقران منظومہ فقہ اور شرح کنزالدقایق اور شرح زادالفقیر اور شرح وقایہ اور فتاوی

دو جلدوں میں اور شرح منار علم اصول میں اور شرح منظومہ ابن وہبان او معین المفتی وغیرہ بہت کتابیں فقہ میں تصنیف کیں ہیں اور انتقال انکا ایکہزار چھبیس ہجری میں ہوا اسی طرح کنز الدقایق کی شرح نہر فایق و بحر الرایق اور عینی وغیرہ علماؤں نے لکھیں لیکن بحر الرایق شرح کنز الدقایق تصنیف شیخ زین الدین ابن نجیم کی مشہور و مقبول ہی اسکی چار جلدیں ہیں محمد علاء الدین الحصکفی مصنف در المختار شرح تنویر الابصار ابن شیخ حسن بن شیخ زین العابدین الحنفی خطیب دمشق رحمہم اللہ اپنی سند علم فقہ کی اپنے استاد شیخ عبد الغنی سے ملاتے ہیں اور وہ شاگرد تھے شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی صاحب تنویر الابصار اور وہ شاگرد شیخ زین الدین بن نجیم مصری صاحب بحر الرایق کے اور وہ اپنی سند متصل امام ابو حنیفہ صاحب المذہب تک پہنچاتے ہیں اور وہ صاحب المذہب ابو حنیفہ اپنی سند متصل حضرت رسالت پناہ خاتم المرسلین محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بروایات صحیحہ ملاتے ہیں اور آنحضرت کو جبرئیل علیہ السلام سے اور وہ فرشتہ حامل الوحی حق تعالی عزّ وجل سے احکام پہنچانے والا ہی اور رسول مقبول کو بلا واسطہ جبرئیل بھی علم حاصل ہی اسکو علما حدیث قدسی کہتے ہیں بیت وَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ٭ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ٭ صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہیں رسول مقبول شارع فروع واصول کی صفت میں کہ تمھاری بخشش دی ہوئی ہی دنیا اور آخرت یعنے دونوں جہان اور تمھارے علموں میں سے ہی ایک علم لوح وقلم کا شارح اس مِن کو تبعیضی کہتے ہیں یعنے تمھارے کو علم بہت حاصل ہیں انہیں سے بعض علم لوح وقلم کا ہی یعنے تمھارا علم لوح وقلم کے علم کو حاوی ہی اللّٰہم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ وبارک وسلّم۔ صراط المستقیم کے باب اوّل میں فارسی عبارت اسی مطلب کی ہی شرع را باطنی ست وآن تعلق قلب ست بحضرت حق جلّ وعلا وظاہری ست وآن امتثال اوامر وانتباہ از مناہی ست چون اولیای کبار از اصحاب طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ واجتہاد در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصہ

دین متین است بہم رسانیدہ بودند چون حبّ ایمانی یعنی طریق نبوت را از متواترات دینیہ دانستند وطرق تحصیل او را جمہور اہل بیت مضبوط یافتند حتیٰ کہ ہر عامی از عوام اہل ملت کہ در زمان برکت نشان ایشان بود البتہ انقیاد حضرت حق وامتثال اوامر جواد مطلق وتشرع بشرع نبوی وتدیّن بدین مصطفوی را بر ذمّہ خود فرض میدانست وحسن شکر منعم وحُبّ او را از ابدہ بدیہیات می شمرد بناءً علیہ حب ایمانی ولوازم او را مفروغ عنہ دانستہ ودر اذہان اتباع خود مسلّم الثبوت پنداشتہ روی ہمت بسوی تفصیل احکام حبّ عشقی یعنی طریق ولایت وایضاح ثمرات او وضبط طرق تحصیل او آوردند ودرین امر سعی بلیغ بکار بردند وانفعی عظیم بجمّ غفیری از اہل اسلام رسانیدند وبایں سبب وجاہتی عظیمہ وعزّتی فخیمہ در بارگاہ رب العالمین یافتند انتہی اور منازل السّائرین ہین سو مقام جو سفر اول بین العبد والرّب مین واقع ہین اسکا بیان واضح لکھاہی اللّٰہمّ وفقنا لما تحبّ وترضیٰ ؛

استفتا ۲۲

سوال اکثر مشائخ سادات علمای دین حلقۂ ذکر جہر کا کرتے ہین مریدون کو مراقبہ سکھاتے ہین شربت کا پیالہ پلاتے ہین اسرار علم تصوّف بتلاتے ہین اور کشف والہام کہتے ہین اور قادریہ چشتیہ نقشبندیہ وغیرہ سلاسل بھی حنفی شافعی مالکی وحنبلی کے جیسے نو ایجاد ہین یا نہین اگر علم تصوف بھی فقہ مین داخل ہی تو ہم کسی فقہ کی کتاب مین اِن باتون کو نہین پاتے اور ایسے اکثر امور اصحابون کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت کہنا اِن امور کو مناسب ہی یا نہین اور یہہ سلسلے بیعت کے کب سے دین محمدی مین مروّج ہوے بیان فرماوین خدا آپکو دوجہان مین اجر دیوے

الجواب اس امت محمدی مین بہت خاص علما ورثۃ الانبیا گذرے ہین کہ علم ظاہر وعلم باطنی دونون رکھتے تھے ظاہر حال انکا شریعت سے آراستہ اور باطن قلب انکا حقایق ومعارف سے پرنور تھا اور یہی لوگ وارث انبیا کے ہین چنانچہ قطب الوقت غوث الاعظم سیدنا ومولانا ومرشدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہ

جنکا قدم مبارک تمام اولیاؤن کی گردن پر ثابت ہوا ہی غنیۃ الطالبین فتوح الغیب وغیرہ کتابین تصوف مین لکھے شیخ محی الدین عربی جنھون نے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ وغیرہ معارف وحقایق باطنی مین تصنیف کیے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے احیاء العلوم جامع عقاید وتصوف جواہر القرآن کیمیای سعادت وغیرہ تصنیف کیے اسی طرح سے حضرت فقیہ علی مخدوم مہایمی رح نے تفسیر رحمانی علم تصوف مین زوارف شرح عوارف المعارف علم عقاید وسلوک مین ایک فتاوی فقہ شافعیہ مین شرح فصوص الحکم قواعد علم تصوف مین تصنیف کیے اسی طرح سیکڑون اولیای امت مصطفوی نے اپنی تحقیقات علوم بیان کیے اصحابون کو آنحضرت کی صحبت کی برکت سے ایک وقت کلمہ طیب پڑھنے سے قلب کے زنگ کدورات نفسانی پاک ہوکر نور معرفت سے دل روشن بنتا تھا دنیا ومافیہا کی محبت دل سے صاف ہوکر نکل جاتی تھی بحکم حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ یعنے محبت دنیا کی سب گناہون کا سر ہی اور ترک دنیا کرنا سب عبادتون کا سر ہی خود بخود اصحاب کو حاصل ہوتا تھا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب آنحضرت کی ایک توجہ سے جب وصول ہوا خداشناسی کا رستہ دل پر کھل گیا بے محنت ریاضت واذکار واشغال بمقصد کو پہنچے جب آفتاب نور نبوت غروب ہوا ستارون کی روشنی مین راہ شریعت وحقیقت طی ہونے لگی جب ستارے یعنے اصحاب رض بھی غروب ہوگئے علمای مجتہدین نے کتاب وسنت سے روشنی لیکر مشعل وچراغ بناٸے ظاہر اعمال شریعت کے واسطے اصطلاحین فرض واجب سنت مستحب مکروہ مباح پیدا کین کتابین حدیث تفسیر فقہ کی تصنیف ہونے لگین اسی طرح سادات ومتاخین نے کتاب وسنت سے احکام نکالے نور خداشناسی قلب مین مریدون کے پیدا ہووے اسواسطے ریاضات اذکار واشغال اپنی اجتہاد سے اصطلاح قلبی خفی اخفی سری جہری جاری کیے علت غائی مجتہدین علوم ظاہری کی اور مجتہدین علوم باطنی کی ایک ہی اوّل خداطلبی کرین تا خداشناسی کی نعمت حاصل ہو عبادت ظاہری

عبادت حضور قلب کی ہے اصل ان دونوں کی زمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں
مین موجود تھی سو بدعت نہین بلکہ واجبات سے ہے جیسے مقلدان مجتہدین طریقت ومعارف
قادری چشتی نقشبندی کہلانے لگے غرض اصلی حب ایمانی وحب عشقی یعنے طلب نور نبوت
اور نور ولایت ہے ان امورات کو بدعت کہنا مناسب نہین بلکہ مقصد عین اسلام یہی ہے
بیت تا بیاری طہارت ظاہر ٭ باطنت نیز حق کند طاہر ٭ جب حضرت ابو علی رحمۃ اللہ
علیہ نے خراسان مین بعد مغرب حلقہ ذکر جہر کا مریدون مین آغاز کیا وہان کے علما نے کہا
یہہ بدعت ہے اسکو دفع کرنا چاہئے ایک عالم کو اپنی طرف سے بھیجا تا حضرت کو پوچھے کہ اس
فعل کی دلیل کیا ہے جب انھون نے آکر پوچھا حضرت نے جواب دیا کہ بندگان خدا کو خدا کا نام
یاد دلانے کے واسطے باآواز کہنے کی اجازت دیا ہون وہ عالم نے کہا بہت اچھا مبارک ہے
بار دیگر کسی نے اسکو بدعت نہ کہا مولانا شیخ عبدالحق دہلوی مرج البحرین مین لکھتے ہین وایں
طایفہ صوفیہ را اوضاع وآداب واصطلاحات ومستحسنات مخصوصہ اند ہمچو بنای ربط والباس
خرقہ واجرای مقراض وکیفیات ذکر وفکر واتخاذ خلوات واجتماع سماع ومانند آن وایشان
را در انجا اجتہادات واستنباطات است ہمچنانکہ علمای فقہ را وایں قسم از ابواب علم است
کہ در انجا بحث از صحت اجتہاد وشرایط آن وتحقیق سنت وبدعت رود صوفی وفقیہ
در انجا برابر است وہر دو بوجود صحت دلیل مطالب اند انتہی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز
تفسیر سورہ بقر مین لکھتے ہین کہ بلکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از انجملہ
مجتہدین شریعت وشیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب لازم الاتباع است برعوام
زیرا کہ فہم اسرار شریعت ودقایق طریقت ایشان را حاصل است۔ حدیث شریف
مین آیا ہے خَیرُ اُمَّتِی قَرنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُم ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُم یعنے بہترین امت
میری میرے اصحاب ہین انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے سو تابعین ہین
انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھہ سو تبع تابعین ہین یعنے زمانہ صحابہ

کا سنہ ۱۱۰ ہجریہ تک رہا اور تابعین کا زمانہ سنہ ۱۷۰ ہجریہ تک رہا اور تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰ ہجریہ تک رہا بعد ازین عجیب وغریب پیدا ہوئین فلاسفہ نے سر اٹھایا معتزلہ نے زبانین کھولین بادشاہون نے ظلم اختیار کیا اختلافات کثیر اسلام مین پیدا ہوگیا چونکہ خدا تعالی اس دین اسلام کا نگہبان ہے گروہ علما کو توفیق تصنیف وتالیف کی دی تا انھون نے شریعت کی خدمت اور حفاظت جان ودل سے کی اولیاؤن کو توفیق ریاضات وتقوی کی عنایت کی تا انھون نے خانقاہ رباط عبادت خانے بناکر مریدون کو ترک دنیا اور ذکر واشغال کے حلقہ مین راہ تجرید وتفرید بتائی تزکیہ نفس وتصفیہ قلب کا طریق سکھایا سلاطین و حکام نے ہر زمانے مین قاضی مفتی ہر شہر کے اندر منصوب کرکے سیاست وعدالت سے بلاد اسلام کی آبادی وسد ثغور مین سعی وکوشش کی تا ہماری چودھوین صدی تک روشنی اُن مشعل وچراغ دین کی فی الجملہ قایم ہے مگر روز بروز تاریکی جہل وحرص دنیا بڑھتی چلی ہے اور روشنی علم وزہد گھٹتی جاتی ہے خدا خیر کرے - امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب پنجاہ وپنجم جلد دوم مین لکھا ہے لیس رواست کہ خواص اہل اللہ در معارف ذات وصفات وافعال او تعالی بعضی از اسرار ودقایق فہم کنند کہ ظاہر شریعت از ان معارف ساکت است علمای ظواہر در امور دین اخبار غیبیہ را مخصوص بانبیا پیغمبران میدانند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ودیگران را دران اخبار شرکت نمیدہند واین معنی منافی وراثت است ونفی است مر بسیاری از علوم ومعارف صحیحہ را کہ بدین متین تعلق دارد آری احکام شرعیہ مربوط بادلۂ اربعہ است کہ الہام را دران گنجایش نیست اما امور دینیہ کہ ماورای احکام شرعیہ است بسیار است کہ اصل خاص دران جا الہام است توان گفت کہ اصل ثالث الہام است بعد کتاب وسنت واین اصل تا انقراض عالم برپاست پس دیگران را باین بزرگواران چہ نسبت بود انتہی - فصل الخطاب مین بحر العلوم مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مسلم سے نقل کئے ہین کہ الہام اولیاؤن کے قلب پر خدا تعالی کی طرف سے

ہوتا ہے ہر چند وحی پیغمبرون کی منقطع ہے مگر الہام غیبی ولی کے دل پر باقی اور قایم ہے چنانچہ قطب الوقت ابو یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نامور محدث کو لکھ بھیجا تھا اَنْتُمْ تَاخُذُوْنَ الْحَدِیْثَ عَنْ مَیِّتٍ عَنْ مَیِّتٍ فَتَنْسِبُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَاخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ ۔ یعنے تم لوگ ظاہرا حدیث معنعن کو فلان میت سے اُسنے فلان میت سے اخذ کرکے تا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سلسلہ نسبت اسناد کا پہنچاتے ہو اور ہم علم احوال واعمال کو اخذ کرتے ہین خدا تعالی سے جو ہمیشہ زندہ ہے ہرگز نمریگا اسی طرح الہام ہوا ہے غوث الاعظم حضرت محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا آپنے قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنے میرا قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اور تمام جہان مین مشرق مغرب مین جتنے اولیا تھے اُسی وقت سبھون نے گردن جھکا دی اور سُنا آواز آپکا اور کہا قبول کیا ہمنے اپنی گردن پر آپکے قدم مبارک کو۔ اسی طرح یہہ امر الہام صحابہ کے زمانہ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی عہد خلافت مین ساریہ رضی اللہ عنہ کو پانچ سو مجاہدین کا سردار بنا کر مدینہ شریف سے دو سو کوس کے فاصلے پر غزا کے واسطے بھیجا تھا مدت سے خبر نہ آئی ایک وقت روز جمعہ کو جناب عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے اثنائی خطبہ مین یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلْ باواز بلند کہا یعنے ای ساریہ ہشیار ہو پہاڑ کی جانب سے کہ وہان دشمن کافرون کی طرف سے کچھ فوج مخفی دھوکے سے حملہ کرنیکے لئے بیٹھی ہے اور یہہ آواز آپ کا دو سو کوس پر حضرت ساریہ نے سُنا مقابل سے دشمن کے ہٹ کر بازو پر پہاڑ کی جانب گئے پہلے اس فوج مخفیہ کو قتل کیا بعد مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئے یہان مسجد مین سامعین کو تعجب ہوا کسطرح خطبہ کے درمیان ساریہ کو پکارا بعد پوچھا حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر مین نہ پکارتا ساریہ کو تو وہ مارا گیا ہوتا۔ اسیطرح مصر مین نیل ندی کا پانی ایک سال نہین چڑھا کشتکاری کو نقصان ہونے لگا لوگون نے حضرت عمرؓ سے فریاد کی آپ نے ایک رقعہ پر اپنا حکم لکھکر بھیجدیا اور

فرمایا اس خط کو ندی مین ڈال دو پانی خوب چڑھیگا دیسا ہی ہوا - کرامات اولیا کے
احوال سے بہت کتابین مرقوم و موجود ہین - بحرالعلوم کی شرح منار مین لکھا ہے کہ
این الہام حجت قاطعہ است اگر مخالف قیاس باشد آن قیاس خطا است واگر مخالف خبر
مروی افتد دلیل باشد بآنکہ این خبر صحیح نیست اما این الہام در احکام قضائیہ حجت نمی تواند
شد و نیز ولی را نمی رسد کہ لبسوی الہام خود خلق را دعوت کند انتہی - یہان سے معلوم
ہوا کہ ولایت کی انتہا تو نبوت کی ابتدا ہوتی ہے اور نبی کو دو جہت ہین ایک جہتہ خالق
کی طرف پیغام سُننے کو اور دوسری جہتہ مخلوق کی جانب پیغام پہچانے کو اور یہہ مرتبہ عالی
ہے اور ولی کو فقط ایک جہت ہے خالق کی جانب مخلوق کو دعوت کرنے کی طرف مامور
نہین اِلَّا مَاشَاءَ اللہ - بیعت چند قسم کی ہے مولانا خلیل الرحمن مصطفی آبادی
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بیعت الاسلام وہ ہے کہ لوگ مسلمان ہونے کے ارادہ سے
آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آتے تھے اور بیعت کرتے تھے اور جنکو حضور پیغمبر
کا میسر نہین تو آپکے خلفا سے بیعت کرتے تھے اور آجتک ہر زمانے مین علما و مشایخ
تلقین اسلام ہر شہر مین کرتے رہتے ہین اور ہر ایک مسلمان دیندار کو اجازت ہے کہ جو کوئی
ارادہ کرے اسلام کا اسکو کلمہ شہادت پڑھانا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے
حاصل ہوئی تو مسلمان ہوا دوسری قسم امیر عسکر کے تابع مین مجاہدین کی بیعت ہوتی ہے
تیسری قسم بیعت رضوان کہ حُدَیبیہ مین ایک ہزار چار سو اصحاب نے تحت الشجرہ بیعت
کی ہے چوتھی بیعت توبہ جو مشایخ و سادات کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیتے ہین اور سب
گناہون سے توبہ کرتے ہین اور آیندہ کوئی گناہ نکرینگے ایسا اقرار ہوتا ہے پانچوین
بیعت طریقت صوفیہ ہے جو اس زمانے مین غنی و فقیر کو عام و خاص کو لازم ہے کہ پیر و مرشد
کو اپنی توبہ کرنے کا شاہد اور وسیلہ بخشایش کا خدا کی درگاہ مین بنادے اور بحکم
قولہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ یعنے اے وہ لوگو جو ایمان

لائے

لائے ہو ڈھونڈو اللہ کی طرف وسیلہ خاص یعنے مرشد کے وسیلہ سے جناب پیر دستگیر
کا وسیلہ طریق قادریہ مین حاصل ہے اور جمیع سلاسل سہروردیہ نقشبندیہ چشتیہ مجددیہ
کبرویہ رحمہم اللہ کو نعمت باطنی اور فیضان روحانی اسی وسیلہ کے ذریعہ سے ملتا ہے اور سب
کے مرشد خاص سید الانبیا خاتم المرسلین ہین اور سب اولیاؤن کی کرامات نبی علیہ السلام
کے معجزات مین داخل ہے چہتی بیعت تبرک دخول طریقہ صوفیہ مین تمام خاص عنی فقیر سب کو
واجب بلکہ اوجب ہے قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
یعنے ای وہ لوگو جوایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور رہو جاؤ سچے لوگون کے ہمراہ اور
سچے لوگون سے مراد اولیاؤن کی ہے۔ اگرچہ تعلم عقایدحقہ اور توبہ عن المعاصی ہرایک
مسلمان کو عندالشرع فرض ہے لیکن اس بیعت دخول طریقہ مین ایک امداد خاص اولیائے
سلسلہ کی ہوتی ہے اور برکات انکی شامل حال مرید کے ہر زمان و مکان مین بقدر اعتقاد
ویقین حاصل ہے خصوصًا حالت سکرات مین روحانیات اولیا واسطے سلامتی ایمان اپنے
مرید کے مدد پہنچاتے ہین کسی کو انکار کرنا اس امر کا ممکن نہین خود مولوی اسماعیل دہلوی
نے صراط المستقیم کے صفحہ ۹ مین اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب کی اوصاف مین
جو مرید وخلیفہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کے تھے لکھا ہے یا بد دانست کہ حضرت
ایشان از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالاً مجبول بودند اور یہہ بھی لکھا ہے
کہ انکو پیغمبر خدا نے تین کھجورین کھلائین اسی سبب سے ابتدای طریق نبوت حاصل ہوا اور
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انکو نہلایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انکو لباس پہنایا اور صفحہ چارسو مین
ہے کہ روح مقدس جناب غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی وجناب خواجہ بہاؤ الدین
نقشبندی متوجہ حلال ایشان گردیدہ وہریک میخواست کہ ایشانرا بطرف خود کشد
فی الجملہ تنازع مابین روحین مقدسین تا یکماہ درحق ایشان ماندہ تا آنکہ بعد انقراض زمانہ
تنازع بوقوع مصالحت بشراکت انجامید تا عرصہ یکپاس ہر دو روحین توجہ بر تاثیر

بر نفس نفیس حضرت کردند تا اینکه در زمان یکپاس حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبۂ ایشان
گردید - روزی بر مرقد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی دہلوی مراقب نشستند با
روح ایشان ملاقات شد و نسبت چشتیہ بکمال رسید صفحہ ۳۹۹ مین لکھاہی کہ حضرت
ایشان بنا بر استفسار و استیذان بجناب حضرت حق متوجہ شدند و عرض نمودند
کہ بندۂ از بندگان تو استدعا می کند کہ بیعت بمن نماید و تو دست مرا گرفتۂ و ہر کہ درین عالم
دست کسی میگیرد بپاس دستگیری ہمتے میکند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتی
نیست پس دران معاملہ چہ منظورست از انطرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد
کو لکھا باشد ہر یک را کفایت خواہیم کرد الفضہ امثال این وقایع و اشباہ این معاملات
صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیای خود رسید و الہام و کشف
بعلوم حکمت انجامید این است طریق استفادہ کمالات راہ نبوت دلایل مذکورہ سے
اموات کو علم و شعور کلام سماعت سب کچھہ حاصل ہے اور مریدون کو قبر مین سے تعلیم کرتے
ہین دارین مین انکی مدد و شفاعت ہوتی ہے یہہ ثابت ہوگیا او یہی عقاید حقہ ہے - چون
مراقبہ الوہیت بکمال رسید مرتبہ خلافت عن اللہ نصیب او کردید - یہان سے معلوم
ہوا طریقہ بیعت پیری مریدی کا سنت ہے بدعت ہنین چنانچہ سید احمد صاحب نے ایک
اپنا خاص طریقہ احمدیہ نکالا اور سب اولیاؤن کے سلسلے و طریقے اسمین ملا وے
انکے بعد انکے خلفاؤن نے مذاہب اربعہ کو باہم ملاکر مذہب محمدیہ نام رکھا اور غیر مقلد بن گئے
اولیاؤن کے ساتھہ وہ اعتقاد اور علماؤن کے ساتھہ یہہ گستاخی اللّٰہم احفظنا
من جمیع البلایا فی الدّین والدّنیا والاٰخرہ بجاہ سیّد المرسلین وآلہٖ واصحابہ
الطّیّبین الطّاہرین والتّابعین وتبع التّابعین اجمعین وارحمنا معہم واوصلنا
من برکاتہم فی کلّ حین برحمتک یا ارحم الرّاحمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدّین ۞ قول الجمیل تصنیف مولانا شاہ ولی اللہ
محدث

محدث دہلوی کی دیکھو تمام سلسلون کے اذکار و اشغال اور بیعت کرنے کی ترکیب بتفصیل مرقوم ہے

استفتا ۲۴

سوال جب تا دین اسلام کتاب و سنت سے کامل ہوگیا تو کمال کے بعد کشف و الہام کی حاجت کیا تھی اور کون سا نقصان باقی رہا تھا کہ بسبب الہام کے کامل ہووے

الجواب الہام دین کے کمالات خفیہ کا مظہر ہے نہ مثبت ہے کمالات زایدہ کا چنانچہ اجتہاد علما مظہر احکام ہے والہام مظہر دقایق و اسرار ہے کہ فہم اکثر آدمیون کا جنکے دریافت کرنے سے کوتاہ ہے۔ فصل الخطاب مین مولانا محی الدین الحنفی القادری ویلوری نے لکھا ہے کہ اجتہاد و الہام مین فرق واضح موجود ہے کہ وہ مستند ہے رای کی طرف اور یہہ مستند ہے خالق رای کی طرف جل سلطانہ وعظم برہانہ تو الہام مین ایک قسم اصالت کی ہے جو اجتہاد مین نہین کیونکہ ولی کے الہام و کرامات سے نبی کا اعلام و معجزات محض و اثبات پر پہنچتا ہے اگرچہ الہام ظنی ہے اور اعلام قطعی قولہ تعالی رَبَّنَا اٰتِنَا مِن لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ترجمہ ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے بھلائی ہمارے کام سے۔ صراط المستقیم کے باب اول مین لکھا ہے اعلی وارفع ازین مقام مقام نیابت عن اللہ است در ضرب تحدیدات شرعیہ و در اقامت اشباح و مظان حکم مقام حقایق آن و در تعیین ارکان و آداب و شروط و مفسدات تربیت نوع انسانی عموما واین مقام بالذات مقام اصحاب شرایع است از انبیا و مرسلین و بہ تبعیت ایشان ظلی از ان مقام نصیبہ بعضی عظام از اتباع انبیای کرام می شود وایشان را در عرف مفہمین می نامند واین مقام را در اصطلاح حضرت پیشوای ارباب تعلیم و مقتدای اصحاب تفہیم اعنی الشیخ ولی اللہ قدس سرہ بمقام قرب الفرایض تعبیر می فرمایند۔ اما طریق استفادہ کمالات راہ ولایت باید دانست کہ در ہر طریق از طریق اولیاء اللہ مجاہدات و ریاضات و اذکار و اشغال و مراقبات معین کردہ اند و فی الحقیقت تعیین اذکار و اشغال و مجاہدات و مراقبات ظل تشریع است

وکسیکہ در مقام قرب الفرایض قایم می شود تعیین اوضاع طرق موصلہ الی اللہ از جذر طبیعت او فوارہ صفت می جوشد و در آن تعلیم و تعلم را گنجایش نیست انتہی۔ شرح مشکوٰۃ مین شاہ عبد الحق دہلوی فرماتے ہین کہ مراد علم دین سے جو متعلق کتاب و سنت سے ہی دو قسم ہے ایک قسم مبادی اور قسم مقاصد قسم مبادی مانند صرف و نحو و لغت وغیرہ کہ سمجھنا کتاب و سنت کا اسپر موقوف ہی اور قسم مقاصد وہ ہی جو متعلق ہی ساتھ اعمال و اخلاق و عقاید کے یعنی فقہ تصوف و کلام لیکن علم مکاشفات ایک نور حقانی و علم وجدانی ہی کہ سلوک کرنے طریق صدق سے دل مین حاصل ہوتا ہی اور اس کے سبب معرفت حقایق اشیا جس طرح پر ہی اسطرح پر معلوم و مکشوف ہو جاتی ہی اور امتیاز شناسائی ذات و صفات ہر شی کی پیدا ہوتی ہی اور اسکو علم حقیقت و علم وراثت انبیا کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۃ یعنے جس نے عمل کیا اس پر جو کچھ پڑھا اور سیکھا ہی علوم ظاہری سے تب حق تعالی اسکو بخشتا ہی وہ علم وراثت کا جو اسنے نہ پڑھا ہی نہ سیکھا ہی اور علم ظاہری و علم باطنی اسی کا نام ہی ان دونون مین باہم نسبت ہی جیسے جسم و جان یا پوست و مغز کی باہم نسبت ہی اور جو آیات و احادیث علم کی فضیلت اور علو درجت مین وارد ہین سب باطن کی شان مین حقیقتاً ہین اور علم ظاہر کی شان مین مجازاً یا شامل ہین دونون کو باعتبار تفاوت مراتب و درجات عالم و معلوم و علم کے انتہی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے کتاب ما لا بد کے خاتمہ مین لکھا ہی این ہمہ کہ گفتہ شد صورت ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقت آن در خدمت درویشان باید جست خیال نباید کرد کہ حقیقت خلاف شریعت است کہ این سخن جہال و کفر است بلکہ ہمین شریعت است کہ در خدمت درویشان رنگ دیگر پیدا می کند چون قلب از تعلق جمیع کہ ما سوا اللہ داشت پاک شود و رذایل نفس برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند دو رکعت او بہتر از لک رکعت دیگران

باشد ہمچنین صوم او صدقہ او و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اگر شما مثل کوہ احد
زر و در راہ خدا خرج کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند
این از قوت ایمان و اخلاص شان است و نور باطن رسول صلی اللہ علیہ وسلم را از
سینہ و رویشان باید طلبید و بدان نور سینہ خود را روشن باید کرد تا ہر خیر و شر لغیراست
صحیحہ دریافتہ شود ولی در قرآن شریف متقی را فرمودہ و در حدیث شریف علامت ولی اللہ
بیان نمودہ کہ از صحبت او خدا یاد آید یعنی محبت دنیا در صحبت او کم شود و محبت حق زیادہ
گردد۔ مقدمہ ایضاح الحق مین لکھتے ہین کہ امر دین وہ شی ہی کہ تمام قسم کے احکام شارع
اسی سے متعلق ہین بحکم اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ یعنے
جب ہین نے تمکو حکم کیا کسی چیز کا امر دین مین سے تمہارے تو اسکو مضبوط پکڑو اور عمل کرو
اور امر دین مین عقاید حقہ اخلاق جمیلہ و مقامات و حالات قلبیہ اور اقوال لسانیہ و افعال
جسمانیہ جنس عبادات و عادات و معاملات کے سب کچھ داخل و شامل ہین جاننا چاہیئے
کہ احکام شرعیہ ادلہ اربعہ سے ثابت ہین اور الہام کو اسمین گنجایش نہین اور امور دینیہ
ماورائی احکام شرعیہ بہت ہین کہ اصل خاص اسمین الہام ہی مقامات و حالات اخبار غیبیہ
کہ اولیای عظام اور وارثان انبیا کرام ان مین ممتاز ہین سو الہام ہی امور دینیہ عقاید
حقہ و اعمال انسانیہ ہین عقاید حقہ علم کلام کو کہتے ہین اور اعمال انسانیہ اگر بدن سے
علاقہ رکھتے ہین جیسے اقوال لسانی و افعال جسمانی تو انکو علم فقہ کہتے ہین اگر طبیعت سے
علاقہ رکھتے ہین جیسا بخل سخاوت عدالت شجاعت امور فضایل و رذایل تو انکے پہچاننے
کو علم اخلاق کہتے ہین اور اگر انوار قلب اور مقامات عالیہ و واردات غیبیہ سے یا حالات
قدسیہ سے علاقہ رکھتے ہین تو انکو علم تصوف و سلوک کہتے ہین انتہی خدا تعالی نے
اپنے فضل و احسان سے بندون کی تعلیم ظاہری کے لئے علمای عاملین پیدا کئے اور تعلیم
باطنی کے واسطے اولیای صالحین بنائے اور یہہ حاکم ہین مسلمانون کے مذہب و ملت پر

اور انکو فیضان حضرت شیخ محمدی سے پہنچتا ہی علامہ مبتدی نے فواتح مین لکھا ہی کہ بعضے
افراد تقلید از سر برون انداختہ فطرۃ اصلی را سرنگون ساختہ اند لقی اولیاء درویشان
حقایق ومعارف ایشان بسیار میکنند وہرچند در گوش ایشان رسد از ان انکار دارند
وبظاہر نبوت وتوابع آن نیز قانع نباشند وازخود سخنی چند بیہودہ تراشیدہ اند طبع
شان میگذارد کہ بسرحد تقلید روند ونہ توفیق شان باشد کہ بوی تحقیق بشنوند مُذَبْذَبِیْنَ
بَیْنَ ذٰلِکَ لَا اِلٰی ہٰؤُلَاءِ وَلَا اِلٰی ہٰؤُلَاءِ ۔ **رباعی** ۔ از بہر فساد وجنگ جمعی مردم ۔
کردند بکوی گمرہی خود را گم ۔ در مدرسہ علم عقل آموختہ اند ۔ فی القبر ایحشرہم ولا ینفعہم ۔
قول الجمیل مین مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہین مِنْہَا لَا یَتَکَلَّمُ فِیْ تَرْجِیْحِ
مَذَاہِبِ الْفُقَہَاءِ بَعْضِہَا عَلٰی بَعْضٍ بَلْ یَضَعُہَا کُلَّہَا عَلَی الْقَبُوْلِ مُجْمَلَۃً شرح
چونکہ جمہور اہل سنت وجماعت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دایر ہی لہذا سب کو مجملاً
حق جاننے کو فرمایا ہی اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو
ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہی چنانچہ
اسی سبب سے بعض حدیثون مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا مجھے یونس علیہ السلام سے
افضل نکہو حال آنکہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین ۔ اسی طرح اولیاؤن اور انکے
طریقون کو ایک دوسرے پر ترجیح مت کرو مبادا دوسرون کی شان مین نقص معلوم
ہو ۔ وَمِنْہَا لَا یَتَکَلَّمُ فِیْ تَرْجِیْحِ طُرُقِ الصُّوْفِیَّۃِ بَعْضِہَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا یُنْکِرُ عَلَی
الْمَغْلُوْبِیْنَ ۔ ازانجملہ یہہ ہی کہ گفتگو نکرے کوی مسلمان صوفیون کے طریقے مین بعض کو
بعض پر ترجیح ندیوے اور جو ان مین مغلوب الحال ہین ان پر انکار نکرنا چاہئے کیونکہ
تم کو انکے حالات کی خبر نہین واللہ اعلم بالصواب ۔

استفتا ۲۴

سوال ندا کرنا نبی یا ولی کو قبرون کے نزدیک یا دور سے اور اپنی حاجت مین انہون سے

مدد مانگنا مطلقاً جایز ہی یا نہین اور یا رسول اغثنی یا علی مدد یا شیخ عبدالقادر
جیلانی شیئاً للہ مصیبت کے وقت یا اُٹھتے بیٹھتے مین پکارنا جایز ہی یا نہین بعضے
لوگ ایسے ندا کو شرک و کفر کہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے بیّنوا توجروا

الجواب ندا کرنا جایز ہی اِن صورتون مین جو بیان ہوتی ہین گاہی ندا بطریق تعبّد
ہی مثلاً کوئی شخص سورۂ **یا ایّہا المزّمّل** پڑھتا ہی تو کیا رسول اللہ کو غیب دان سمجھکر
تہجد کی نماز پڑھنے کو اُٹھو ایسا حکم کہتا ہی معاذ اللہ من ذالک بلکہ بطریق تعبّد تلاوت
قرآن کرتا ہی گاہی ندا بلفظ **السّلام علیک ایّہا النّبی** تشہد مین بطریق تعبّد پڑھتا
ہی گاہی علم بدیع وفصاحت کے قاعدے سے متکلم شخص غایب کو حاضر دل مین لا کر،
مخاطب کرتا ہی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **ابیات** خدیو خردمند فرخ نہاد +
کہ شاخ امیدش برومند باد + درخت بہشتی لوای بادشاہ + کہ افگندہ سایہ بکیسالہ راہ
گاہی خایف یا بیمار اپنے مان یا باپ کو ندا کرتا ہی پکارتا ہی اگرچہ وے غایب ہین گاہی
مغموم جوش غم سے اپنے بزرگ مردہ یا زندہ کو ندا کرتا ہی گاہی محب اپنے محبوب کو اگرچہ
غائب ہو دل مین تو حاضر ہی جوش محبت سے ندا کرتا ہی چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
اور مدد مانگتے ہین **ابیات** ز مہجوری برآمد جان عالم + ترحم یا نبی اللہ ترحم +
نہ آخر رحمۃً للعالمینی + ز مہجوران چرا فارغ نشینی + گاہی استمداد و توسل کے طریق سے
ندا کرتا ہی مثلاً ای نبی ای ولی تو اللہ کا دوست ہی اور بندہ مقرب ہی تیری دعا
خدا کی درگاہ مین جلد قبول ہوگی مین تجکو اپنا وسیلہ کرتا ہون خدا کے نزدیک چنانچہ قصیدہ
بردہ مین فرماتے ہین **یا اکرم الخلق ما لی من الوذ بہ + سواک عند حلول
الحادث العمم +** یعنے ای بہترین مخلوقات میرا کوئی وسیلہ نہین کہ مین اسکے پاس پناہ لون
سوائے تیرے جسوقت کہ حادثۂ عام اور بلائین نازل ہوتی ہین مجھے بچائیو مدد کیجیو۔ کوئی
مسلمان نہین ایسا سمجھتا یا اعتقاد کرتا ہی کہ ولی یا نبی بغیر خدا کے سماعت دینے کے خودبخود

سنتے ہین یا بغیر خدا کے جلائے جیتے ہین یا بغیر خدا کے بلائے دنیا سے گذرتے ہین یا خدا کے کارخانے ہین شریک و سہیم ہین بغیر خدا کے حکم کے تصرّف یا عمل کرسکتے ہین بغیر خدا کے بنائے خود بخود مستقلاً بنے ہین وحدہ لاشریک لہ کہنے والے کا یہہ اعتقاد کبھی نہین ہے کیونکہ ایسا اعتقاد خود کفر ہے ندا کرنے کی حاجت نہین مگر مبتدع لوگ مسلمان پر بدگمانی سے بہتان لگاکر یارسول اللہ یا علی مدد یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ المدد یا احمد کبیر الرفاعی وغیرہ ندا کرنے والے کو مشرک کافر کہتے ہین حالانکہ مسلمان انکو غیب دان حاجت روا مستقل سمجھکر ہرگز نہین پکارتے ہین - مولانا غیاث الدین بن احمد کا قصیدہ وغیرہ بزرگون کے کلام مین موجود ہے ابیات +

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ + مُحْیِ الدِّیْنِ فِی الْقَلْبِ حَاضِرْ + جِیْلَانِیْ بِاللّٰہِ بَادِرْ +
اَلْمَدَدْ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ + یا شیخ عبدالقادر جیلانی اعطنی شیئاً للہ یہان اعطنی کا لفظ محذوف ہے یعنے ای شیخ عبدالقادر جیلانی دو مجکو ایک چیز یعنے مدد خدا کے واسطے جلدی سے دو کہ تمھاری یاد میرے دل مین ہمیشہ حاضر ہے اور صحیح روایت مین عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے وارد ہے مَنْ کَانَ لَہٗ ضُرُوْرَۃٌ فَلْیَتَوَضَّأْ وَیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ یعنے جسکو کچھہ ضرور مشکل کام آوے پس وہ وضو کرے اچھا وضو اور دو رکعتین نفل نماز پڑھے پھر دعا مانگے یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسے اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون وسیلے سے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یا محمّد مین متوجّہ ہوا تمھاری طرف وسیلہ کرکے خدا کی جناب مین اس میری حاجت روائی کے باب مین تاکہ وہ حاجت روا ہووے میرے لئے ای خدا انکو شفاعت قبول کرانکی میرے باب مین جلد اسکی حاجت وسیلہ سے رسول مقبول کے برآویگی اور مشکل آسان ہوجاویگی تجربہ کیا ہے بزرگون نے اور امداد سے رسول مقبول کے اپنی مراد کو پہنچے

مسلمان شخص کبھی اولیاء اللہ کو یا پیغمبر کو غیب دان اور مستقلاً متصرف نہیں سمجھتے ہیں پھر تو ندا جایز ہی اگر غیب دان مستقلاً سمجھکر ندا کریں تو شرک و کفر ہوگا ہاں معتزلہ کا مذہب یہہ ہی کہ افعال و اعمال بندہ کو خدا کے پیدا کیے ہوئے نہیں سمجھتے بلکہ بندہ مستقلاً افعال و اعمال اپنے کا پیدا کرنے والا ہی ایسا اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہہ ہی کہ بحکم اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ یعنے اللہ نے تمکو بھی پیدا کیا اور تمہارے عمل بھی اللہ نے پیدا کیا ہی اسلیئے وہابیہ نے ندا کے باب مین معتزلہ کا طریقہ اختیار کیے ہی اور غیب اضافی اور غیب مطلق کو نہین سمجھتے ہیں اور آیت مرقومہ سے منکر ہیں اور عبث اہل سنت وجماعت کے عامی مسلمانون کو دھوکے بین ڈالتے ہین کتاب تصحیح المسایل تصنیف مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۴۸ مین فارسی عبارت کے اندر صریح لکھا ہی کہ اعتقاد این فرقہ وہابیہ چنان ست کہ ندا کردن اموات از دور و نزدیک باعتقاد استماع شان اعتقاد نمودن علم غیب است اموات را گو یا سماع خدا اعتقاد کنند واین امر صریح البطلان وابطال آن معلوم ہر کہ و مہ گردیدہ است لہذا آنرا در پردہ ادا نمودہ شد اول معنی علم غیب را باید فہمید بعد ازان حکم باید کرد مولانا شاہ عبد العزیز در تفسیر سورہ جن می نویسند غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ غایب باشد نہ حاضر بالمشاہدہ و بوجدان دریافت شود و اسباب و علامات آن نیز در عقل و فکر در نیاید تا ببداہت و استدلال دریافت شود واین غیب مختلف می باشد پیش کور مادرزاد عالم الوان غیب ست و پیش اصم مادرزاد عالم اصوات و نغمات و الحان غیب ست و پیش فرشتہ الم گرسنگی و تشنگی غیب ست و دوزخ و بہشت و لذت سکرات موت و عذاب قبر پیش مردم زندہ غیب است واین قسم را غیب اضافی گویند و آنچہ نسبت بہمہ مخلوقات غایب است آنرا غیب مطلق گویند مثل وقت آمدن قیامت و احکام کونیہ کہ فردا چہ خواہد شد و شرعیہ در ہر روز در ہر شریعت چہ می شود و مثل حقایق ذات و صفات او تعالی است علی سبیل التفصیل واین قسم را غیب

خاص اوتعالیٰ نامند قولہ تعالیٰ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا یعنے پس مطلع نمیکند بر
غیب خاص خود ہیچ کس را اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ مگر کسی را کہ پسند میکند واو رسول
می باشد یعنی اطلاع نمید ہد بوجہی کہ رفع تلبیس واشتباہ وخطا بکلی دران اطلاع حاصل شود و
احتمال خطا واشتباہ اصلاً نماند وہمین اطلاع دادن کذائی است کہ اورا اظہار شخص بر غیب
تو ان گفت بخلاف اطلاع منجمین واطباء وکاہنین ورمالان وجفریان وفال بینان کہ
علم ایشان ببعض حوادث کونیہ ازراہ استدلال وعلامات ظنیہ باخبار محتملۃ الصدق و
الکذب جنیان وشیاطین تخمینی وہمی میباشد نہ یقینی واولیارا ہرچند عالم الہامی یقینی
ببعض حقایق ذات وصفات یاوقایع کونیہ حاصل می شود اما تلبیس اشتباہ بجمیع الوجوہ
ازان مرتفع نمی گردد تا اظہار ایشان برغیب واستیلا بران متحقق گردد بلکہ اظہار غیب
برایشان وانعکاس صور غیبیہ درآئینۂ وجدان قلب ایشان ہست ولہذا انکشاف تام
بران متحقق نمی شود حاصل کلام اینکہ اظہار برغیب ہیچ کس را نمید ہد مگر کسی را کہ پسند میکند
وآنکس رسول می باشد خواہ از جنس ملک باشد خواہ از جنس بشر تحقیق ہی کہ صاحب
تفسیر کشاف علامہ زمخشری چند مقام پر اپنی تفسیر مین مایل بمذہب اعتزال ہوا ہی
اور صاحب تفسیر بیضاوی اور دیگر محشی علمانے اسکی خطا کو اصلاح دیا ہی از انجملہ یہہ
بھی ایک مقام ہی کہ ابطال کرامات والہام اولیا کا کیا ہی اظہار شخص برغیب جدی
چیز ہی اور اظہار غیب بر شخص جدی چیز ہی پہلی شان رسولون کی ہی کہ وہ دعوت خلق
کے لئے مبعوث ہوئے ہین اور دوسری شان یعنے اظہار غیب بر شخص یہہ اولیا اُن
کو خدا نے رتبہ الہام سے دیا ہی اور دعوت خلق پر مامور نہین کیا ہی معلوم ہوا کہ رسول
کے تابع بنی ہی انکو بالاصالت اطلاع برغیب ہی اور ولی کو اصالتاً نہین بلکہ وراثتاً و
تبعاً جو الہام وکرامات ملی ہی وہ سب معجزات اسی رسول کے ہین جسکی امت ہین وہ ہی معلوم
ہوا کہ سماع موتیٰ ندای احیاء کو خدا کے سنانے سے سنتے ہین خود بخود مستقلاً وسے

موتی اسُنتے ہین پھر علم غیب کہان رہا خدا نے تعلیم کی تب انکو معلوم ہوا حقیقتاً جب روح بدن سے جدا ہوئی قوای نباتی وعنصری اس سے جدا ہو گئے مگر قوای نفسانی وحیوانی قایم ہین و تبقی بعد الموت دراکۃ یعنے مرنے کے بعد درّاکہ باقی رہتا ہی کئی حدیثون مین وارد ہی کہ درخت وپتھر آنحضرت کو سلام کرتے اور اصحاب سنتے تھے اور آنحضرت انکو ندا کرتے اور بلاتے تھے وہ برابر آپ پاس چلے آتے تھے اور اصحاب دیکھتے تھے یہہ سماعت اور کلام کرنے کی طاقت خدا نے انکو دی جب جمادات کو خدا تعالی کی طرف سے یہہ ملی تو مردون کو کہ قوای نفسانی وحیوانی روح مین موجود اور علم وشعور و ادراک روح کو حاصل ہی اور خدا تعالی انکو سنواتا ہی اسمین شرک وکفر کہان سے آگیا تصحیح المسائل کے صفحہ ۱۵۳ مین لکھا ہی تحقیق درین مقام آنست کہ افعال عباد ہمہ مخلوق خدا ہستند ودرین حکم احیا واموات آدم وملک وغیرہ ہمہ یکسان اگر کسی فرشتہ آدمی زندہ یا مردہ را در کدام فعل مستقل وخالق افعال خود داند کفر است کلام وسماع احیا ہم مخلوق او تعالی شانہ ہست اگر او تعالی خواہد آدمی کلام کند وبشنود واگر نخواہد نشنود اگرچہ صور اسرافیل در گوش او دمیدہ شود علی ہذا القیاس ارواح اموات ہم نمی شنوند تا آنکہ خدا نشنواند وباسماع خدا ندای نزدیک ودور می شنوند وہمچنین کلام میکنند ودیگر افعال می سازند ودر خواب احیا می آیند وکلام میکنند چنانچہ جریان عادت الٰہیہ در عالم مادی سماع وکلام وصوت ہر یک متفاوت ساختہ است ہمچنان در عالم مجرد ملکوت وروحانی طرق بصارت وسماعت وحیات وعلم وادراک بطور خاص نہادہ کہ روح انسان وفرشتگان آدمی را می بینند وآدمی انہا را نمی بینند زیرا کہ ابدان عالم مجرد محتاج بطعام وشراب نیستند وندای نزدیک ودور بسمع انہا یکسان می ماند پس افعال آن عالم را بافعال این عالم ہیچ نسبتی نیست ۔ در شرح مسامرہ می نویسد کہ امور برزخ را بر امور دنیا ہرگز قیاس نباید کرد وتردد انکار ملاحدہ طبعیہ یعنے نیچرو

اہل اعتزال بخصوص در معجزات ابنیا و کرامات اولیا آنچہ میدارند ہمہ ناشی از جہل و تاریکی عقل ایشان
است وایشان راشل خود پنداشتہ اند فاما ملاحدہ نیچر کہ اعتقاد معاد و حشر و نشر و ثواب و
عذاب ندارند کلام شان در باب برزخ اعتباری ندارد اما آنہا کہ بر قرآن و حدیث ایمان
آوردہ اند انہارا امکان انکار نخواہد بود چنانچہ یہہ بیان مولانا شاہ ولی اللہ اور شاہ
عبدالعزیز اور شاہ عبدالحق دہلوی رحمہم اللہ کی کتابون سے ثابت ہوگیا انکے بعضے شاگرد
ومرید کہتے ہین کہ بزرگون کو ایسا تصور کئے ہین کہ دور و نزدیک سے ہماری ندا برابر سنتے
ہین یہہ شرک ہی اب انکار کرنا قرآن و حدیث سے یہہ کمال دیوانگی بیدینی اور مسلمانون کو گمراہ
کرنا ہی۔ و نیز در تفسیر عزیزی نوشتہ است کہ حال ارواح بعد مفارقت از ابدان مثل
ملائکہ میگردد و روح را قرب و بعد مکانی مانع این سمع و ادراک نمی شود و مثال آن در وجود
انسانی روح بصری است کہ ستارہای ہفت آسمان را درون چاہ می تواند دید۔ ایک وہابی
نے کہا کہ خدا غیب دان ہی جو کوئی ابنیا یا اولیا کو غیب دان سمجھے وہ مشرک ہی جب معنی
غیب دان اُس کو پوچھے تو بولا کہ جو چیز نامعلوم اور چھپی ہوتی ہی وہ غیب ہی اسکا جاننے والا
خدا ہی ابنیا اولیا کو جتنا اسنے علم غیب سکھایا اتنا یہہ جاننے والے بنے جب پوچھا گیا کہ
اندا سے کون چیز غیب تھی جسکا وہ جاننے والا ہوا اور غیب دان بنا ہمکو بتلادو کچھ جواب نہ دیسکا
بمجلس سے اٹھکر چلا گیا جو شئی آدمی کی نسبت غیب ہے ہرگز وہ شئی خدا کی نسبت کرکے حاضر ہے یہان سے معلوم ہوا کہ غیب
اضافی و غیب مطلق و غیب خاص کو بالکل وہ پہچانتے نہین ایک کتاب قول الجمیل یا تکمیل
الایمان پڑھنے اور سمجھنے تو ایسا بداعتقاد مسلمانون کو بہکانے اور دہوکا دینے کا نکرتے
حصن حصین ہین حدیث شریف ہی یا عباد اللہ اَعِینُونِی یا رجال الغیب اَعِینُونِی حق
تعالی اپنے نیک بندون کو خواہ دور ہون خواہ نزدیک پکارنے والے کا آواز سنوادیتا
ہی اور اپنی قدرت سے ولی کی مدد پکارنے والے کو پہنچاتا ہی عن عبداللہ ابن عمر انہٗ
خَدِرَتْ رِجلہٗ فَقِیلَ لہٗ اُذکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیکَ فیزل عنکَ فصاح یا محمداہ

فخدر من ساعة یعنے عبد اللہ بن عمر کا بیٹھے ہوئے پاؤن سست ہوا اور سو گیا کھڑے رہنے کی طاقت نرہی ایک اصحابی نے کہا جو آدمیون مین سے تمکو بہت پیارا محبت والا ہووے اسکو پکارو تب آپ نے یا محمد کرکے پکارا اسی وقت پاؤن کا درد جاتا رہا آپ کھڑے ہوگئے۔ ابن الہمام نے فتح القدیر مین محمد بن حرب الہلالی کی روایت نقل کی ہے وہ حرمین شریفین کے فتوے مین سے یہان لکھی جاتی ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الْهِلَالِي قَالَ اَتَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزُرْتُهُ وَجَلَسْتُ بِحِذَائِهِ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَزَارَهُ ثُمَّ قَالَ يَا خَيْرَ الرُّسُلِ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا فَقَالَ فِيهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۵ یعنے اور اگرچہ یہہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہین جانون پر اپنے آوین تمہارے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے انکے رسول اللہ پاوین اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ۔ محمد بن حرب الہلالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین گیا زیارت قبر نبی علیہ السلام کو اور زیارت کرکے قبر شریف کے سامنے بیٹھا پس آیا ایک اعرابی اور زیارت کی اسنے اور کہا ای بہترین پیغمبران تحقیق خدا نے تمپر نازل کیا سچی کتاب قرآن مجید اور اس کتاب مین ایسا فرمایا یہہ آیت مذکورہ پڑھی اور کہا کہ مین اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہون اور تمہاری شفاعت چاہتا ہون خدا کے نزدیک پھر عاجزی کیا اور رویا اور یہہ بیتین پڑھین ابیات يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ ✽ فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ ✽ نَفْسِي الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ ✽ فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ ✽ یعنے ای کہ بہتر زمین ہے وہ کہ جہان آپ مدفون ہوئے ہین اسکی خوشبوئی سے تمام زمین اور جنگل خوشبو ہوگیا میری جان قربان اس قبر کی کہ جہان تم رہتے ہو اسمین پاکی ہے اسمین بخشش ہے اور کرم ہے یہہ آیت حیات النبی پر دلیل قطعی ہے اور مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون ثابت ہوتے ہین۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو خواب مین محمد بن حرب الہلالی نے

آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہیں کہ اس اعرابی کو بشارت سنا دو کہ میری شفاعت سے
خدا نے اسکو بخشا سب گناہ معاف کر دیا۔ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت کی وفات کے بعد چند روز ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا روتا ہوا قبر شریف کے نزدیک
لوٹ گیا اور یہہ آیت مذکورہ پڑھی اپنے گناہوں کی معافی مانگی اسی وقت قبر شریف سے آواز
آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنے اللہ نے تجکو بخشا اور سب تیرے گناہ معاف کیا اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

استفتا ۲۵

سوال شفاعت کے معنی کیا ہیں اور اسکے اقسام کتنے ہیں بیان کیجیے خدا اجر دیگو

الجواب سترہ اقسام شفاعت کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اذن دیا ہے
تفصیل وار لکھے ہیں از انجملہ پہلی قسم عالم ارواح میں شفاعت مطلق تھی کہ آپکے نام مبارک
کے وسیلے سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی نوح علیہ السلام کی کشتی سلامت جودی کے جبل کے
کنارے پر جا پہنچی ابراہیم علیہ السلام پر آتش گلزار ہوگئی رحمۃ للعالمین کی ذات پاک مظہر شفاعت
ہے دوسری قسم جب آپ دنیا میں پیدا ہوئے عربستان سے قحط کی بلا دفع ہوئی میوہ غلہ
دس حصے پیدا ہوا سب حاملہ عورتوں نے بیٹے جنے برکت تمام دنیا میں ہوئی تیسری قسم جب آپ
مبعوث برسالت چالیس برس کی عمر میں ہوئے کفر کی تاریکی جاتی رہی نور اسلام نمودار
ہوا جس بیمار کے واسطے دعا کرتے شفا ہوتی شب و روز بنی آدم کے واسطے خدا کے نزدیک
دعائے خیر کرتے تھے دشمنوں کی بھی خیر خواہی کی مظلوم کو ظالم سے چھڑایا شیاطین کا آسمان
پر چڑھنا اور استراق اخبار کرنا موقوف ہوگیا کل مخلوقات پر رحمت خدا بقدر مراتب
ظاہر ہوئی معصیت و نافرمانی کے باعث قہر خدا و غضب آسمانی و بلا اگلی پیغمبروں کی امت
پر ہوا کرتی تھی سو بالکل موقوف ہوگئی جیسے کہ طاعون خسف زمین مسخ صورت باران
سنگ و آتش زلزلہ کے سبب زمین کا الٹ جانا ان سب عذابوں سے رسول آخر الزمان

کی امت مرحومہ محفوظ و مامون ہے چوتھی قسم عالم برزخ میں شفاعت کرتے ہیں اپنے زائرین
قبر شریف کی خصوصًا ہرطرح اپنے امت کی حاجت روائی کرتے ہیں چنانچہ ابو امامۃ الباہلی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا حق تعالی کا وعدہ ہے کہ بعد وفات میرے تمام
روی زمین کو مثل خاتم یعنے انگشتری کے مانند میری قبر میں رکھدیگا تمام ملک مشرق سے مغرب
تک میرے سامنے رہیگا جو کوئی درود شریف پڑھیگا دعا مانگیگا میں اسکو دیکھونگا سونگا
گویا میرے سامنے بیٹھا ہوا درود پڑھتا ہے میں اسکے حق میں اللہ سے دعا کرونگا شفاعت
کی کیونکہ دور ونزدیک کے مسلمان آپکی حضور میں برابر یکسان ہیں۔ اسی طرح فرشتگان
سیّاحین ہروقت میری قبر کے نزدیک میری امتی کا درود پہنچا دینگے اور اول و آخر درود
پڑھکر جو دعا کرینگے قبول ہوگی میں ہر امر میں انکی شفاعت کرونگا اگر دعا کا اثر دنیا میں
ظاہر نہوگا تو آخرت میں اسکا ثواب اور ذخیرہ جمع ہوکر انکو صبر کے عوض میں ملیگا اسیطرح
اعمال نامے ہمیشہ آپ کی امت کے ہر جمعہ و دوشنبہ کے روز آپکے حضور میں فرشتے رجوع
کرتے ہیں آپ نیک اعمال اپنی امت کے دیکھکر خوش ہوتے ہیں ترقی ثواب و رحمت کی دعا مانگتے
ہیں اور بد اعمال دیکھکر آپ ناخوش ہوتے ہیں استغفار کرتے ہیں انکے ہدایت کی اور طلب
مغفرت کی دعا خدا سے چاہتے ہیں شب و روز بلا فاصلہ حضرت کی شفاعت اپنی امت کے حق میں
جاری ہے۔ بقیع میں جو مسلمان مدفون ہوئے اور قیامت تک جو مدفون ہونگے انکے
حق میں آپکی شفاعت ہمیشہ ہوتی ہے پانچوین قسم آنحضرت کی دعا کی برکت سے خدانے آپکی
امت میں علمای ربّانی و اولیای حقّانی پیدا کئے ہیں کہ وہ امت رسول اللہ کے احوال کی
نگرانی اور شفاعت کرتے ہیں اپنے شاگردون مریدون معتقدون کی ہر وقت امورات
دینی و دنیوی میں خدا کے حکم سے مدد کرتے ہیں سکرات کی حالت میں انکا فیض باطنی
سلامتی ایمان کے واسطے شامل ہوتا ہے اور اس مسلمان کی روح کے استقبال کے لئے
رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں ارواح بزرگوں کی آتی ہے کیونکہ ولایت بھی

صاحبِ رسالت کے معجزوں مین سے ایک یہہ بڑا معجزہ قیامت تک قایم ہے ۔ قاضی ثناء اللہ
پانی پتی نے کتاب تذکرۃ الموتیٰ مین لکھاہے کہ حق تعالیٰ ارواح شہیدوولی را قوت اجساد
می دہد ہر جا کہ خواہند سیر کنند و گاہی اجساد ایشان از غایت لطافت برنگ ارواح می برآیند
و در کعبۃ اللہ جمع می شوند و نماز می کنند و دوستان و معتقدان خود را در دنیا و آخرت مددگاری
می کنند و فیض اویسیہ زندگان را میرسانند ۔ در سیف مسلول می نگارد کہ اولیاء اللہ
را بکشف صحیح کہ یکی از اسباب علم است ظاہر گشتہ و در حالات ایشان مرقوم شدہ است
کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل می شود اول بر یک شخص
نازل می شود و او قطب الاقطاب باشد و از ان شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیاء عصر
موافق استعداد میرسد و کسی از مردان خدا بے وسیلہ او درجۂ ولایت نمی یابد چنانچہ ابدال
و اوتاد و نجبا و نقبا و جمیع اولیا محتاج حکم او می باشند و این منصب عالی از وقت
ظہور آدم بروح پاک علی مرتضیٰ شاہ ولایت متعلق بود و بعدہ این منصب ولایت
با امام حسن مجتبیٰ رسید و بعدہ با امام حسین شہید کربلا پسرش با امام زین العابدین پسرش
با امام محمد باقر بعد از ان با امام جعفر صادق بعد از ان با امام موسیٰ کاظم بعد از ان با امام علی موسیٰ
رضا بعدہ با امام محمد تقی بعد از ان با امام علی النقی پس از ان با امام حسن عسکری علی نبینا و علیہم السلام
آن منصب معلائی ولایت باطنی مفوض بود و بعد از وفات امام حسن عسکری تا وقت ظہور
غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی بروح امام حسن عسکری این منصب تعلق داشت
چون حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب پیدا شدند در ۴۷۱ھ ہجریہ مقدسہ آن
منصب ولایت عظمیٰ و نعمت کبریٰ بایشان متعلق گردید و تا ظہور امام مہدی آخر الزمان
بروح مبارک غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مفوض می باشد لہذا حضرت فرمودہ اند قَدَمِیْ
هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنے میرا قدم سب اولیاؤن کی گردن پر ہے چنانچہ
یہہ بیت اسی باب مین فرماتے ہین ۔ **بیت** اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

آبَدًا علیَ الْاُفُقِ الْعُلیٰ لَا تَغْرُبٗ یعنے غروب ہوگئے آفتاب ولایت اول کے لوگون کے اور ہمارا آفتاب ولایت بلندی پر ہے ہمیشہ رہیگا غروب قیامت تک نہوگا۔ اسی لئے مشائخین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للّٰہ کی تسبیح بطور وظیفہ فتوحات ظاہری و باطنی کے واسطے پڑھتے ہین اور حضرت شاہ جیلانی کی مدد شفاعت امور دینی و دنیوی مین معتقدین کو ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔ چھٹی قسم شفاعت کی جب تک قبرون سے حشر کے دن جمیع بنی آدم زندہ ہوکر اٹھینگے وہان تک آنحضرت کی شفاعت تخفیف عذاب قبر مین بھی ہوگی روشنی وسعت گور آغاز حساب قیامت سایۂ عرش برین آپکی دعا سے حاصل ہوگی تمام انبیا آپکی شفاعت کے خواہان رہینگے لوائے حمد کے سائے مین آوینگے حوض کوثر میزان پلصراط غرض ہر مقام پر آپکی شفاعت ہر ایک امتی کو ہوگی آپکی امّت مین ستر ہزار اولیا اور علما ایسے ہووینگے کہ ہر ایک کی شفاعت سے ستر ہزار گناہگاران امت بخشائے جاوینگے۔ ساتوین شفاعت کبری انمقام محمود مین جب آپ سجدہ کرینگے پہلے سجدہ مین نصف امت بخشائی جائیگی اور دوسرے سجدہ مین پھر نصف امت باقی کی مغفرت ہوگی حضرت سید المرسلین کا تبہ اس دن سبکو معلوم ہوگا کہ خصوصیت آپکی بزرگی مین کیا کیا ہے قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے پہلے زمین شق ہوگی آپ قبر سے باہر آوینگے براق سواری کی حاضر ہوگی نفخ صور کی بے ہوشی آسان ہوگی ستر ہزار فرشتون کی جماعت آپکی جلو مین رہیگی آپ کا نام مبارک میدان عرصات مین پکارینگے بہشتی لباس اول آپکو پہنایا جائیگا مقام محمود پر عرش کے سیدھے بازو نشان احمدی لیکر کھڑے ہونگے آدم صفی اللہ اور سب پیغمبر آپکے نشان کے تلے آوینگے قبول شفاعت کے لئے آپ امتی امتی پکارینگے اور سب نفسی نفسی کہینگے بہتون کو بغیر حساب کے جنت کی طرف روانہ کرینگے اور بہتون کو جہنم کی آتش سے بچاوینگے بہتون کے درجے جنت مین بڑھاوینگے جن گنہگاران امت کو دوزخ مین داخل کردینگے اگر ذرہ برابر بھی ایمان انکے دل مین ہے تو آپ انکو دوزخ سے نکالینگے ایک گنہگار امتی بھی آپکی شفاعت عظمی کے باعث دوزخ مین رہنے

پناہ دیگا حق تعالیٰ فرماویگا ای محمد سب لوگ میری رضامندی چاہتے ہیں اور میں تیری رضامندی چاہتا ہوں اللّٰہمّ صلّ علیٰ حبیبک و نبیّک محمد و اٰلہ و اصحابہ و اتباعہ و بارک وسلّم

استفتا ۲۶

کیا فرماتے ہیں علمائی دین اس باب میں کہ بعد دفن میت کے قبرستان میں ایک شخص استادہ ہوکر اذان دیتا ہی بعد فاتحہ دعا پڑھکر لوگ گاؤن میں چلے آتے ہیں ابھی ایک شخص مسافر یہان آیا ہی اور اس رسم کو بدعت مذموم کہتا ہی کہ مشروعیۃ اذان کی سوای نماز کے اور کہین جایز نہین تا لوگ آواز سُنکر مسجد میں نماز کے لیئے جمع ہون قبرستان میں اذان دینا اور حافظون کو قرات قرآن کے واسطے قبر کے پاس بٹھانا خوشبو جلانا پھول سبزہ ڈالنا قبر پر یہہ رسم بدعت تمہارے ملک کا ہی اس باب میں جو صحیح روایت ہو مرقوم فرمائیے اگر آپ کہین تو قبرستان میں بعد دفن میت خوشبو سبزہ اذان دینا ہم چھوڑ دیوین جیسا کہو ویسا کرین جزاکم اللہ تعالےٰ

الجواب تسبیح و تہلیل ذکر و دعا قبرستان میں اموات کو ثواب پہنچانے کیواسطے پڑھتے ہین سو جایز ہی تصحیح المسایل میں فتح القدیر کی روایت منقول ہی اور مکروہ ہی قبر کے پاس سونا یا قضای حاجت کرنا یا خلاف سنت معہودہ کوئی عمل بجا لانا مستحب زیارت اور دعا کرنا ہی جیسا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب بقیع میں جاتے اب کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ وَاخْتَلَفَ فِیْ اِجْلَاسِ الْقَارِیِٔ لِیَقْرَءَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَالْمُخْتَارُ عَدَمُ الْکَرَاھَۃِ یعنے سلام ہووے تم پر یہہ قوم مومنین کا گھر ہی اور ہم بھی خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہین مین مانگتا ہون مین اللہ سے عافیت میرے اور تمہارے واسطے اور قرآن پڑھنے والے قبر کے پاس بٹھانا بعضون نے مکروہ کہا ہی اور مختار قول یہہ ہی کہ اسمین

کچھ کراہت نہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جنازے کی نماز پڑھی جب قبر مین رکھے آنحضرت سُبحان اللہ چند بار کہتے رہے ہمنے بھی کہے بعد اللہُ اکبر چند بار کہتے رہے ہم نے بھی کہے بعد حضرت کو پوچھا کہ تسبیح و تکبیر کہنے کا کیا سبب تھا آنحضرت نے فرمایا کہ جب تاریکی و تنگی سے قبر مین مردہ گھبراتا ہی تو تسبیح و ذکر کا آواز سُننے سے خدا تعالی اسکو خوشی بخشتا ہی۔ ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح مین لکھا ہی كُلُّ دُعَاءٍ ذِكْرٌ وَكُلُّ ذِكْرٍ مُتَضَمِّنٌ لِلدُّعَاءِ لِمَا فِيهِ مِنْ عَرْضِ الثَّنَاءِ وَتَعْرِيْفٍ بِالْعَطَاءِ یعنے سب طرح کی دعا ذکر خدا ہی اور سب طرح کا ذکر دعا کو شامل ہی کہ اسمین حق تعالی کی ثنا اور بخشش ظاہر ہوتی ہی۔ اور تلقین پڑھنا سنت ہی ابو امامۃ الباہلی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تمہارا بھائی مسلمان گذر گیا تو اسکو دفن کرنے کے بعد ایک تم مین سے کھڑا رہے قبر کے سرہانے تلقین پڑھنے کو اور یا فلان بن فلانہ کہے اگر ماں کا نام معلوم نہیں تو حوّا کا نام لیوے وہ مردہ سُنتا ہی پھر دوبارہ کہے وہ مردہ اٹھکر بیٹھتا ہی پھر تیسرے وقت کہے تب وہ مردہ کہتا ہی اَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللهُ یعنے ارشاد کرو کیا کہتے ہو خدا تمکو رحمت کرے لیکن تم اس مردے کا کہنا نہیں سنتے ہی بعد تلقین پڑھنے والا ایسا کہے اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالصَّلٰوةِ فَرِيْضَةً وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا یعنے یاد کر ای بندے کہ تو دنیا سے باہر نکلا ہی اس کلمہ شہادت پر تحقیق نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور تحقیق محمد اسکے بندے ہین اور رسول ہین اور تو راضی ہوا ہی کہ اللہ تیرا رب ہی اور اسلام تیرا دین ہی اور محمد تیرا نبی ہی اور قرآن تیرا امام ہی اور کعبہ تیرا قبلہ ہی اور نماز فرض ہی اور سب مؤمنین تیرے

بھائی ہین جب مردہ یہہ تلقین سنتا ہے اللہ اسکے دل مین ہمت کہنے کی دیتا ہے منکر نکیر سوال کرنے والے فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ چلو ہمکو اب سوال کرنے کی کچھہ حاجت نہین اللہ نے اسکو جواب تلقین کرادیا اور یہہ بھی کہنا یُثَبِّتُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ یعنے اللہ اسکو قول ثابت پر یعنے کلمہ شہادت پر ثابت رکھے۔ اور ایک روایت مین یہہ الفاظ بھی زیادہ تلقین مین کئے ہین اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۔ یعنے تحقیق جنّت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے اور بعث برحق ہے اور تحقیق قیامت کا دن آنیوالا ہے بیشک اور خدا تعالیٰ اوٹھاویگا زندہ کرکے سبھون کو جو قبرون مین ہین بلکہ ڈوبے ہوئے جلے ہوئے شیر نے کھایا ہو سب کے سب جی اوٹھینگے۔ بعضے روایتون مین تخفیف عذاب اور تکثیر ثواب کے واسطے سورۂ تبارک سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات مرتبے سورۂ تکاثر پڑھنا قبر کے گرد بیٹھکر بعد پیچھے جاتا تو مردہ چلنے والون کے جوتون کی آواز بھی سنتا ہے اور کون لوگ دفن کرنے آئے ہے انکو پہچانتا ہے۔ اور پھول سبزہ خوشبو قبر پر رکھنے سے تخفیف عذاب اور زیادتی ثواب ہے جب تک برگ و گل تازہ ہے تسبیح خدا کی کرتا ہے وہ ثواب اس میّت کو ملتا ہے چنانچہ روایت ہے کہ آنحضرت نے قبرستان مین ایک شخص کی قبر مین مردے پر عذاب ہوتے ہوئے دیکھا وہان کھڑے رہے اور کھجور کے درخت کی سبز ڈالی منگوائی اور قبر پر رکھدی اور فرمایا جب تک یہہ شاخ درخت تازہ اور سبز ہے مردے کو اسکی ذکر و تسبیح سے اُنست و ثواب حاصل ہوتا ہے۔ ایک مسئلہ فقہ کا یا فرایض کا قبر کے نزدیک بیان کیا جاوے تو عذاب تخفیف ہوویگا۔ اسی طرح قرأت قرآن وعظ حکایات صالحین کے بیان کرنے سے خدا رحمت بھیجتا ہے۔ اور خوشبوئی صندل وغیرہ رکھنے سے قبر کے پاس فرشتے خوش ہوتے ہین۔ آگ قبر کے پاس رکھنا منع ہے اور ایک حدیث شریف مین ہے اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا یعنے جب تم دیکھو کہ کہین آگ لگی ہے اور تمھارا

ہاتھ نہیں پہنچتا ہی تو تکبیر کہو یعنے اذان دو کہ اُسکی برکت سے آگ بجھکر ٹھنڈی ہوگی اور
عذاب قبر بھی آتش کا شعلہ ہی اور اذان عام ہی ذکر تکبیر دعا و تہلیل کو شامل ہی سوائے
نماز کے اور کہیں اذان ندینا کسی سے منقول نہیں خطبہ پڑھنے کیواسطے بھی خطیب کے
سامنے منبر کے پاس اذان کہتے ہیں لیلۃ القدر کو رمضان میں سات بار اذان ہر مسجد میں
کہتے ہیں۔ بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان کہنا اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنّت
ہی اسی قیاس پر قبر کی آتش بجھانے کو ہاتھ نہیں پہنچتا ہی تکبیر کہنا چاہیے تا قبرستان
کے مُردے آتش دوزخ سے خلاصی پاویں۔ اگر قبر کے سرہانے سورۂ بقر کا ابتدا
رکوع اور پایتی میں خاتمہ سورۂ بقر کا پڑھیں عذاب قبر موقوف ہوجاویگا۔ معلوم
ہوا کہ جیسی مشروعیۃ اذان نماز ہی کے واسطے ہی اسی طرح اور مقام پر بھی برکت کے
واسطے جایز ہی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہی کہ ایک روز علی مرتضیٰؓ غمگین دل سے
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں گئے آپنے فرمایا تم آج غمگین نظر آتے ہو
جاؤ اپنے دوستوں میں اور کہو کہ تمھارے کان میں اذان کہدیویں غمگینی دل کی رفع
ہوجائیگی۔ اگر کوئی جنگل میں رستا بھولا یا خوف پیدا ہوا اذان پکار کر کہے اور
اب بھی کہے اَعِیْنُوْنِیْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ یعنے یا رجال الغیب میری مدد کرو ضرور
کوئی شخص پیدا ہوگا تم کو رستہ بتاویگا۔ اب مشروعیۃ اذان کی مسلمانوں کے
فایدے کے واسطے بیان کرتے ہیں اذان کی معنی آگاہ خبردار کرنا ہی مدینہ شریف
میں جب حضرت ہجرت کرکے تشریف لائے وہاں جبرئیل نے وحی کے طور سے الفاظ
اذان آپ کو سنائے اور اسی شب کو عمر بن الخطابؓ نے خواب میں ہاتف کی زبانی
اذان سنی اور آنحضرت کو فجر میں آکر سنائے آپ نے فرمایا تمھارا خواب سچا موافق
وحی کے ہی ایسے الفاظ مخصوص ابھی مجکو جبرئیلؑ نے سنائے تھے الغرض جو کچھ
نیک کام ذکر دعا قرأت تسبیح اس زمانے میں جاری ہیں سب حسنات ہیں اذان دینا

میّت کو دفن کئے بعد قبرستان مین بدعت حسنہ ہی بنیت ثواب اور بخشایش کی ہی

واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۲۷

سوال مصافحہ کرنا بعد نماز فجر و عصر و جمعہ و عیدے کے یا معانقہ کرنا جو مسلمانون مین رواج ہی شرع شریف مین جایز ہی یا نہین بینوا توجروا

الجواب جایز ہی تصحیح المسایل مین شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری سے منقول ہی اِعْلَمْ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ عِنْدَ كُلِّ لِقَاءٍ وَمَا اعْتَادَهُ النَّاسُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ لَا اَصْلَ لَهُ فِي الشَّرْعِ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ وَلٰكِنْ لَا بَاْسَ بِهِ فَاِنَّ اَصْلَ الْمُصَافَحَةِ سُنَّةٌ وَكَوْنُهُمْ مُحَافِظِيْنَ عَلَيْهَا فِي بَعْضٍ وَمُفْرِطِيْنَ فِيْهَا فِي كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحْوَالِ وَهِيَ الْبِدْعَةُ الْمُبَاحَةُ یعنے مصافحہ کرنا جانو تم تحقیق سنّت ہی و مستحب ہی جب ملین دو مسلمان بھائی اور جیساکہ عادت و رواج لوگون نے اختیار کیاہی کہ فقط صبح کی اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہین اور بس اسطرح پر اصل شرع مین نہین آئی ہی لیکن اسمین کچھ مضایقہ نہین کیونکہ اصل مصافحہ تو سنّت ہی جب چاہو تب کرو بعض نے اوقات ٹھہرالیا ہی مصافحہ کرنے کو اور کوئی افراط و تفریط ٹھہرانے مین اکثر تامل کرتے ہین سو بدعت مباحہ ہی۔ اسیطرح کا حکم ہی میت کے بعد فاتحہ کا کھانا دہم چہلم برسی وغیرہ ٹھہرا کر دن مقرر کرلیا ہی حالانکہ فاتحہ صدقہ ایصال ثواب کے واسطے کرنا سنّت ہی مدعی عیب چین لوگونکو اعتراض کی جاملتی ہے یہان تک کہ ایسے سنّت اور مستحب نیک کامون کو مکروہ و حرام کہدیتے ہین چنانچہ بزرگون کی نیاز کے کھانیکو بھی بعض جاہل وہابیہ حرام کہتے ہین کہ غیر کے نام سے یہہ نیاز کا کھانا پکارا گیا ہی انکے کہنے پر کچھ اعتبار نہین قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے جب دو مسلمان شخص ملاقات کرتے ہین اور ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہین وے دونون مغفرت پاتے ہین جدا ہونے کے اوّل۔ مصافحہ کرنا دونون اپنے ہاتون کو دوسرے کے دونون ہاتھون سے باہم ملانا اور ابھی تو ہمارے

ملک کا مصافحہ بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ سیدھا ہاتھ آپس میں ملاتے ہیں ایسا ٹھہرا ہی ابدع البدعات کہیں تو بجا ہی لیکن از روی ادب کے کسی نے اپنا ہاتھ مصافحہ کرنے کو دراز کیا تو لازمہ انسانیت ہی کہ ہم بھی اپنا ہاتھ دراز کرکے مصافحہ کرلیں اگر ثواب نہ ملا تو گناہ بھی کچھ نہیں قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَحَرَّکَ یَدَہٗ تَنَاثَرَتْ ذُنُوْبُہٗ یعنے جسنے مصافحہ کیا اپنے بھائی مسلمان سے اور ہاتھ کو ہلایا تمام گناہ اسکے جھڑ جاتے ہیں جیسے جھاڑ کے پتے جھڑتے ہیں یہان سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگ عالم مشایخ سے مصافحہ کریں دست بوسہ لیویں بسبب تقاضای ادب دونوں ہاتھوں سے اسکے ایک ہاتھ کو پکڑیں اور اگر متساوی العمر والرتبہ ہیں تو ایک ہاتھ سے بھی جیسا کہ رسم ہی مصافحہ کریں اور امیدوار ثواب کے رہیں جایز ہی معانقہ یعنے گلے ملنا عید کے روز تو حدیث شریف میں قدوم سفر سے آنے والے کا معانقہ ثابت ہی یعنے کوئی سفر سے آیا ہی اسکو چھاتی سے لگانا گلے ملنا جایز ہی اور شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ معانقہ درحال غیر قدوم از سفر نیز آمدہ ست از برای اظہار محبت وعنایت ابویعلی سے روایت ہی اَنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اِسْتَبَقَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّہُمَا اِلَیْہِ الحدیث یعنے تحقیق امام حسن رض اور امام حسین رض دوڑ کر سامنے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے ان دونوں کو چھاتی سے لگایا اور پیار کیا اور پیشانی کے بوسے لیے الحاصل برادران دینی باہم محبت دلی رکھکر جب ملیں مصافحہ کریں یا عید کے روز معانقہ کریں شرع میں ممنوع نہیں ہی واللہ اعلم بالصواب ۔

استفتا ۲۸

سوال زیارت میّت کی تین دن کے بعد کرنا ہفتم دہم سی ام چہلم کے روز کھانا پکانا جو لوگ میّت یا زیارت میں شامل ہوتے ہیں انکو بلا کر کھلانا بدعت ہی یا نہیں اور

ایسے رسوم آنحضرت کے زمانے میں یا صحابہ و تابعین کے زمانے میں نہ تھے تب بدعت ضلالہ ہوتے ہیں یا نہیں اور فعل بدعت کبھی مستحب یا حسنہ نہیں ہوتا پھر ان عملوں سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہے یا نہیں طرفین کی کتابیں اور مباحثے دیکھکر اسکا جواب لکھینگے تو موجب احسان ہوگا اس زمانے کے علما اکثر اپنی سخن پروری جانب داری کے لحاظ سے صاف صاف ہمکو نہیں سمجھاتے اور رسالے چھپے ہوئے طرفین کے ہمنے دیکھے حق بات دریافت نہیں ہوئی ہے آپ کو تحفہ محمدیہ و تائید الحق و اظہار الحق وغیرہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور مباحثے و مناظرے مسایل مختلفہ میں کئے ہیں اس لئے بڑا بھروسا اور اعتبار آپکے مسئلے پر ہم رکھتے ہیں کیونکہ ۱۲۶۵ھ ہجریہ میں تحفہ محمدیہ چھپا ہوا ہمنے دیکھا تھا اور اسمیں پانچ مولویوں کا حال جو کہ مکہ معظمہ سے اخراج پائے تھے بتفصیل مندرج ہے اور آپ انکے حالات سے خوب واقف ہیں اسواسطے خالصاً مخلصاً عنداللہ اپنی مہر و دستخط سے جواب لکھنا میں حیدر آباد دکن کو لیجاؤنگا وہان کے علماؤن کو دکھاؤنگا دو مہینے میری رخصت کے باقی ہیں جلد لکھ بھیجئے جزاکم اللہ تعالیٰ

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً ربنا لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم معلوم ہووے کہ جمہور علما کے نزدیک اصل بدعت کے دو قسم ہیں ایک بدعت ہدیٰ جسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں دوسری بدعت ضلالہ جسکو بدعت سیئہ بولتے ہیں فصل الخطاب میں امام جزری سے منقول ہے قال الجزری فی النہایۃ البدعۃ بدعتان بدعۃ ھدی و بدعۃ ضلالۃ فما کان فی خلاف ما امر اللہ بہ و رسولہ فھو فی حیز الذم و ما کان واقعاً تحت عموم ما ندب اللہ الیہ و حض علیہ او رسولہ فھو فی حیز المدح یعنے کہا جزری نے نہایہ میں بدعت دو قسم پر ہے بدعت ہدیٰ اور بدعت ضلالہ جو خدا و رسول کے حکم سے خلاف ہے سو کام برائی میں داخل ہے اور جو واقع ہے عموماً تحت میں اس حکم کے جو اللہ نے

فرمایا اور مخصوص کیا یا اسکے رسول نے فرمایا اور مخصوص کیا سو وہ کام بھلائی مین داخل
ہی ۔ حلال بھی ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی مگر انکے درمیان مشتبہات اشیا ایسے
ہین کہ انکے لئے کوئی حکم بیان نہین ہوا الحکم اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ اِبَاحَۃٌ عِنْدَ الْجُمْھُوْرِ
سب اہل سنّت وجماعت کے نزدیک ہمہ اشیا جبتک حرام کا حکم نہ آوے اپنے اصلیت
اباحت پر ہین لیکن بعض علمانے اُن اشیا کو حرمت پر قرار دیا جبتک حلال کا حکم اُنکے لئے
نہ آوے بعض علمانے اُن اشیا کو توقف مین رکھا نہ حلال نہ حرام ہین کُلُّ بِدْعَۃٍ
ضَلَالَۃٌ مخصوص البعض ہی اس حدیث کے سبب کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ
یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ ۔ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ
عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا غَیْرَ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ۵
جس نے اسلام مین طریقہ نیک نکالا اسکو اسکا ثواب ہی اور جو کوئی اس طریقہ نیک
پر عمل کریگا اُسکا ثواب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کم نہوگا
اور جس نے اسلام مین طریقہ بد نکالا اسکو اسکا عذاب ہی اور جو کوئی اس طریقہ بد
پر عمل کریگا اُسکا عذاب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے عذاب مین سے کچھ کم نہوگا
اور یہہ دوسری حدیث بھی اسی کے متعلق ہی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ
مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ جس نے نو ایجاد کیا ہمارے اس دین مین جو کچھ کہ اس دین سے علاقہ
نہین رکھتا ہی پس وہ رد ہی ۔ سُنّت کا لفظ باعتبار معنی لغوی کے نیک و بد دونون
کو شامل ہی کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ عَامٌّ مُخْتَصٌّ لِبَعْضٍ اس معنی مین ہوئی
کُلُّ بِدْعَۃٍ سَیِّئَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے جو بدعت سیئہ ہی وہ ضلالت ہی اور
جو بدعت حسنہ ہی وہ ہدایت ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی مَا
اُحْدِثَ وَخَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الضَّلَالَۃُ

وَمَا اُحْدِثَ مِنْ خَيْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ؛
جو فعل یا قول اب نکلا ہیا کہ مخالف ہوا کتاب سے یا سنّت سے یا اجماع سے یا اثر سے
سو وہ بدعت نیک محمود یعنے تعریف کے لایق ہے۔ اور مطلق بدعت پانچ قسم کی ہے
بالاتفاق ایمہ اربعہ جمہور علما کے نزدیک اوّل واجبہ جیساکہ تصنیفات تفاسیر و شرح
احادیث و کلام اسانید کتاب و سنّت و تدوین کتب تصوف و اصول و فروع فقہیہ و
نحو و صرف و لغت و معانی و بیان اور جو کچھ دین میں اصلاح معاش و معاد کے لئے ضرور
ہے علم طب و حساب و منطق و علوم رسم الخط و اعراب و نقاط قرآن مجید و تعلیم و تعلّم علوم
شریف و تالیفات ردّ فرق مبتدعہ جیسے نئے سوالات نکلتے گئے ویسے نئے جوابات
بنانا بھی علما پر واجب ہوا دویم مستحبہ جیساکہ بنائی مدارس و خانقاہ و سافرخانہ و
دار الشّفا و سرور میلا د سرور انام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور تمام نیکی اور ثواب کے
کام جو قرون ثلاثہ میں نہ تھے سیوم مباحہ جیساکہ مصافحہ نماز کے بعد اور توسع طعام
لذیذہ و ملابس فاخرہ و عمارات جمیلہ بشرطیکہ مال حلال سے ہو اور باعث فخر و نخوت
کا نہو اور استعمال غربال و زیادتی اسباب خانہ چہارم مکروہہ جیساکہ آرایش
ساجد و مصاحف سونے روپے کے نقش و نگار سے اور تجمل فروش و سواری وغیرہ
پنجم محرّمہ جیساکہ مذاہب روافض و خوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ و مرجیہ و
مجسمیہ وغیرہ اسراف کے کام تفصیل اسکی سفینۃ النجاۃ میں مرقوم ہے۔ روایت ہے
کہ تراویح کی نماز بیس رکعات روشنی و اہتمام کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب مزین
المسجد و المنبر و المحراب رضؓ کے عہد خلافت میں جاری ہوئی آپنے فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ
هٰذِهٖ یعنے یہ کیا اچھی بدعت ہے اور حالانکہ آنحضرت نے چند روز پڑھی تھی وہ سنّت
ہے اور بحکم عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ یعنے تمکو میری سنت پر عمل
کرنا لازم ہے کسی طرح جو کام خلفاء الراشدین نے نکالا اسپر بھی سنّت کے جیسا عمل کرو

اس حدیث سے تو خلفای راشدین کے تمام افعال واقوال پر عمل کرنا سنّت ہوا جو نیا کام دین اسلام میں کسی نے ایجاد کیا اسکو شریعت کے قواعد اصول و فروع کے ساتھ ملا کر دیکھنا اور بخوبی تحقیق کرنا اگر وہ کام محمود ہی اصلاح معاش و معاد مسلمین کے لایق ہی اسکو بدعت حسنہ کہنا خواہ واجب خواہ مستحبہ ہو اگر ثواب آخرت اسمین مترتب ہوتا ہی خواہ مباحہ ہووے جسمین نہ ثواب ہی نہ عذاب ہے لیکن اگر وہ کام محمود نہین بلکہ خلاف شرع مین حکم آیا ہی اسکو بدعت سیّئہ کہنا اگر بدی کم ہی تو مکروہ ہی اور اگر بدی زیادہ ہی تو محرّمہ ہی ۔ معتزلہ کے علمانے حسن عقلی و قبح عقلی کا قاعدہ نکالا ہی بحکم وَلَکُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِیْعًا یعنے خدانے تمہارے واسطے تمام اشیا پیدا کیا جو کچھ زمین مین ہی بعضون نے لام کے معنے تملیک کے کئے ہین یعنے تمکو سب اشیا کا مالک خدانے بنایا حسن عقلی جس شیٔ مین نظر آوے کھاؤ پیو اور قبح عقلی جس مین نظر آوے اُس سے پرہیز کرو یہان سے اصل ہر شیٔ مباح ہوئی جسکے لئے خدا و رسولؐ کا حکم حرمت کا آیا ہی اس سے پرہیز کرنا فرض ہی اور جسکے لئے حکم حلّت کا وارد ہوا اسکا استعمال کرنا لیکن بعض اشیا کا کچھ حکم معلوم نہوا وہ اباحت پر اصلی ہین بعض نے کہا اصل اشیا حرمت پر ہین اگرچہ ہمارے واسطے پیدا ہوئے جسکے لئے حلال کا حکم ہوا استعمال کرو نہین تو حرمت اصلی سمجھو بعض نے توقف اسی لئے کیا کہ اگر عقلاً جایز ہووے تو حلال سمجھو اور عقلاً جایز نہووے تو حرام سمجھو ۔ تمام معتزلہ وغیرہ غیر مقلّد بن گئے عقل کے پیچھے پڑے نقل کو ترک کر دے اعتراض نفسانی و تاویلات شیطانی بتلانے لگے بہتّر فرقے ہوگئے فرقہ نیچیری بھی معتزلہ کا بال گوپال نکلا مقلدین ایمہ اربعہ اہل سنت و جماعت ہین اصول عقاید مین متفق فقط مسایل اجتہادیہ مین اختلاف کیا ہی ۔ عقاید کا حکم ہی وَفِيْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِهِمْ نَفْعٌ لَهُمْ یعنے مسلمان جو زندہ ہین مردون کے واسطے مغفرت کی دعا کرتے ہین اور انکو ثواب پہنچانے کے واسطے صدقات

خیرات دیتے ہین سو مردون کو ان کامون سے نفع پہنچتا ہے - عقیدۂ آمالی مین ہے
وَلِلدَّعْوَاتِ تَاثِيرٌ بَلِيغٌ ﴿ وَقَدْ يَنْفِيهِ أَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعا فاتحہ
کرنے مین بڑی تاثیر ہے ولیکن اصحاب ضلال یعنے معتزلہ نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
ثواب دعا وصدقات کا مردون کو نہین پہنچتا ہے اسلئے درہر دہ زیارت دہم چہلم
فاتحہ عرس اولیاؤن کا استمداد و زیارت قبور سے فیض حاصل کرنا غرض ان سب
باتون کا انکار کرتے ہین یہانتک کہ تقلید ائمہ اربعہ کی بھی چھوڑدی شتر بے مہار بنے -
مولانا خلیل الرحمان رحمہ نے رسم الخیرات مین مرقوم فرمایا ہے اور عقلا و نقلا خوب ردّ یہ
وہابیہ لکھا ہے کہ بعضے وہابی لوگون نے میت کے دہم چہلم برسی کی فاتحہ تعین یوم کرکے
عمل مین لانا بدعت کہا ہے جب چاہین دعا وصدقات کا ثواب پہچانا جایز ہے ایسا
ظاہر کرکے روز ہشتم و پنجاہم کو فاتحہ میت کی کرنے لگے لوگون نے کہا یہہ تو زیادہ
بدعت بنی ہے آخر وہ بھی فاتحہ درود کرنا چھوڑ دیا مرگئے مردود نہ فاتحہ نہ درود -
جب صدقہ اطعام فقرا و مساکین ثواب ہے جب کرو تب ثواب ہے کلّی بدون افراد
کے موجود نہین ہوسکتی اور فرد مخصّص کلّی کا وجود تعیین زمان و مکان اور وضع
کے مقتضی ہے پس جسوقت کہ تصدق خیرات میّت کے واسطے ثواب کے لئے کلی ہوا تو جتنے
صدقات بہ تعیین زمان و مکان و اوضاع مانند دہم بستم چہلم افراد اسکا کلی کے ٹھہرے
ثواب حسنات کا نتیجہ تصدیق کو پہنچا جب سلب مطلق فرد کا بدعت کے نام سے کرتے
ہو تو یہہ سلب مطلق اُس کلی کا ہوا جو صدقہ خیرات ایصال ثواب کے لئے شارع سے ثابت
ہے پھر کھُلے کھُلے کہدو کہ ایصال ثواب کا وجود نہین جو اصل مذہب معتزلہ و ملاحدہ
طبعیہ کا ہے فرد کلی کو مانع ہونا اصل کلی کی ممانعت ہو جاتی ہے فعل سنت کو بدعت ٹھہرا کر
تارک السنت مانع الخیر ہونا مبتدع کا کام ہے - اور یہہ جو سوال مین لکھا ہے کہ فعل بدعت
کبھی مستحب و حسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہے -

بھائی یہہ تمھاری جہالت ہی غور کرو مثلا ایک مسلمان شخص نے نماز ظہر جسکا وقت بارہ بجے کے بعد سے شروع ہوتا ہی اور تین چار بجے تک ختم ہوجاتا ہی دو بجے ہمیشہ پڑھنا تعیین کیا وہی فرد کلی تعیین زمان و مکان مین موجود ہوئی بدعت ضلالہ کیونکر ہوجائیگی اسی طرح ثواب صدقات جب کرو تب میت کو پہنچتا ہی پہلے اس اعتقاد کو ثابت کرلو اور جہالت چھوڑ دو اور ایصال ثواب کا ثبوت مسلمان کے دل کا اعتقاد ہی جسکے دل مین ترک تقلید و سوء اعتقاد کا مرض پیدا ہوا خدا اسکو دفع کرے اپ اچھی طرحسے تحفہ محمدیہ کو اور اسکی شرح جو عمدۃ العلما مولوی عبدالقدوس بنگلوری نے لکھی اور چھپوائی ہی غور سے مطالعہ کرو البتہ یہہ وسواس شیطانی دل سے دفع ہوجائیگا جواہر اخلاطی مین لکھا ہی اَلْاَحْکَامُ یَتَغَیَّرُ بِتَغَیُّرِ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ یعنے احکام تغیر پاتے ہین زمان و مکان کے پھیر بدل ہونے سے جیسا کہ جب پانی نملا تیمم قایم مقام وضو اور غسل کا ہوجاتا ہی جب آب آمد تیمم برخاست پانی کو دیکھنے سے تیمم شکست ہوتا ہی ہرگز آپ فلان و فلان کی بات مت سنو اور سنت و جماعت کے اعتقاد سے سرکشی مت کرو تم ہمارے شاگرد ہو دو حرف ہم سے سیکھے ہو اسلیئے رحم آتا ہی اگر فرصت چند روز کی ہی تو یہان اس خادم الشرع کے پاس تشریف لاؤ سب شبہ و شکوک بحکم خدا دور ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالی وما علی الرسول الا البلاغ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین ۵

استفتا ۲۹

سوال استاد علم ظاہری لکھنا پڑھنا سکھانے والا اور پیر و مرشد علم باطنی اذکار و اشغال بتلانے والا ان دونون مین مرتبہ زیادہ کسکا ہی اکثر سادات پیر و مرشد مُرید کرتے ہین لیکن علماو اسلئے انکے مرید کم ہوتے ہین عامی مسلمان اکثر مرید ہین جنکو شجرہ مرشدون کا پڑھتے بھی نہین آتا علما کا اعتقاد بے علم پیرون پر جتا نہین

کیونکہ وہ راگ سننے ہین اکثر لہو لعب مین مشغول رہتے ہین تب عالم سید متقی شیخ کی
طلب مین تمام عمر گذر جاتی ہی آخر بے پیرے دنیا سے چلے جاتے ہین اس زمانے مین اس
درد کا علاج کیا ہی عالم کے مرید ہونا اچھا ہی یا سادات جدّی پیرزادون کے اگرچہ بے علم
ہون مرید ہونا اچھا ہی اسکا جواب باصواب جیسا آپ لکھو اس پر ہم عمل کرینگے خدا آپکو اجر دیوے

الجواب علم ظاہر بلکہ علم حیاکت وحجامت بے استاد نہین ملتا ہی پھر علم باطن بغیر شیخ
کامل کے کیونکر بدست ہوگا مولانا شاہ ولی اللہ رح انتباہ مین تاج الدین سنبھلی سے
جو خلیفہ خواجہ باقی باللہ رح کے تھے نقل روایت کرتے ہین قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ عَلِیِّ الدَّقَّاقُ
قُدِّسَ سِرُّہٗ شَجَرَۃُ الَّتِیْ تَنْبُتُ بِنَفْسِہَا لَا ثَمَرَ لَہَا وَاِنْ کَانَ لَہٗ ثَمَرٌ یَکُوْنُ
بِغَیْرِ لَذَّۃٍ وَسُنَّۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی جَارِیَۃٌ عَلٰی اَنَّہٗ لَابُدَّ مِنَ السَّبَبِ فَلَمَّا اَنَّ
التَّوَالُدَ وَالتَّنَاسُلَ الصُّوْرِیَّ لَا یَحْصُلُ بِغَیْرِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَۃِ کَذٰلِکَ التَّوَالُدُ
الْمَعْنَوِیُّ حُصُوْلُہٗ بِغَیْرِ الْمُرْشِدِ مُتَعَذِّرٌ وَقَالَ فِی الرِّسَالَۃِ الْمَکِّیَّۃِ مَنْ لَا
شَیْخَ لَہٗ فَالشَّیْطَانُ شَیْخُہٗ یعنے شیخ ابو علی دقاق فرماتے ہین جو درخت خود
روئی ہوتا ہی اسکو پھل نہین اگر ہوا تو بیمزہ سنّۃ اللہ اسطرح جاری ہی کہ ایک سبب
سے دوسرا سبب پیدا ہوتا ہی اور مسبّب الاسباب خدا ہی جیسا کہ پیدایش ظاہری مان
اور باپ سے بطریق توالد آدمی کی ہوتی ہی اسی طرح پیدایش باطنی بغیر مرشد ہادی
راہ کے کیونکر حاصل ہو رسالہ مکیّہ مین ہی جسکا کوئی پیر نہین اسکا پیر شیطان ہی
سکندر ذو القرنین اپنے والد سے زیادہ اپنے استاد کی خدمت وادب کرتا تھا
پوچھا لوگون نے اسکا سبب کیا ہی اسنے جواب دیا کہ باپ نے مجھکو آسمان سے نیچے زمین
پر لایا یعنے باعث وجود جسمانی ہوا اور استاد نے مجھکو زمین سے آسمان پر لیگیا یعنے
قوت روحانی بتایا عقل وادب سکھایا **ابیات** ہیچ چیزی خود بخود چیزی نشد
ہیچ آہن خود بخود تیزی نشد ✤ مولوی ہرگز نشد مُلّای روم ✤ تا غلام شمس تبریزی نشد ✤

امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں لکھتے ہیں کَمَا اَعْطَى اللهُ الْكَرَامَاتِ لِلْاَوْلِيَاءِ الَّتِي هِيَ فَرْعُ الْمُعْجِزَاتِ فَلَا بِدْعَ اَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْعِبَارَاتِ مَا يَعْجِزُ عَنْ فَهْمِهِ فُحُولُ الْعُلَمَاءِ وَكَانَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ الْمَخْزُومِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْاِنْكَارُ عَلَى الصُّوْفِيَّةِ اِلَّا اِنْ سَلَكَ طَرِيْقَهُمْ وَرَاٰى اَفْعَالَهُمْ وَاَقْوَالَهُمْ مُخَالِفَةً لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَمَّا بِالْاِشَاعَةِ عَنْهُمْ فَلَا يَجُوْزُ الْاِنْكَارُ عَلَيْهِمْ وَلَا سَبُّهُمْ ۵ جیساکہ خدا تعالیٰ نے اولیاؤں کو کرامات دیا ہی جو فرع ہی معجزات نبی کی اسی طرح انکو تصنیف عبارات میں طاقت دیا ہی کہ بڑے علما اسکو سمجھ نہیں سکتے اور شیخ الاسلام المخزومی فرماتے ہیں کہ کسی عالم کو جایز نہیں کہ انکار حضرات صوفیہ کا کرے مگر جبکہ انکا رستہ پیروی کا چلے اور افعال و اقوال انکے خلاف کتاب وسنت کے دیکھے لیکن فقط سنی سنائی انکے قول کا انکار کرنا اور اپنی نافہمی سے برا کہنا بجا ہے شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں مَا يَدُلُّكَ عَلَى اَنَّ اَهْلَ الطَّرِيْقِ قَعَدُوْا عَلَى قَوَاعِدِ الشَّرِيْعَةِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ مَا يَقَعُ عَلَى اَيْدِيْهِمْ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا يَقَعُ شَيْئٌ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى يَدِ اَحَدٍ وَلَوْ بَلَغَ فِي الْعِلْمِ مَا بَلَغَ فَاِنَّ عُلُوْمَ هٰؤُلَاءِ فَوْقَ عُلُوْمِ اَهْلِ النَّظَرِ۔ کیا تمکو معلوم ہوتا ہی تحقیق اہل طریق قواعد شریعت کو تھامے ہوئے بیٹھے ہیں قوت باطنی سے ایسا درجہ کسی کا نہیں جو کرامات وخرق عادات اُن سے ظاہر ہوئے ویسے کسی عالم ظاہری سے وجود میں نہیں آئے اگرچہ مدارج علوم سے کمال کو پہنچے ہیں پس تحقیق علوم اہل طریق کا فوقیت رکھتا ہی اہل نظر کے علوم پر امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہی مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيْبٌ عَنْ عِلْمِ الْقَوْمِ يُخَافُ عَلَيْهِ سُوْءُ الْخَاتِمَةِ وَاَدْنٰى نَصِيْبٍ مِنْهُ التَّصْدِيْقُ وَالتَّسْلِيْمُ لِاَهْلِهِ یعنے جسکو حصہ نہیں ملا اہل طریقت کے علم سے تو خوف کیا جاتا ہی کہ اسکا خاتمہ بد ہووے اور ادنیٰ حصہ اہل طریق کے علم کا یہہ ہی کہ انکی تصدیق کرے اور انکا کہنا قبول رکھے **بیت** میازار وسرنج و مپیچ چنیں را مشو منکر کہ ہر مور کو سلیمانست وہر عفریت عنقا ہے

صاحب تنبیہ الضالین نے لکھاہی کہ شرع محمدی مین تو متفق علیہ مسئلہ ہی کہ کسی مسلمان کیطرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا بغیر پائے دلیل قطعی کے حرام ہی تکفیر کا تو کیا ذکر وہ تو ایک نہایت دشوار مقدمہ ہی کہ تکفیر اونیٰ مؤمن کی کرنا کفر ہی چہ جای علمائے باعمل قاطع شرک و بدعت کی خصوص سادات جلیل القدر کی کہ اجزا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہین اشد کفر ہوگا کیونکہ اولاد بتول رضی اللہ عنہا بحکم آیت تطہیر مانند اہل بدر کے مغفور ہین چنانچہ ابن حجر مکی شافعی نے صواعق محرقہ مین یہ حدیث شریف لکھی ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِیْ فَلِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ وَاِمَّا وَلَدُ الزِّنَا وَاِمَّا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ فِیْ غَیْرِ طُھْرٍ یعنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص کہ میری آل کا حق نہ پہچانا سو اِن تین وجہون سے ایک وجہ ہی یا وہ منافق ہی یا ولد الزنا ہی یا اس کی ماکو حیض کے وقت حمل رہا ہی - صاحب صراط المستقیم لکھتا ہی کہ ہر مسلمان را از دو چیز پرہیز واجتناب واجب است اوّل کبر یعنے تکبر کردن کہ آدمی خود را بہتر و بلند تر داند و مدام تعلّی و بزرگی خود جوید چہ این خصلت قبیح انسان را بکفر میرساند ازین جہت اقبح است از دیگر اعمال و خصایل در حدیث شریف است لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ یعنے نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی کہ جسکے دل مین ایک رائی کے دانے برابر ایمان سے ہی اور نہین داخل ہوگا جنت مین کوئی کہ جسکے دل مین ایک رائی کے دانے برابر تکبّر سے ہی دوم افساد وخرابی انداختن درمیان جماعتی از مسلمین واین مراتب بسیار دارد - مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوہ کے بعضے رسایل مین حضرات طریقہ چشت اہل بہشت پر سماع کے باب مین اسکی حرمت ثابت کرکے بہت طعن وتشنیع کی ہی کہ اکثر مشایخ قادریہ راگ سے پرہیز رکھتے ہین مگر طریقہ چشتیہ در ابوالعلائیہ مین بشروط

زمان و مکان و اخوان وغیرہ کے جایز کیا ہی لیکن تعصّب کی نظر سے نہ دیکھنا بلکہ دلایل
طرفین کو ملحوظ کرنا اور شریعت کے سب احکام کو غور سے پڑھنا اتنا علم ہر مسلمان و مرید
و شاگرد نے حاصل کرنا کہ حق و باطل کی تمیز ہووے اور استاد و پیر و مرشد سمجھ بوجھکر
کرے اور پیر و مرشد کو بھی علم شریعت اوّل لازم ہی تا مریدون کو گمراہی کے راستے سے
از روی نصیحت و ارشاد بچاوے اور ہدایت کرے عقاید حقّہ و پیروی رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی اور انصاف پر یقین لاوے مولانا شاہ عبد الحق دہلوی
محدث نے مدارج النبوہ کے باب دہم مین سماع کے باب مین خوب بیان کیا ہی چنانچہ
صاحب فصل الخطاب لکھتے ہین بدانکہ در سماع سہ قول را یعنے حرمت و کراہت و اباحت
درانجا ذکر کردہ ہست و دلایل ہر مذہب را بیان نمودہ و ترجیح کرد مذہب اباحت را
چنانکہ مدعای صاحب کتاب ہست و جواب داد از استدلالات و تمسّکات حرمت
و کراہت و اطناب کرد در مذہب اثبات اباحت و ثابت نمود آنرا بکتاب و سنّت
و اجماع و قیاس و نیز دروی می نگارد مقصود کاتب الحروف از نقل اقاویل اباحت
آنست کہ تا معلوم شود کہ مسئلہ مختلف فیہ ہست جزم کردن بیک جانب و ترجیح
آن و تعصّب نمودن دران مناسب نیست اگر یکی را صلاح وقت دران نماید کہ توقف
کند و ملاحظہ و احتیاط نماید و در ورطۂ خلاف و نزاع نیفتد و احتیاط و تقویٰ و عزیمت
و رخصت را دران اندیشد مبارک باد اما باید کہ زبان قال و حال از طعن و تشنیع
بزرگان دین و اہل طریق الیقین نگاہدارد بیت صحبت عافیتم گرچہ خوش افتاد ای دل ؎
جانب عشق عزیز ہست فرو مگذارش ؎ و قایلان اباحت و اہل طریقت را نیز مناسب نیست
کہ تعصّب ورزیدہ منکر اقوال علما شوند راہ فتویٰ و راہ تقویٰ ہر دو را بسلامت
نگاہ باید داشت شیخ مصلح الدّین سعدی رحمۃ اللہ علیہ شہاب الدّین سہروردی کے
مرید تھے انصافًا فرمایا ہی **ابیات** بگویم سماع ای برادر کہ چیست ؎

مگر مستمع را ندانم کہ کیست * اگر مرد لہوست و بازی ولاغ * قوی تر شود دیو اندر دماغ *
وگر سوی معنی بود طیر او * فرشتہ فرو ماند از سیر او * کسانیکہ یزدان پرستی کنند *
باواز دولاب مستی کنند * اور اکثر مسلمان جو سادات پیرزادون کے خاندان کو دیکھکر
انکے مرید ہوتے ہین خواہ وہ شجرۂ خلفائیہ یا شجرۂ جدیہ رکھتے ہون اور عالم کے مرید نہین
ہوتے ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ عالم کو استاد کے درجہ پر سمجھتے ہین کہ اہل شریعت ہین
اور سادات کو پیر و مرشد کے درجہ پر جانتے ہین کہ اہل طریقت ہین بحکم حدیث شریف
كُلُّ حَسَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا حَسَبِيْ وَنَسَبِيْ یعنے تمام حسب
و نسب قطع ہوجاوینگے قیامت کے روز مگر میرا حسب ونسب قایم رہیگا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ
یعنے مین چھوڑ جاتا ہون تم مین دو بڑی بھاری چیزین ایک قرآن شریف اور دوسری
میری آل جب تک ان دونون کی پیروی کروگے خدا کے غضب سے محفوظ رہوگے
اور یہہ دونون چیزین تمکو کل قیامت کے روز رسول اللہ کے نزدیک پہنچاوینگی۔
مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَ اَوْ تَشَبَّثَ بِهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ
عَنْهَا هَلَكَ یعنے میری اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کے جیسی ہی انکا دامن
پکڑا جسنے وہ نجات پایا اور خلاف کیا جسنے انھون سے وہ ہلاک ہوا۔ صاحب
صواعق محرقہ ابن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت رسول کے مناقب مین
ستر احادیث صحیحہ جمع کئے ہین زیادہ تحقیق منظور ہووے اس کتاب مین دیکھ لیوین
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِجَاهِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞

استفتا ۳۰

سوال ہمارے خاندیس کے تمام ملک کا رواج ہی کہ میت کے بعد تین روز تک

اس میت کے خویش و اقارب اپنے گھرون سے کھچڑی پکوا کر لاتے ہین اسکو بھاتی یا بھاجی کہتے ہین اور گوشت نہین پکاتے ہین زیارت کے بعد ہفتم دہم چہلم برسی کا کھانا اہل میت پکاتے ہین اور ہر سال برسی کرتے ہین اور عرس بزرگون کا انکے وفات کے روز بھی کرتے ہین اسکو نیاز کا کھانا کہتے ہین جیسے عاشورہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز ربیع الاول کی بارہوین کو حضرت رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نیاز ربیع الثانی کی گیارہوین کو حضرت غوث الاعظم کی نیاز وغیرہ ہر سال روز معین ہین کرتے ہین ایک شخص کہتا ہی کہ یہہ شرک ہی اور طعام پر ہاتھہ بلند کرکے فاتحہ درود پڑھنے سے وہ طعام حرام ہوجاتا ہی الغرض ان تمام کامون کو شرک اور کفر و حرام کہتے ہین ایسے شخصون کا کہنا صحیح ہی یا غلط ہی موافق مذہب اہل سنّت و جماعت کے کتب دین کے حوالے داخلے سے لکھدیا آپ کو بڑا ثواب و اجر ملیگا ٭

الجواب میت کے بعد گھر والون کے یا فقرا کے واسطے خویشون کا لایا ہوا جو کھانا کھچڑی یا گوشت وغیرہ ہووے جایز ہی صدقات مین داخل ہی ہاتھہ بلند کرکے دعا کرنا فاتحہ درود پڑھنا مساکین و محتاج کو بھی اسمین سے کھلانا جایز ہی اہل مصیبت کے گھر کا کھانا تین روز تک اہل تقویٰ کے نزدیک مکروہ ہی مولانا شاہ عبد الحق دہلوی نے مجمع البحار سے شرح مشکوٰۃ مین نقل کی ہی کہ ضیافت کا کھانا چند انواع کا ہی اوّل ولیمہ جو نکاح کے بعد عروس کے گھر لانے کی خوشی کا ہوتا ہی سو سنت ہی دوئم عقیقہ مسنونہ کہ فرزند کے سات روز تولد کے بعد ابن کے لئے دو بکریان اور بنت کے واسطے ایک بکری بچے کے سر کے بال مونڈنے کے وقت ذبح کرتے ہین سیوم طعام خُرس اسکو کہتے ہین کہ جب بچہ تولد ہوتا ہی اور خویش قوم کی عورت مرد جمع ہوتے ہین انکے لئے ضیافت ہوتی ہی سو مستحب ہی چہارم طعام اِعذار کہ جس روز بچے کی ختنہ کرتے ہین اور اقارب کے واسطے ضیافت ہوتی

ہی پنجم وکیرہ کہ جب نیا گھر کا پایہ ڈالتے ہین اور خویش قوم معارون کو کھانا اس روز
کھلاتے ہین ششم نقیعہ جو طعام کہ قدوم مسافر کے لئے ہوتا ہی اور نقع بمعنی غبار
کے ہین ہفتم طعام ضمیمہ جو اہل مصیبت کے واسطے کہ میت ہوئی جس گھر مین وہان غسال
نباش مساکین وغیرہ کے لئے ہوتا ہی ہشتم طعام تسمیہ خوانی یعنے بسم اللہ یا مکتب
کے نام سے مشہور ہی نہم مائدبہ جو طعام کہ بے سبب متعارف ضیافت کے لئے
ہوتا ہی یہ انواع مستحب لکھتے ہین دہم بزرگون کی نیاز کا کھانا یہ بھی صدقات
مبرات ثواب پہنچانے کی نیت سے ہوتا ہی سو بھی مستحب مین داخل ہی چنانچہ نیاز محرم
و ربیع الاول مولد کا کھانا گیارہوین کا طعام عرس اولیا کا طعام سب تبرک ہی و
جایز ہی نام الگ الگ ہونے سے یا قبل از طعام ہاتھ بلند کرکے فاتحہ پڑھنے سے
کچھ حرام نہین ہوتا ہی کیونکہ طعام دستر خوان پر رکھا گیا کھانیکے اول فاتحہ دیوین سو
دعای قبول صدقات اموات کے حق مین ہی اور کھانے کے بعد جو فاتحہ دیوین سو
دعای شکرانہ طعام ہی سب طرح سے جایز ہی ۵ مولانا شاہ عبدالعزیز
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرس کی باب مین استفتا پوچھا گیا تھا اور آپنے جواب
لکھا تھا اسکی نقل بعینہ کتاب تصحیح المسایل صفحہ ۲۵۸ مین سے ذیل مین مرقوم ہوئی
سوال تعین و تقرر یک روز بعد سال بنا بر زیارت قبور بزرگان جایز
ہی یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سال یک روز معین کردہ بر سہ صورت
است اول آنکہ یکروز معین کردہ یک دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر بر
قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت است و
در تفسیر در منثور آمدہ کہ سر سال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر مقابر می رفتند و
دعای مغفرت اہل قبور می نمودند اینقدر مستحب است دویم اینکہ بہیئت اجتماعیہ
مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و دعا و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم

درمیان حاضران نماید این قسم معمول در زمانہ آنحضرت وخلفای راشدین نبود اگر کسی اینطور بکند باک نیست زیراکہ درین قسم فائدہ احیا واموات را حاصل است سیوم اینکہ مردمان جمع شدہ یکروز معین کردہ بالباس فاخرہ ورقص وسزامیر بتقریر کسی می آیند وممنوعات شرعیہ وبدعات میکنند حرام است اما اصل عرس وفاتحہ بدعت نیست ملخصًا۔ اور اسی طرح مولوی رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی سے بھی پوچھا گیا تھا کہ روز معین کرکے ہرسال اسی وفات کے روز عرس کی نیاز فاتحہ کرنا کیسا ہے انھون نے بھی اپنے جواب مین صاف لکھا ہے چنانچہ زمان اگرچہ سیال غیر قار است اما آنچہ بآن تقدیر کردہ می شود زمان را از شب وروز وماہ وسال اینہا را شرعًا وعرفًا دورہ مقرر است چون یک دورہ تمام می شود باز از سر شروع می شود وبہمین حساب رمضان بشہر صوم وذیحجہ بشہر حج وہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد یا نظیر او داد بلکہ شود وآن جایز است۔ استفتاء عربی از کتاب ماثبت بالسنہ فی الایام والسنہ تصنیف مولانا شاہ عبدالحق دہلوی درجواز یازدہم ربیع الثانی فاتحہ غوث الاعظم سیدنا ومرشدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ استفتنا هَلْ لِهٰذَا الْعُرْفِ الَّذِي شَاعَ فِي دِيَارِنَا فِي حِفْظِ اَعْرَاسِ الْمَشَايِخِ فِي اَيَّامِ وَفَاتِهِمْ اَصْلٌ فَاِنْ كَانَ عِنْدَكَ عِلْمٌ بِذٰلِكَ فَاذْكُرْهُ۔ قُلْتُ قَدْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْخَنَا الْاِمَامَ عَبْدَ الْوَهَّابِ الْمُتَّقِي الْمَكِّي فَاَجَابَ بِاَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُرُقِ الْمَشَايِخِ وَعَادَاتِهِمْ وَلَهُمْ فِي ذٰلِكَ نِيَّاتٌ قُلْتُ كَيْفَ تَعْيِيْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَيَّامِ فَقَالَ الضِّيَافَةُ مَسْنُوْنَةٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَاقْطَعُوا النَّظَرَ عَنْ تَعْيِيْنِ الْيَوْمِ وَلَهُ نَظَائِرُ كَمُصَافَحَةِ بَعْضِ الْمَشَايِخِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَكَالْاِكْتِحَالِ يَوْمَ عَاشُوْرَا فَاِنَّهُ سُنَّةٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَبِدْعَةٌ مِنْ جِهَةِ الْمَخْصُوْصِيَّةِ ثُمَّ قَالَ وَذَكَرَ بَعْضُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْ مَشَايِخِ الْمَغْرِبِ اَنَّ الْيَوْمَ الَّذِي وَصَلُوْا اِلٰى جَنَابِ الْعِزَّةِ وَحَظَائِرِ الْقُدْسِ يُرْجٰى فِيْهِ مِنَ الْخَيْرَاتِ

وَالْبَرَكَةِ وَالنُّورَانِيَّةِ اَكْثَرُ وَاَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ ثُمَّ اَطْرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَنِ السَّلَفِ شَيْئٌ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ مُسْتَحْسَنَاتِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہیٰ استفتا کیا فرماتے ہیں اس باب میں کہ جو ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ
مشایخ بزرگ جس روز وفات پائے ہیں اسی روز کو یاد رکھکر اُنکا عرس و فاتحہ کا دن مقرر
تعیین کرتے ہیں اس باب میں کچھ اصل شریعت میں ہے یا نہیں اگر آپ کو اس کا علم پہنچا ہے تو
بیان کیجئے - شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں جواب میں کہ میں نے یہہ مسئلہ
میرے استاد و مرشد حضرت عبدالوہاب متقی المکی سے پوچھا انھوں نے فرمایا کہ یہہ مشایخین کا
طریقہ اور انکی عادت ہے اور انکو اس باب میں کئی قسم کی نیّات ہے تب میں نے عرض کی کہ
اسی روز وفات کی تعیین کرنا اور دوسرے دنوں میں عرس و فاتحہ نکرنا اسکا کیا باعث ہے
حضرت نے فرمایا ضیافت کرنا سنّت علی الاطلاق ہے قطع نظر اس سے تعیین یوم کرتے ہیں
اسکی نظیر شرع شریف میں جیسا کہ مصافحہ سنّت علی الاطلاق ہے اور بعض مشایخین نماز
کے بعد کرتے ہیں سرمہ پہنا سنّت علی الاطلاق ہے عاشورہ کے روز پہنتے ہیں تو سنّت
مطلق ہے اور خصوصیت بدعت ہے پھر فرمایا حضرت نے اکہ ذکر کیا ہے بعضے مشایخین نے
بلاد مغرب کے کہ جس روز ولی اللہ کا وصال ہوتا ہے جناب حق عزّوجل کے حضور حظائر مقدس
میں تو امیدواری کی گئی ہے خیرات و برکات سے کہ اُس روز کی نورانیت اور دنوں سے
اکثر زیادہ حاصل ہوتی ہے پھر حضرت نے دیر تک سر جھکایا بعد فرمایا کہ یہہ امر زمان سلف
میں نہ تھا اس طرح پر ولیکن متاخرین علما و مشایخ نے استحسان کہا ہے واللہ اعلم
فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ تعیین صدقہ سالیانہ میں اختلاف ہے بعضی از علما سند
حدیث لاتے ہیں اَنَّهُ يَأْتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ یعنے آتے تھے
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم شہیدوں کے قبروں کے نزدیک زیارت کو ہر سال کے سر پر
تعیین صدقہ سالیانہ یعنے عرس و برسی کی فاتحہ اس سے ثابت ہوتی ہے اور ابن جبیر سے

یہہ حدیث منقول ہی اسکے دو معنے ہین کہ ہر سال اول محرّم کو آپ زیارت قبور کو جاتے تھے اور دوسرے معنے یہہ ہین کہ اول سال از موت مقبور یعنے جس تاریخ و مہینے مین وہ شہید ہوئے تھے ہر سال اس تاریخ و مہینے مین جاتے تھے بعضون نے اس اجمال کے باعث ضعیف کہا ہی کہ معلوم نہین معنی اولیٰ مراد ہی یا معنے دویم بعض علمانے معنی دویم کو ترجیح دیا ہی لیکن فضایل اعمال کے واسطے ضعیف حدیث پر بہی عمل کرنا معتبر ہی علما کے نزدیک چنانچہ شرح سفر السعادۃ مین مذکور ہی۔ زاد الآخرت مین کنز العباد سے نقل کیا ہی کہ فتنہ قبر برای مؤمن ہفت روز است و برای منافق چہل روز پس اولیای میت را باید کہ بہ نیت تبلیغ ثواب پیوستہ تا چہل روز از رحلت برای او صدقہ دہند اگر استطاعت دارند والا ہفت روز و گرنہ سہ روز۔ اہل مصیبت را اتخاذ طعام برای فقرا تا سہ روز و خوردن ایشان ازان مکروہ نیست اتخاذ طعام برای اقربا و اغنیا و خوردن ایشان آن را تا سہ روز ایام مصیبت مکروہ است و بعد انقضای سہ روز عام ازین کہ برای ارواح موتیٰ باشد یا بر سبیل ضیافت غنی و فقیر را خوردن جایز است کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان فرستادہ شود مکروہ نبود چرا کہ صدقات کہ برای فاتحہ اموات باشد فقرا را خورانیدن ثواب بیشتر است ازانکہ اغنیا را خورانیدن۔

فائدہ حقوق اربعہ میت کے مال متروکہ پر لازم آتے ہین اوّل تجہیز و تکفین کا خرچ بغیر اسراف کے بلا تبذیر و تقتیر یعنے افراط و تفریط نکرنا چاہئے بعضون نے لکھا ہی کہ سفید پارچہ جو جمعہ کے روز وہ شخص استعمال کرتا تھا ویسا کپڑا کفن مین کفایت کرتا ہی دوسرا حق ادای قرض واجب ہی تا میت گرفتاری سے عذاب کے خلاص ہووے تیسرا حق وصیت جو کیا ہو اسکو جاری کرنا ثلث اموال مین سے چوتھا حق وارثون کا ہی موافق فرایض اللہ کے تقسیم کر دینا چاہئے اب اگر میت کے مال سے کہانا پکاوین زیارت دہم چہلم وغیرہ مین خرچ کرین تو وارثون کی رضامندی پر موقوف ہی اگر کوئی چھوٹے نابالغ وارث ہین تو انکا حق تلف کرنا جایز نہین اگر کوئی وارث بالغ عاقل ہی اسنے اپنے اختیار سے خرچ کیا بعد

نابالغ وارث جب بالغ ہو وین اور دعوی کرین تو شرعًا مقبول ہی جسنے اپنے اختیار سے
خرچ کیا ہو اسکے حصّے مین سے وضع کرینگے معلوم ہوا کہ یہہ رسم بدعت مذموم ہی کہ قرض
کرکے میت کے پیچھے خرچ کرتے ہین اور غریب نابالغون کا ورثہ تلف ہوتا ہی بلکہ
ادائے دین مین فاتحہ وضیافت کے املاک جاتی رہتی ہی اور برادری کا رسم پورا
کرنیکے سبب شرع کا عصیان سر پر پڑتا ہی اس سبب سے دہم چہلم وغیرہ رسوم فقرا
اداکرنے مین کراہیت بلکہ گناہ ہوتا ہی اگر وارث سب عاقل بالغ ہین اور اپنی رضامندی
سے مال میت تمام صدقے مین خیرات مین خرچ کردین تو شرع کی ممانعت نہین ہی
یا جو وارث تونگر ہین انھون نے اپنے حصّے مین سے خرچ کردیا اور جو وارث غریب
ہین انکو پورا حصّہ انکا دینا ہی جایز اسکو تبرّع اور تطوّع کہتے ہین ٭ کتاب کشف الغطا
مین فتاوی غرایب سے منقول ہی کہ ارواح مومنین می آیند خانہای خود را در جمعہ و روز
عید و روز عاشورا و شب برات پس استادہ می شوند بیرون خانہای خود و ندا
میکند ہر یکی ازان باواز اندوہگین ای اہل من و اولاد من و نزدیکان من مہربانی کنید
بر ما بصدقہ و یاد کنید و فراموش نسازید و رحم کنید مارا در غربت ما درین قبر تنگ
و بند محکم و سختی مدید و احتیاج شدید و تحقیق بود این مال کہ حالا در دست شماست
در زمان پیشین در دست ما شما میخورید و می پوشید و ما حساب و عذاب کردہ می شویم
اگر صرف می کردیم ما آنرا در طاعت خدا تا سوال کردہ نمی شدیم مازان پس اگر رحم نمیکنند
بصدقہ برمیگردد ہر یکی ازان ہا گریان و غمناک و ندا میکند ہر واحد باواز اندوہ خداوندا
محروم گردان ایشان را از رحمت خود چنانکہ محروم کردند ایشان مارا از صدقہ و دعا
انتہی۔ فصل الخطاب مین مولانا شاہ عبدالعزیز کے فتوے سے منقول ہی کہ
طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین رضی اللہ عنہما میکنند و بران فاتحہ و قل و درود
می خوانند تبرّک می شود و خوردن آن بسیار خوب است لیکن بسبب پیروان آن طعام

پیش تعزیہ ہا و نہادن آن تمام شب بلکہ پیشی قبور حقیقتا شبیہہ بکفار ست پس ازین جہت کراہیت پیدا میکند واللہ اعلم بالصواب۔ اس زمانے مین اور اس ملک مین جو کچھ فاتحہ و درود ہوتا ہے اور عبادت بدنی و مالی اموات کے حق مین بحکم شرع شریف بجالاتے ہین بہت غنیمت ثواب ہے بدعات و مکروہات جو مخالف شرع شریف صریحا ہین اُن سے بچنا جہان تک ہوسکے نہایت ضرور ہے خصوصًا کھانے پینے مین احتیاط کرنا چاہئے اگر حرام شی معدے مین گئی اسکا خون بنا اعضا مین پھیلا اس سے اعمال بد ظاہر ہوو ینگے اور اگر حلال پاک طعام شکم مین آیا اسکی تاثیر سے اعمال نیک ظاہر ہوو ینگے واللہ اعلم ؁

استفتا ۳۱

سوال نذر نیاز اور منّت اولیاؤن کی کرنا کہ اگر مجھے خدا کوئی بیٹا دیوے تو سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا حضرت غوث الاعظم کی فاتحہ کرونگا جایز ہے یا نہین اگر کسی بزرگ ولی کی قبر کے پاس جاکر ایسا کہے کہ فلان کام میرا ہوجاوے تو سو روپیہ اس ولی کی قبر کے پاس کے فقیر کو دونگا یا اتنی شیرینی نیاز کرونگا جب مراد خدا نے برلایا تو جو نذر کیا اسکو پورا کرنا لازم ہے یا نہین اور اگر پورا نکیا تو کچھ کفارہ دینا ہوگا یا نہین۔ اور نذر مخلوق کی کرنا عند الشرع جایز ہے یا نہین اور جو نقد و جنس قبر ولی پر جمع ہوتی ہے وہ حق اولاد مقبورہ کا ہے یا مجاور و خدام کا اور حکم میراث فرایض اسمین جاری ہوگا یا حکم وقف کا مفصّل بیان کرنا ؁

الجواب اصل نذر اللہ کے واسطے ہے خاص مخلوق کے لئے حرام ہے چنانچہ فتاوی الخیریہ مین مرقوم ہے اَجْمَعُوْا عَلٰی حُرْمَۃِ نَذْرِ الْمَخْلُوْقِ لِاَنَّ النَّذْرَ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَایَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ یعنے سب علما اہلِ سنّت وجماعت متفق ہین کہ نذر مخلوق کے لئے حرام ہے کیونکہ نذر عبادت ہے اور مخلوق کی عبادت کرنا جایز

نہیں۔ نذر کے شرعی معنے یہ ہیں کہ مباح چیز کو خود پر واجب کر لینا جیسا کہ اللہ کے واسطے تین روزے رکھونگا یا سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا پانچ من طعام فاتحہ غوث الاعظم کی نیاز یا فلاں ولی کی فاتحہ فقیروں کو کھلاؤنگا اسکا ثواب انکی روح کو بخشونگا اگر فلان کام میرا حسب دلخواہ خدا کر دیوے جب کام ہوا مراد بر آئی وفا کرنا شرط کا واجب ہو گیا اگر ادا نکیا گنا ہگار ہوگا کفارہ یمین ادا کرنا لازم پڑیگا یعنے قسم کھا یا ایک چیز کے کرنے پر ادا نکیا تو کفارہ لازم پڑیگا اور یمین کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا تب کفارہ ادا ہوگا بحکم لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ گناہ کے کام کی نذر کیا تو اسکی شرط بجا لانا واجب نہیں ہوتا ہے۔ اگر نذر کیا ولی کی کہ تم یہ مراد میری دلوادو یا دعا کرو تو اتنی نیاز تمھاری کرونگا اسمیں اختلاف ہے اگر مستقل حاجت روا اس ولی کو سمجھا ہے تو شرک ہے اور نذر باطل ہے اور مستقل نہ سمجھا تو مصرف اس نذر کا فقرا جو اسکی قبر کے پاس مجاور ہیں انکو دینے کی نیت کیا ہے تو جایز ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں مرقوم ہے اَلنَّذْرُ الَّذِي يَقَعُ مِنْ اَكْثَرِ الْعَوَامِ بِاَنْ يَاتِيَ اِلٰى قَبْرِ بَعْضِ الصُّلَحَاءِ وَيَرْفَعُ سِتْرَهُ قَائِلًا يَا سَيِّدِي فُلَانُ اِنْ قَضَيْتَ حَاجَتِي فَلَكَ مِنِّي مِنَ الذَّهَبِ مَثَلًا كَذَا بَاطِلٌ اِجْمَاعًا نَعَمْ لَوْ قَالَ يَا اللّٰهُ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ اِنْ شَفَيْتَ مَرِيْضِي اَوْ نَحْوِهِ اَنْ اُطْعِمَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ الَّذِي بِبَابِ السَّيِّدَةِ نَفِيْسَةَ اَوْ نَحْوِهَا اَوْ اَشْتَرِيَ حَصِيْرًا لِمَسْجِدِهَا اَوْ زَيْتًا لِوَقُوْدِهَا اَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُوْمُ بِشَعَائِرِ مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ نَفْعُ الْفُقَرَاءِ وَالنَّذْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَذِكْرُ الشَّيْخِ اِنَّمَا هُوَ مَحَلُّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّهِ يَجُوْزُ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ صَرْفُهُ اِلَّا اِلَى الْفُقَرَاءِ وَلَا اِلٰى ذِي عِلْمٍ بِعِلْمِهِ وَلَا لِحَاضِرِي الشَّيْخِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَاحِدًا مِنَ الْفُقَرَاءِ وَاِذَا عُرِفَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَنَحْوِهَا وَيُنْقَلُ اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ مَا لَمْ يَقْصُدْ بِصَرْفِهَا لِفُقَرَاءِ الْاَحْيَاءِ قَوْلًا وَاحِدًا

وقد ابتلی الناس بذلك انتهی شرح جو نذر اکثر عوام لوگ کرتے ہین اور بعضی صالحین کی قبر کے نزدیک آتے ہین اور غلاف قبر کا اٹھاتے ہین اور منت مانتے ہین اسطرح کہکر ای سیدی پیر فلان اگر یہہ میری حاجت روا ہو وینگی تو تمھارے واسطے اتنا سونا مثلاً مین دونگا یا اتنے روپیے نذرانہ کرونگا سو باطل ہی سبھونکے نزدیک مگر ہان اگر ایسا کہا ای اللہ مین نذر کرتا ہون تیرے واسطے کہ اگر یہہ مریض شفا پا وے یا تو میری حاجت روا کر دے تب مین اتنا طعام فقیرون کو جو سیدہ نفیسہ کی درگاہ مین رہتے ہین کھلاؤنگا یا انکی نیاز فلان ولی کی کرونگا یا فلان مسجد مین حصیر بچھوا دونگا یا روشنی مسجد کیواسطے اتنا تیل بھیجونگا یا اتنا روپیہ جو فلان درگاہ کے خادم مجاور فقرا ہین انکو دونگا یا اسی طرح جو چیز کہ جس مین فقیرون کو نفع پہنچتا ہی سو ایسی نذر نیاز جایز ہی کیونکہ یہہ نذر اللہ کے واسطے خاص ہوئی ہی اور نام پیر ولی کا تو اسکے مصرف کے واسطے ہوا جو نذر اللہ کے حقدار ہین اور سوائے فقرا کے اورون کو کھانا حلال نہین ہی علما کو بھی کھانا جایز نہین مگر جو فقرا مین کوئی ایک بھی اگر حاضر ہی یا خدمت مین درگاہ کے جو لوگ ہین انکو ایسی نذر نیاز لینا جایز ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جو روپیے اسباب نذرانہ اولیاؤن کی قبرون کے پاس انکی تقرب کی نیت سے کیا جاتا ہی سو حرام ہی جب تک کہ فقیرون کو دینے کی نیت نکرے صاحب قبر کو نفع مین فقط ثواب پہنچتا ہی اور جو زندہ ہین انکے نفع کے واسطے کہدینا چاہیے اور بہت سے لوگ اس بلا مین گرفتار اور بے علمی کے سبب اس زمانے مین مبتلا ہین ۔ یہان سے معلوم ہوا کہ نذر بالاستقلال ولی کے واسطے کرے سو باطل ہی اور اگر نذر خدا کے واسطے کرے اور ذکر ولی کا واسطے بیان مصرف کے کرے تو صحیح اور موجب ثواب ہی ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز لپنے فتوے مین لکھتے ہین کہ استعانت با رواح درین امت بسیار بوقوع آمدہ آنچہ جہال وعوام میکنند وولی را مستقل در ہر امر دانستہ اند بلا شبہ شرک جلی ست ونذر اولیا کہ برای قضای حوایج معمول

و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن پی نبردہ اند و آن را بر نذر خدا قیاس کردہ حکم برو برآوردہ اند کہ اگر نذر بالاستقلال برای آن ولی است باطل است و اگر برای خدا است و ذکر ولی برای بیان مصرف است صحیح است لیکن حقیقت این نذر آنست کہ اہدای ثواب اطعام و انفاق و بذل مال بروح میت کہ امری است مسنون و از روی احادیث صحیحہ مثل حال اُمِّ سعد و غیرہ ثابت این نذر مستلزم می شود کہ اہدای ثواب اینقدر را الی روح فلان و ذکر ولی برای تعیین عمل منذور است و مصرف آن متوسلان ان ولی می باشند از اقارب و خدمہ و ہم طریقان و امثال ذٰلک و ہمین است مقصود نذر کنندگان بلاشبہ وَحُکْمُہٗ اَنَّہٗ صَحِیْحٌ یَجِبُ الْوَفَاءُ لِاَنَّہٗ قُرْبَۃٌ مُّعْتَبَرَۃٌ فِی الشَّرْعِ آری اگر آن ولی را حلال مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد میکنند این عقیدہ منجر بشرک و فاسد میگردد و لیکن این عقیدہ چیزی دیگر است و این نذر چیزی دیگر انتہیٰ اور نذر بمعنی ہدیہ بھی آتا ہے دوستون کے واسطے اور نذر روزہ و صدقہ خدا کے واسطے اور نذر طعام و شیرینی و نیاز فاتحہ ارواح بزرگان کے واسطے اور نذر نقد و جنس امیرو سلاطین کے واسطے دیتے ہین اور ملاقات کرتے ہین کہ فلانے کی نذر قبول کیا بادشاہ نے تو یہہ نذر حقیقی اور نذر لغیر اللہ کے معنے نہین ہوئے کہ مفہوم نذر کا مختلف ہوتا ہے اور اولیا کی نذر و نیاز مین کسی طرح کا شبہ باقی نہین رہا اور نزاع لفظی کا بہانہ ہے اور منظور ایصال ثواب عوام النّاس کا ہے مسلمانون کے کام مین حسن ظن رکھنا چاہئیے اور نذر اولیاء اللہ کو نذر لغیر اللہ پر قیاس کرنا بدظنی سے خالی نہین اللّٰہمّ احفظنا من سوءِ الظن فی حق المسلمین۔ تصحیح المسایل صفحہ ۲۱ مین مولوی رفیع الدّین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی مرحوم کا فتویٰ تفصیل وار مشتمل بر چند مسایل شرعیہ منقول ہے بعینہ بعبارت ذیل مین مرقوم ہوتا ہے۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم بعد حمد و شکر ربّ العزت و درود و سلام بر خاتم النبوّت و متوسلان آنجناب از اہل بیت و اہل صحبت میگوید بندہ مسکین محمد رفیع الدّین

الحقہ اللہ بالسلاف الصالحین این کلماتی است درباب نذوریکہ برزیارات اولیامی آرند مشتمل بر چند مسایل **مسئلہ اوّل** آنکہ لفظ نذر کہ اینجا مستعمل می شود نہ بر معنی شرعی است چہ عرف اینست کہ آنچہ پیش بزرگان می برند نذر و نیاز میگویند آری نذر شرعی قسمی ازان گاہی میباشد وحکم آن نذر شرعی این است کہ اگر بتحقیق محض برای اولیاست حرام است کہ وارد شدہ است لَا نَذْرَ لِغَيْرِ اللهِ ونیز قضای حاجات باستقلال از کسی خواستن واو را مالک نفع وضر خود اعتقاد کردن نوعی از شرک است واگر بصورت ظاہر ست در واقع ہر یکی ازسہ وجہ مباح است وجہ اول اینکہ خالص برای خدا تعالی است وایشان یعنے بزرگان زندہ ومردہ مصرف محض اند گو یا میگوید الٰہی این مرادمن حاصل شود نذر تو بمزار فلان خدام الصالح برسانم وجہ دویم اینکہ ایشان را شفیع سازد گو یا میگوید یا حضرت در جناب الٰہی برای این مشکل دعا بکنید اگر این مراد حاصل شود پس از طرف شما در جناب الٰہی برای این مشکل اینقدر طعام یا نقد برسانم تا ثواب آن عاید بشما شود واین معنی جواز دارد چرا کہ جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ را وصیت فرمودند کہ تا زندہ باشی از طرف من قربانی کردہ باشی وسعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ را فرمودند چاہی بنا کن وبگو هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ وجہ سیوم اینکہ آن بزرگ را در جناب الٰہی وسیلہ سازد گو یا میگوید الٰہی برکت فلان بزرگ و بحق عنایات ومہربانی خود بر وکہ عمر خود در بندگی ورضا جوئی تو گذرانیدہ اگر مشکل من آسان کنی اینقدر مال برای تو بدہم وثواب آن تنخواہ روح آن بزرگ سازم تا از برّ واحسان بآن بزرگ خوشنودی شوی واین ہم ہست کہ مذہب حنفیہ است لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ نَافِلَتِهٖ لِمَنْ شَآءَ (یعنے انسان کو جایز ہی کہ اپنے عمل نافلہ کا ثواب جسکو چاہے بخشدے) **مسئلہ دویم** آنکہ وادن بنام اولیا ہرکدام یکی از عقود از مرمت زمین وروشنی ومصرف خدام وخدمت اضیاف

وسرانجام مجلس مقرر کنند حکم این قسم آنکه وقف است برای مصارف مذکوره زیراکه اصل آن محبوس از تصرف اہل استحقاق ومنافع آن مصروف بایشان لیکن نه وقف حقیقی است زیراکه آنچه اصل محبوس است ملک رقبۂ آن برای واقف نبود بلکه شبیه بوقف است درصورت واحکام پس برتقدیر فقد آن مصارف راجع بواقف شود یا به بیت المال ودیگر آنکه امراوحکام غله وزر نقد برای همین مصارف معین می کنند وزمینداران از آنچه لِلّٰہ می برآرند وآنرا رسولی یا نذرانہ پیر می خوانند برای همین قسم امور بمزارات ایشان می فرستند ودرین صورت شخصی که براو میرسانند وکیل است برای صرف کردن دران مصارف که منظور است وآن مال یاصدقه خواهد بود یا ثابت بر ملک واهب تازمان صرف کردن ومصارف آن همان مصارف وقف است پس برای این کار متولی وقف لازم است وآن متولی را امانت وکفایت واجب ونصب این متولی یا ازطرف میت باشد که درحین حیات خود شخصی را معین کند که وصی او باشد یا نصب او باتفاق اہل حل وعقد از اصحاب طریق وخلفای میت واقارب قبیله او باشد مانند آنچه درحدیث شریف آمده است اِذَا كُنْتُمْ فِيْ سَفَرٍ فَاَمِّرُوْا اَحَدَكُمْ (یعنی جب وقت سفر کو جاؤ تو کوئی ایک کو اس کام پر حاکم دیکر جاؤ) یا آنکه لایق این امر کسی دران خاندان نمانده باشد خواه بقربت صوری چون فرزند خواه بقربت معنوی چون خلیفه بخلافت سندی پس مردم بالضرورت بدو رجوع نمایند وکار (تولیت درگاه ومزارات ومشاهد ومساجد) دردست او نهند وخواه نصب او بتجویز وحکم سلطان باشد درسه صورت است اول آن شخص را صاحب سجاده توان گفت ودرین صورت اخیر متولی محض خواهد بود وصورت دویم اینکه حاکم یا زمیندار به صله یا بِرّ بارواح میت وبه نیت خوشنودی ورضای او یکی علی التعیین بدهد ویا بطریق سالیانه وفصلانه بنام آن معین ومقرر سازد واین قسم نیز جایز است بنابر حمل برآنکه جناب صلی اللّٰہ علیه وسلم از طعام ولحم نزد صدایق حضرت خدیجه رضی اللّٰہ عنها می فرستادند واین همه هدیه محض است دیگری را دران شرکتی نیست

دربنا

و در اینجا ابتداءً نیت ثوابی و عبادتی نیست بلکه بر و احسان با احباب است در شرع شریف مجوز و
مسلّم است و حکم این قسم آنکه هدیه و تملیک محض است برای غنی و صدقه است برای فقیر بر ثبوت قبض
خالص ملک موهوب له میگردد و دیگران را از اقارب و متوسّلان او در ان شرکتی نیست و اراضی
ازین قسم حکم سایر اراضی دارند از عطایای سلطان اگر واهب تملیک رقبه کرده است حکم فرایض
در ورثه آن شخص جاری خواهد شد و اگر نکرده است پس اگر قانون تقسیم معین کرده حکم عواری است
بران عمل نمایند و اگر معین نکرده و مورث تقسیم آن معین کرده بران نیز عمل باید کرد و یا موافق
فرایض باید کرد تا مطابق تقسیم خداوندی باشد مادامیکه صاحب عطا شرح نکرده و یا تجویز
از خود ننموده این حکم جاری می توان شد والا در قسم سابق مندرج خواهد گشت مسئله سیوم
اینکه مردم بر مزارات اولیا چیز نهاده می روند و تعیین کسی منظور ندارند موافق ارادهٔ ایشان
خواه یکی از متوسلان ایشان بگیرد و خواه همه تقسیم کنند خواه اجنبی بگیرد حکم این قسم تحلیل و
اباحت است مانند آنکه خم آب بر سر راه بنهند هر که خواهد بنوشد و یا خوشه خرما در مسجد
می آویزند هر که خواهد بخورد مسئله چهارم آنکه کسی بطریق نذر چنانکه در مسئله اوّل
گذشت چیزی بنام خدام مزار مقرّر نموده وقت ادا آنجا رساند و دیگر آنچه چیزی در غله
اندازد چنانکه خدام مزار برای تقسیم جمع می سازند حکم این قسم آنکه در اصل ملک شخصی نیست
هر که از ایشان خواهد تصرف نماید لیکن چون جمعی متوقع این قسم فتوحات نشسته اند و در
خدمت مزار متساوی الاقدام اند و کاتم را نسبت بخیانت و حق تلفی میکنند و اخفای
این فیما بین ایشان موجب منازعت و مخاصمت میگردد پس برای رعایت عدالت
و برای رفع تهمت و خصومت در تقسیم قانونی مصطلح می نهند درینصورت از روی
شرع حکمی معین نیست بلکه محمول بر شرکت وجوه و شرکت تقبل است بر نوعیکه قرار دهند
معتبر و معمول خواهد بود و این تقسیم نه از قسمت غنایم است و نه از قبیل قسمت مواریث و
اگر درین باب شبهه دامنگیر شود که این از قبیل هبهٔ مشاع میگردد باید فهمید که هبهٔ مشاع

از قبیل محظورات و ممتنعات شرعی نیست بنوعیکه مخالف ادلہ قطعیہ باشد و نقضای قاضی
بآن رو شود بلکہ صاحبین و امام شافعی رحمہم اللہ حکم بجواز آن کردہ اند اگر بنا بر ضرورت تجویز نمایند
و عمل بقول مجوّزان کنند دور از فقاہت نخواہد بود و اگر محمول بر تحلیل و اباحت دارند
ہم بعید نیست ـ مسئلہ پنجم آنکہ بعضی از اغنیا مبلغ پیش امینی فی فرستند کہ در خدام
فلان مزار تقسیم نماید درین صورت آن شخص امین وکیل است در اقباض از طرف واہب
و بعد تقسیم حق خاص ہر یکی بحکم ہبہ مبلغ و اقباض او تمام می شود و تقسیم آن باجازت مالک
باید کرد یا بتفویض برای وکیل امین و این تقسیم خواہ بطریق فی نزد امام شافعی باشد یا
بطریق حاجت و مصارف نزد امام اعظم و این وجہ ثالث در آنچہ برای تعمیر مزار و غیر آن
ارسال کردہ شود متعین است و اگر صاحب توفیقی مکان برمزاری مرتب سازد و
از تصرف خود برآوردہ در تصرف خدام آنجا گذارد بعد مرمت و شکست و ریخت
و کہنگی حکم باشد کہ نذر من در مرمت و مصالح ہمان مکان صرف نمایند و آنچہ از صرف
مستغنی عنہ باشد بطریق امانت نگہدارند برای وقت حاجت و اگر حوایج مساکین
و خدام غالب بود و در صورت استغنا از مرمت در ایشان تقسیم نمایند مسئلہ ششم
آنکہ مستحق این نذر کیست چون ظاہر است کہ میت را ملک نیست پس اعتبار
احکام میراث از حجب حرمان و حجب نقصان مرعی داشتن ہم متعذر باشد و ہم باطل است
بلکہ در لفظ واہب باید دید اگر نام اولاد است بر اولاد موجودہ تقسیم نمایند و اگر بنام
خدام است در ایشان تقسیم نمایند و اگر بتعین اسم نیست در خدام آنجا خواہ اولاد
باشند خواہ اجانب و اگر بر مزار ہم نباشد اگر اولاد باشند احق اند و الّا
در متوسّلان و اگر تعین جماعت متعسر باشد بہر مسلمان کہ برسد موجب اجر است
مسئلہ ہفتم آنکہ آنچہ رسم است کہ بعض حقداران حصّہ خود را کہ معین باسم اسامی
باشد بدست کسی بیع یا رہن میگذارند و یا ہبہ میکنند و این عقد موافق قاعدہ

شرع باطل است اول آنکه مال موجود نیست و معلوم القدر ہم نیست پس تملیک بعوض وغیر عوض نخواہد بود واگر اینچنین عقد بجہالت واقع شود زیرکہ بایع گرفتہ است اگر زندہ است از سہم او اداسازد کہ شبیہ بدین خواہد بود واگر مردہ است ومال دیگر دارد از ان مال ادا سازند والاّ صیانۃً لمال المشتری تا مدت ادای آن امہال کنند ومسامحت نمایند وبعد ازان بوجوہ مذکورہ تقسیم بینہم قسمت کنند واللہ اعلم حضرت مخدوم ہاشم ٹہٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض صفحہ ۲۲۵ مین درر غرر سے منقول ہی نَذَرَ لِلْفُقَرَاءِ مَكَّةَ جَازَ الصَّرْفُ اِلَى فُقَرَاءِ غَيْرِهَا لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِدَفْعِ حَاجَةِ الْفَقِيْرِ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ مَخْصُوْصُ الْمَكَانِ ۵ نذر کیا کسی شخص نے کہ اتنا مال فقراء مکہ معظمہ کو اگر میری مراد خدا برلاوے تو دونگا جب مراد بر آئی تو دوسرے شہر کے فقیرون کو دینا جایز ہی کیونکہ مقصود اسکا تقرب الی اللہ یعنے خدا کے واسطے ثواب حاصل کرنے کے لئے ہی تو جہان کہین فقیر محتاج کو دیا ثواب ملا خاص مکان اس نذر مین داخل نہین ہویگا۔ عمدۃ الاحکام مین لکھا ہی اَلْمَنْذُوْرُ الَّتِيْ يَاْتِيْ بِهَا النَّاسُ عَلٰى قُبُوْرِ الْمَشَايِخِ فَهُوَ حَقٌّ لِوَرَثَتِهِمْ يَجِبُ اَنْ يُصْرَفَ عَلَيْهِمْ لَا عَلٰى غَيْرِهِمْ وَلَا يُفَضَّلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالتَّقْوٰى فَاِنْ لَمْ يُوْجَدْ مِنْ اَوْلَادِهِمْ اَحَدٌ يُصْرَفُ عَلٰى خَدَمَةِ قُبُوْرِهِمْ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ عَلٰى قُبُوْرِهِمْ خَدَمَةٌ فَعَلٰى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ ۵ جو نذر نیاز نقد جنس مشایخ کی قبرون پر لوگ لاتے ہین سو حق انکے وارثون کا ہی انکو دینا غیر کام مین خرچ نہین کرنا اور فقط علم وتقوی کے سبب اُن مین ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جاتی ہی پس اگر انکی اولاد مین کوئی نہین ہی تو قبر کے خدام ومجاور پر صرف ہوگا پس اگر خدام بھی وہان نہین تو فقراء مسلمین پر صرف ہوگا ھذا اٰخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۵

استفتا ۳۲

سوال اس زمانے مین بعضے نادان جاہل بغیر میت کے خالی قبر پر چبوترہ چلا طاقچہ آستانہ کسی ولی بزرگ کے نام سے بناتے ہین اور زیارت گاہ مقرر کرتے ہین جیسا شاہ مدار کا چلا شاہ دول کا آستانہ اور سچی قبر کے جیسا ہر سال عرس کرتے تعظیما چراغان لگاتے فاتحہ پھول ریوڑی غلاف چڑھاتے ہین ایسی قبر کا ذبہ شریعت وطریقت مین جائز ہے یا نہین اور وہان زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہے بیان فرماوین

الجواب جھوٹ قبر بنانا یا چبوترہ چلا طاقچہ آستانہ کی زیارت گاہ کسی بزرگ ولی اللہ کے نام سے مشہور کرنا وہان غلاف پھول وغیرہ ہر سال عرس مقرر کرکے چڑھانا حرام قطعی ہے جو اسکو حلال جانے کافر ہوگا اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے چنانچہ زاد الآخرہ مین نصاب الاحتساب سے منقول ہے مُنِعَ النَّاسُ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْكَاذِبَۃِ وَخُرُوْجِ النَّاسِ اِلیٰ زِیَارَۃِ قَبْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّکِیْنَ اَوْ بَعْضِ الْمَسَاجِدِ عَلٰی مُشَابِھَۃِ الْخُرُوْجِ اِلَی الْحَجِّ ۵ یعنے مسلمانون کو جھوٹی قبر بنانے سے منع کیا چاہیے اور بعضی بزرگون کی قبر یا مساجد کے واسطے حج کی مشابہت کرکے جاہل لوگ جاتے ہین انکو ویسے کام سے منع کرنا لازم ہے لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرہ مین لکھا ہے کہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی زیارت کی پس وہ گمراہ ہوا اور دوسرون کو گمراہ کیا۔ شرح برزخ مین مرقوم ہے مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے بغیر میت کی خالی قبر کی کوئی زیارت کرے پس وہ ملعون ہے۔ اور علامہ جلال الدّین سیوطی رح نے تفسیر مین لکھا ہے مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے جسنے خالی قبر کی زیارت کی وہ ملعون ہوا۔ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا لَعَنَ اللہُ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ یعنے لعنت کرے خدا اُسپر کہ جسنے زیارت کیا ایسے قبر کی جسمین

میّت نہین یہان تمام چلّون آستانون اور جھوٹی قبرون کی زیارت کرنا منع ہوا شرح برزخ
مین طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی
زیارت کی گویا اُسنے بت کی پرستش کی - اشباہ والنظایر مین لکھا ہی کہ بت کی پرستش
کرنا کفر ہی اور اسکی دل مین کچھ بھی ہو اُس پر اعتبار نہین اور درہم الکیس مین لکھا ہی
مَنْ زَارَ قَبْرًا لَيْسَ فِيْهِ مَيِّتٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهٗ بَائِنٌ یعنے جس قبر مین میّت
نہو ویسے جھوٹی قبر کی جو کوئی زیارت کرے پس وہ کافر ہوتا ہی اور اسکی عورت پر
طلاق بائن واقع ہوتی ہی - شرح البرزخ مین لکھا ہی وَيَحْتَسِبُ عَلٰى مَنِ اتَّخَذَ
قَبْرًا كَاذِبًا بِاِسْمِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّكِيْنَ فَيَمْتَنِعُ الزَّائِرُ وَيُهْدَمُ الْقَبْرُ وَتُسَوَّى الْاَرْضُ
یعنے جھوٹی قبر کسی نے بزرگ ولی کے نام سے بنائی اسکی زیارت کرنے سے منع کیا چاہیے
اور اُس قبر کو گرا کر زمین کے برابر کر دینا چاہیے - اور تحفہ مین صنوان الفتاوی سے
منقول ہی مَنْ زَارَ قَبْرًا بِغَيْرِ مَيِّتٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهٗ بَائِنٌ یعنے جسنے
خالی بغیر میّت کے قبر کی زیارت کی پس وہ کافر ہوا اور اسکی عورت پر طلاق بائن واقع
ہوئی یعنے اسکا نکاح ٹوٹ گیا دوبارہ اس کا نکاح پڑھا وین - روایت ہی کہ بعضون
نے مقتول شہیدون کا خون جمع کر کے قبر کے جیسی زیارت گاہ بنائی تھی سو حضرت
نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ یہ بت پرستی ہی - جانا چاہیے کہ قبرون کی زیارت عبرت
پکڑنے کے واسطے یا میت کو ثواب پہنچانے کے واسطے یا اس بزرگ ولی کی روح سے
فیض باطنی حاصل کرنے کے واسطے ہی چنانچہ اہل طریقت رحمہم اللہ ایسے فیضان کو
اویسیہ طریقہ کہتے ہین مگر جھوٹی قبر کی زیارت کرنے مین اور خالی چلّے اور آستانون
پر فاتحہ پڑھنے مین تو ان سببون مین سے ایک بھی سبب نہین اسلئے آنحضرت علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام نے منع فرمایا اور شرع مین اسکی زیارت اور تعظیم کرنیوالا ملعون

اور کافر ہوتا ہے اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْهَا —
اور یہہ بھی معلوم ہووے کہ ابتدا مین لوگون کا دل قبرون پر جانے اور اُن سے مرادین
مانگنے پر جاہلیت کے سبب سے بہت مایل تھا تب نبی علیہ السلام نے بالکل قبرون کی زیارت
کرنے سے منع کر دیا تھا کہ لوگ شرک مین نہ پڑین جب اسلام لوگون کے دل مین محکم اور ایمان
مضبوط ہوا اور شرک کا احتمال جاتا رہا تب آپنے قبرون کی زیارت کے لیے حکم دیا چنانچہ
مشارق الانوار مین صفحہ ۱۱۸۴ مین صحیح مسلم سے اِس حدیث کی نقل کیا ہے مد بریدہ
نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ
ثَلٰثٍ فَامْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا
فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ۞ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سواب زیارت
کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو
سواب رکھا کرو جہانتک تمہارا دل چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چمارے کے
شیرے سے مگر چمڑیکے برتن مین سواب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشہ والی
چیز **فائدہ** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوئے تھے
اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک مین گرفتار ہوجاوین
جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو اجازت دی
اور بعضے حدیث مین زیارت قبور کا فایدہ بتلایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہے موت آخر
یاد پڑتی ہے حضرت نے یہہ فایدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی
نچاہین اور شرک مین گرفتار نہووین اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا
استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اُسکی بُرائی دلون مین بیٹھہ گئی
اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اُن برتنون کے استعمال کی اجازت دی — کتاب

تائید الحق سے مرقوم ہوا معلوم ہو کہ رسالہ تنبیہ المضلین و ہدایۃ المومنین میں جو محمد حسین ولد محمد سلیم مرحوم کے اہتمام سے ۱۲... ہجریہ میں یہاں مطبوع ہوا تھا علمای حیدر آباد دکن و علمای معمورۂ بمبیٔ کے فتوے اسی بابت کے اس میں چھپے ہیں انکی نقل ذیل میں مرقوم ہوتی ہے **استفتا** چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً درصورتیکہ شخصی از مسلمانان اتخاذ قبر کاذب بنام بزرگی نمودہ مانند قبر صادقہ گل و صندل و فاتحہ خوانی و نیاز و غیرہ بران جاری داشتہ آن قبر کاذب را زیارتگاہ ساخت و مانند چلہ و استانہ وغیرہ قرار دادہ مسلمانان را بتعظیم و زیارت آن ترغیب داد درین صورت تعظیم آن قبر کاذب نمودن و فاتحہ و زیارت آن بجا آوردن جایزست یانہ واگر جائز نیست پس حکم آن شخص و دیگر زیارت کنندگان و سزا و تعزیر ایشان بموجب شرع شریف چیست بینوا توجروا **الجواب** اتخاذ قبر کاذب و چلہ و استانہ وغیرہ ازین قسم شرعاً ناجایزست و تعظیم و فاتحہ خوانی برین اوثان ناروا و زائر و بانی را منع کردہ آید و قبر و چلہ را ہدم کردہ شود و برابر زمین کردہ آید عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار بلا مزار فقد ضل واضل۔ قال مولانا ابو سعید اسلمی فی شرح البرزخ دل الحدیث علی انہ یمنع من اتخاذ القبور الکاذبۃ وزیارتہا ومن فعل ذلک یاثم اخرج ابن ابی الدنیا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ من زار بلا مزار وفی روایۃ لعن اللہ من زار شوحا بلا روح قال رحمۃ اللہ علیہ دل الحدیث علی انہ لا یجوز زیارۃ القبور الکاذبۃ ولا یجوز اتخاذھا فیمنع من فعل ذلک فانہ یوجب اللعن من اللہ تعالی۔ اخرج الطبرانی والبیہقی والحکیم الترمذی من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم۔ روی ان الناس کانوا یرفعون قبورا فی مقتل القتلی

بجمع التراب ودمائهم ويزودونها فنهى عن ذلك وبين الوزر كانه عبادة الصنم
روي ان قوما خرجوا كالزائرين الى المقاتل بعض الصحابة فردهم عمر بن الخطاب رضي
الله عنه بالزجر وقال ان تريدون الزيارة فاذهبوا الى مقابرهم اتجعلون
المقاتل مقابرهم قال فيحتسب على من اتخذ قبرا كاذبا باسم بعض المتبركين
فيمنع الزائر ويهدم القبر فيسوى بالارض قال ويمنع من القاء الورد والورق
الرطب على القبور الكاذبة - وثبت ان من يلقي الورد على مغسل الميت
ويعظمه الى اربعين يوما يمنع من ذلك فانه ليس بشيء انتهى كلامه -
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبرا بلا مقبور فهو ملعون وعن علي
رضي الله عنه من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام - ودر
زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم حسدا وتفرقا مسجدی ساختہ بودند آنحضرت علیہ
الصلوة والسلام آنرا ہدم فرمودند وسوختند وبزمین ہموار نمودند پس این قبر کاذب راکہ
ہیچیک ازان فائدہ نیست بطریق اولی ہدم باید کرد وتسویہ با زمین باید نمود واخرج
ابن اسحاق وابن مردویہ عن کلثوم بن الحصین الغفاري رضي الله عنه قال
اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزل بذي اوان بينه وبين المدينة
ساعة من نهار وكان من مسجد ضرار قد اتوه وهو يتجهز الى تبوك
فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا بنينا مسجدا لذي العلة و
الحاجة والليلة الشاتية المطيرة وانا نحب ان تاتينا فتصلي لنا فيه قال
اني على جناح سفر ولو قدمنا ان شاء الله تعالى اتيناكم فصلينا لكم فيه
فلما نزل بذي اوان اتاه خبر المسجد فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
مالك بن الاخشم ومعن بن عدي فقال انطلقا الى هذا المسجد الظالم
اهله فهدماه وحرقاه الى اخر الحديث ونزل فيهم من القرآن ما نزل

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا الیٰ آخر الایۃ ۔ و در حدیث شریف وارد شدہ است کہ مردم در زمان خلافت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما مقام ابراہیم را بوسیدند حضرت ابن الزبیر مانع شدہ قبہ بران ساختند تا مردم ازین فعل باز مانند و امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ درختی را کہ در حدیبیہ بود و یکہزار و چہار صد صحابی زیر آن درخت بردست حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیعت نمودہ بودند و ذکر آن شجرہ در قرآن مجید وارد شدہ است ہرگاہ دیدند کہ مردم در انجا میرسند و زیارت گاہ قرار دادہ اند آنرا از بیخ برکنند ۔

وَفِیْ دِیْنِ اللّٰہِ الْغَالِبِ عَلیٰ کُلِّ مُبْتَدِعٍ وَّکَاذِبٍ مَجَالِسِ الْاَبْرَارِ اِنَّ الْاَنْصَابَ جَمْعُ نُصُبٍ بِضَمَّتَیْنِ اَوْ بِالْفَتْحِ وَالسُّکُوْنِ وَھُوَ کُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَالْوَاجِبُ مَحْوُ اٰثَرِہٖ کَمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا بَلَغَہٗ اَنَّ النَّاسَ یَاْتُوْنَ الشَّجَرَۃَ الَّتِیْ بُوْیِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَھَا اَرْسَلَ اِلَیْھَا فَقَطَعَھَا وَقَدْ ذَکَرَھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی الْقُرْاٰنِ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ الْاٰیَۃَ ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ حِکَایَۃً عَنِ الْکُفَّارِ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِھَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَلَا یَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا الْاٰیۃ ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَغَیْرُہٗ مِنَ السَّلَفِ ھٰؤُلَآءِ کَانُوْا قَوْمًا صَالِحِیْنَ فِیْ قَوْمِ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا مَاتُوْا عَکَفُوْا عَلیٰ قُبُوْرِھِمْ ثُمَّ صَوَّرُوْا تَمَاثِیْلَھُمْ فَعَبَدُوْھُمْ فَکَانَ ھٰذَا مَبْدَاَ عِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ فَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ وَسَدَّ بَابَ الشِّرْکِ ۔ وَثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآءِھِمْ مَسَاجِدَ وَفِی الْمُسْنَدِ الصَّحِیْحِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُہُ السَّاعَۃُ وَھُمْ اَحْیَآءٌ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد غضب الله على قوم اتخذوا قبور انبياءهم مساجد ٥ وقال الله تعالى انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون ٥ فانه سبحانه وتعالى قد حصر الرجس في هؤلاء الاربعة وجعل كلها من عمل الشيطان وامر باجتنابها وجعل الفلاح باجتنابها وجعل الانصاب مثل الخمر والميسر والازلام وسوى بينهما واین ہمہ احادیث وآیات واثار برای آن نوشتہ شد کہ بفہمند کہ اتخاذ قبر کاذب حرام ست وگناہ کبیرہ زیارت آن نیز ممنوع ست في نصاب الاحتساب بمنع الناس عن اتخاذ القبور الكاذبة والزيارة والخروج اليها واما زیارت قبر صادق بموجب حدیث شریف الا فزوروها كما ورد في الصحيحين درست ست والله اعلم وعلمه اتم واحكم

محمد کرامۃ العلی ۱۲۵۳	عبد العلی ۱۲۵۵	محمد مولوی نیاز ۱۲۵۰	جار اللہ مولوی محمد ۱۲۵۰	مولوی بستان ۱۲۰۰
محمد اللہ فضل ۱۲۴۴	محمد علی افضل ۱۲۴۳	محمد علی حسن ۱۲۴۴	خان علی میر سلطان ۱۲۰۰	جنگ قاسم یار بہادر ۱۲۵۶

مسئلہ مذکور کا خلاصہ ترجمہ ہندی ہین — **سوال** کیا فرماتے ہین علمائے دین متین زیادہ کرے اللہ تعالی انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ مسلمانون سے کسی شخص نے ایک بزرگ کے نام سے جھوٹی قبر بنا کر اس پر سچی قبر کے جیسا پھول صندل فاتحہ خوانی نیاز وغیرہ جاری کیا اور قبر کو زیارت گاہ بنایا اور چلا و آستانہ کے مانند قرار دیا اور مسلمانون کو اسکی تعظیم اور زیارت کے واسطے ترغیب دینی شروع کی اس صورت مین اس قبر کاذبہ کی زیارت و تعظیم کرنی اور وہان پر فاتحہ پڑھنی جایز ہے یا نہین

اگر جایز نہین تو اس شخص کا اور دوسرے زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہی اور سزا
اور تعزیر شرع شریف کے فرمان موافق اُن پر کیا ہی بیان کیجئے اللہ تعالی آپ کو
جزائے خیر دیوے **الجواب** قبر کا ذبہ چلہ اور آستانہ وغیرہ اس قسم کا بنانا
شرع شریف مین جایز نہین اور فاتحہ خوانی ایسے تہخانے پربھی درست نہین اوسکے بانی
کو اور اسکی زیارت کرنے والے کو منع کیا جاوے اور اس قبر و چلے کو ڈھاکر زمین کے برابر کیا جاوے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے
زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہو پس تحقیق وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہوا مولانا ابو سعید
سلمی نے شرح برزخ مین لکھا ہی کہ یہہ حدیث شریف قبر کا ذبہ بنانے اور اسکے زیارت
کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہی اور جسنے یہہ کام کیا وہ گنہ گار ہوتا ہی ابی الدنیا
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا لعنت کرے اُس پر کہ جسنے
زیارت کیا بغیر میت کے قبر کی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لعنت کرے خدا اسپر کہ
جسنے زیارت کیا بغیر روح کے قبر کی فرمایا ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اس سے صاف
معلوم ہوا کہ قبور کا ذبہ بنانا اور اسکی زیارت کرنا جایز نہین جو کوئی اب کرے اسکو
منع کیا جاوے نہین تو خدا کی لعنت مین گرفتار ہوگا۔ روایت ہی طبرانی اور بیہقی اور
حکیم ترمذی سے کہ جسنے زیارت کی ایسی قبر کی کہ اسمین میت نہو تو گویا اسنے بت کو پوجا
اور یہہ بھی روایت ہی کہ بعضے آدمی شہیدون کے مقتل کی جای پر انکا خون اور مٹی
وغیرہ جمع کرکے قبرون کی شکل بناتے تھے اور اسکی زیارت کرنے جاتے تھے پس انکو
حاکم اسلام نے منع کیا اور کہا کہ اسکا گناہ ایسا ہی جیسا کہ بت پرستی کا اور روایت ہے
کہ ایک قوم بعضے اصحابون کی شہید ہونے کی جائے پر زیارت کے ارادے سے چلے تھے
سو انکو جناب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہت زجر کرکے پیچھے پھرایا ہی اور یون
فرمایا کہ اگر تم کو زیارت کا ارادہ ہی تو انھون کی قبرون کی طرف جاؤ کیا تم انکے

مقاتل کو مقابر بناتے ہو اور فرمایا ہی کہ جو کوئی چھوٹی قبر بعضے بزرگون کے نام سے بناوے تو اُسپر
احتساب کیا چاہیئے اور لوگون کو اسکی زیارت سے منع کیا چاہیئے اور قبر کو منہدم کر کے
زمین کے برابر کر دینا چاہیئے اور فرمایا ہی کہ قبور کا ذ بہ پر پھول سبزہ چڑھانا منع ہی اور جو کوئی
مغل میت پر یعنے جس مقام پر میت کو غسل دیا ہو وہان پر چالیس دن تک پھول
سبزہ رکھے اور اس جای کی تعظیم کرے سو بھی منع ہی کیونکہ اس کا کچھہ اصل نہین انتہی کلامہ
اور فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہین ہی
تو وہ ملعون ہی اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے تجدید قبر کیا یا تشبیہ کسی کی
مثال بنایا تو وہ اسلام سے خارج ہوا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے مین
ازروی حسد اور مفارقت کے ایک مسجد بنائی تھی سو اسکو آنحضرت نے منہدم کیا اور جلوادیا
اور زمین کے برابر ہموار کر دیا تو پھر اس جھوٹی قبر کو کہ جس مین کسی طرح کا فائدہ نہین
بطریق اولی منہدم کرنے کا حکم ہی اور زمین کے برابر کرنا ضرور ہی روایت کی ہی
ابن اسحاق اور مردویہ نے کلثوم بن الحصین الغفاری سے کہ فرمایا کہ جسوقت
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنگ تبوک کو جاتے تھے ذی اوان کے مقام پر اُترے
جو مدینے شریف سے قریب ہی اور مسجد ضرار کی وہان بنا ہوئی تھی تب وہانکے کئی شخص
آئے اور آنحضرت کی خدمت مین عرض کی کہ اندھیری اور برسات کی راتون مین بیمار کم قوت
والون کو وقت پر کام آوے اسلیے ایک مسجد یہان بنائی ہی ہم چاہتے ہین کہ آپ وہان
تشریف لاوین اور وہان ہمارے ساتھہ نماز پڑھین آنحضرت نے جواب دیا کہ ابھی مین
سفر مین ہون جب انشاء اللہ تعالی ادھر سے پھرونگا تب تمھارے ساتھہ نماز پڑھونگا جب
آنحضرت علیہ السلام جنگ تبوک سے مراجعت کئے اور ذی اوان کے مقام پر پہنچے تو آپ کو
مسجد کے بنا کی خبر ہوئی اسی وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مالک بن الاخشم اور
متن بن عدی کو بلوایا اور فرمایا کہ تم دو نو ابھی ان ظالمون کی مسجد کی طرف جاؤ اور اسکو

گرادو او رجلادو الی آخر الحدیث اور راہبین کے باب بین قرآن شریف بین کئی آیتین نازل ہوئین ہین قولہ تعالی والذین اتخذوا مسجدًا ضرارًا الی آخر الآیۃ اور صحیح روایت بین وارد ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کے عہد خلافت بین لوگ مقام ابراہیم کو بوسہ دیتے تھے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے انکو منع کیا اور اُس مقام پر ایک قبہ بنا دیا تا لوگ اس فعل سے باز آوین روایت ہی کہ مقام حدیبیہ بین ایک درخت تھا کہ اسکے نیچے ایک ہزار چار سو اصحابون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور اُس درخت کا ذکر قرآن شریف بین بھی آیا ہی الآیہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت بین یون معلوم ہوا کہ لوگون نے اُس درخت کو زیارت گاہ مقرر کیا ہی اور اسکی بہت تعظیم کرتے ہین تب آپ نے حکم کیا تا اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالین کتاب دین اللہ الغالب علی کل مبتدع وکاذب اور مجالس الابرار بین لکھا ہی کہ انصاب جمع نُصُب کی ہی اور جو چیز خدا کے سوائے پوجی جاوے اسکو نصب کہتے ہین خواہ درخت اور پتھر ہو خواہ قبر وغیرہ ہو تو واجب ہی حاکم اسلام پر اسکے اثر کو مٹانا جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا جب آپکو خبر پہنچی کہ لوگ اس درخت کی زیارت کرنے کو بہت ہجوم کرتے ہین کہ جسکے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی گئی تھی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھجوا کر درخت کو کٹوا یا اور حق سبحانہ وتعالی نے اس درخت کا ذکر قرآن شریف بین بھی فرمایا ہی قولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ الی آخرہ اور امتناع بت پرستی کے صریح آیتین قرآن شریف بین بہت مقام پر موجود ہین فرمایا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نوح علیہ السلام کی قوم بین کئی نیک بندے صالحین تھے جب وے مر گئے تو انکی قبرونکو دوسر گمراہ پرستش کرنے لگے پھر انھون کی صورتون کی مثال بنائے اور انکو پوجنا شروع کیا چنانچہ ودّا سواعا یغوث یعوق اور نسر یہہ سب انھین بتونکے نام ہین اور اسی وقت سے دنیا بین بت پرستی آغاز ہوئی اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کو

سجدہ گاہ بنانے کے واسطے منع فرمایا اور شرک کے دروازے کو بند کیا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے لعنت کیا یہود اور نصارا پر کہ انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تھا یعنے اسکو سجدہ کرتے تھے اور صحیح حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی میری قبر کو بت پرستی کی جاے نکرے کیونکہ حق تعالی اس قوم پر غضب کرتا ہی کہ جو قوم اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بناوین اور حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون یعنے شراب جوا بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو ان سے بچے رہو شاید تمھارا بھلا ہو یہان حق تعالی نے سب رجس اور شیطانی بدکام انھین چار قسم مین حصر فرمایا اور انسے پرہیز کرنے کا حکم کیا اور رجوی فلاحیت کو ان کامون سے بچنے والون کے واسطے مقرر کیا اور انصاب کو بھی شراب اور جوے اور ازلام کے برابر گنا۔ یہان پر یہہ سب آیات حدیثین اور روایات اسلئے لکھی گئین تا سمجھین کہ قبر کاذب بنانا حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی اور جھوٹھی قبر کی زیارت کرنا بھی منع ہی نصاب الاحتساب مین لکھا ہی کہ جھوٹھی قبر بنانی اور اسپر فاتحہ پڑھنی حرام ہی اور اسکی زیارت کرنے سے آدمیون کو منع کرنا لازم ہی لیکن سچی قبر کی زیارت کرنیکے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی الا فزوروھا یعنے جاؤ اور قبرون کی زیارت کرو چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین کئی حدیثین اس زیارت قبور کے باب مین موجود ہین واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم ؛

معمورۂ ممبئی کے علماؤن کا فتوی

ھو الھادی الی سبیل الرشاد کیا فرماتے ہین علمای دیندار اور مشایخ شریعت شعار کہ ایک جھوٹھی قبر بنانا اور اسکو کسی بزرگ کے نام سے مقرر کرنا اور اس بزرگ کا چلہ مشہور

کرکے سچی قبر کے جیسی اس جھوٹھی قبر اور چلّے پر فاتحہ پڑھنا اور ناواقف مسلمانون کو اوس جھوٹھی
قبر کی تعظیم و تکریم و قدمبوسی کے واسطے بلانا اور اسپر پھول سبزہ چڑھانا ایسے کام شرع شریف
اور طریقت لطیف مین جایز ہین یا حرام ہین تو اسطرح کے حرام کام کرنے والونکو شریعت محمدی
علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیات کا کیا حکم ہی سو مہربانی کرکے اپنے لطف و کرم سے بیان
کیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمکو اسکی جزائے خیر عنایت کرے آمین ثم آمین

الجواب اما بعد پس معلوم ہووے کہ جھوٹھی قبر بنانا اور اسپر سچی قبر کی جیسی فاتحہ پڑھنا اور
اسکی تعظیم و تکریم کرنا شرع شریف مین بالاتفاق حرام ہی جو شخص ایسا کریگا سو واجب التعزیر
ہوتا ہی اور مسلمان حاکم پر واجب ہی کہ اس شخص پر ایسی سخت تعزیر کرے کہ دوسرونکو عبرت
و دہشت ہووے کہ پھر کوئی اب نکرے بلکہ جو شخص اسکو جایز سمجھیگا سو معاذ اللہ مرتد اور کافر
ہو جائیگا اور اسکا ذبیحہ حرام ہوگا اور اسکی جورو نکاح مین سے جاتی رہیگی تب حاکم اسلام پر لازم
ہی کہ اس سے توبہ لیکر تجدید اسلام کرواوے اور اگر توبہ سے انکار کرے تو واجب القتل ہوگا
اس بابت فقہ کی معتبر کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین اور بڑے بڑے علماؤن
کی دلیلین بیان ہوئی ہین حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانون کو خصوص
ناواقفون کو ایسے گمراہی سے بچاوے آمین ثم آمین الحمد للہ رب العالمین اللہم صل وسلم علی محمد
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن اعبد القادر الحافظ عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین آمین یارب العالمین قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب کتبہ
خادم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوہاب آمین یارب الارباب (مہر: محمد یونس الحافظ)
ہذا الجواب صحیح مطابق لقواعد الشرع المبین واللہ تعالیٰ اعلم العالمین کتبہ الشیخ علی قاضی الصلـ[illegible]
عفی عنہ وعن والدیہ امین یا ارحم الراحمین ۵ وما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ حقیر
احقر مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ (مہر: اللہ اکبر [illegible] رضوان [illegible]) الجواب مطابق للسوال المجیب مصیب فیما قال
کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی الحسینی القادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین (مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ [illegible] مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری)

الجواب صحیح ومستمد کتبہ خادم الطلاب غلام محی الدین الہندوستانی عفی اللہ عنہ (غلام محی الدین عفی عنہ)

وقد صح الجواب ما شرح فی السوال واللہ اعلم بالصواب کتبہ خادم العلما سید شاہ ولی عفی عنہ ۔ الجواب

صحیح کتبہ قاضی عبد العلی الملقب نور نت عفی عنہ وعن والدیہ ۔ کل بدعۃ ضلالۃ بانی مبانی این امور

قبیحہ ضال ومضل وسبب گمراہی عوام ولفظ کفر وشرک بر ان شخص مطلقا جایز قولہ تعالیٰ قل

ھل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون

انھم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم

فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا ذلک جزآؤھم جھنم بما کفروا وانا العبد المذنب

الراجی عفو ربہ الہادی السید ابراہیم البغدادی (سلام علی ابراہیم) بنا نمودن قبر دروغ

کہ دران میت نباشد حرام است چنانچہ بعضے فقہا این را ذکر نمودہ اند ابراہیم احمد

بن محمد باعکظا عفی عنہ ۔ فقیر الحقیر صدر نشین سید حسام الدین محمد امین اللہ الرفاعی

(شاہ جہان الرفاعی ۱۲ حسام الدین بن سید) فقیر الحقیر السید عباس علی القادری العیدروس (السید عباس علی ابن محمد القادری العیدروس)

قد صح الجواب ما شرع فی السوال واللہ اعلم بالصواب کتبہ تراب اقدام

السالکان سید ابو الحسن ابن السید احمد باشیبانی (جعفر القادری سید ابو الحسن ابن احمد باشیبان)

صحیح امانی شاہ ☼ سرگروہ فقرای کوکن ۔ دلدار علی شاہ ۔ نعمت اللہ شاہی مکاندار ۔

سید احمد علی شاہ قادری ۔ ثانی شاہ بازشاہ چشتی مکاندار

تنبیہ معلوم کیا چاہئے کہ اس کتاب جامع الفتاوی مین ہر ایک استفتا اور مسایل

کے اندر صحیح وسند کے ساتھ نام کتاب منقول عنہ اور اسکی عبارت مع ترجمہ راقم الحروف نے

لکھہ دیا ہے اگر کسی شخص کے دل مین شک یا شبہ آوے عبارت کو کتاب منقول عنہ

سے ملا کر دیکھ لیوے اور اپنی شبہ دور کرے اور راقم الحروف کو دعای خیر سے

یاد فرماوے حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔۔

استفتا (۳۴)

سوال بعضے واعظین قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتے ہین اور دو گھڑی تک اسکی تفسیر
بیان کرتے ہین کیا اتنے بہت معنی ایک آیت مین مندرج رہتے ہین یا اصول علم تفسیر سیکھنا
ضرور ہی اور وہ بیان کس تفسیر مین مرقوم ہی اگر آپ علم تفسیر کا اصول یا اسکے اصطلاحی
چند الفاظ کے معنے لکھدیوین تو مسلمانون کو زبانی یاد کرنے سے بڑا فایدہ ہوگا خدا آپکو
جزائے خیر دیوے اور قرآن شریف کے حروف اور آیات کا شمار کتنا ہی ایک صحیح روایت
ضرور لکھہ دینا

الجواب قرآن شریف دریای علوم شریعت وطریقت و
بحر لطایف حقیقت ومعرفت ہی مولانا شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین
لکھا ہی کہ نزول قرآن واسطے تعلیم وتعلم بندون کے وتہذیب اخلاق انکے حق تعالی نے اپنے
پیغمبر آخر الزمان پر نازل کیا ہی ہرچند احکام توحید وشریعت توریت مین تھے مثلا قصاص
وبدلہ لینے کے واسطے بڑی تاکید تھی اگر کسی نے کسیکو مارا زخمی کیا تو واجب تھا کہ ظالم کو
اتنا مارین یا زخمی کرین انگلی توڑا تو ظالم کی انگلی توڑین ہاتھ توڑا تو ہاتھ توڑین برابر بدلا
لیوین جب لوگون کی سخت دلی اور ظلم کم ہوگیا بعد انجیل نازل ہوئی تو حکم ہوا کہ اگر کسی نے
تم کو سیدھے طرف طمانچہ مارا تو صبر وتحمل کرو اور کہو کہ بائین طرف بھی مارلے کہ ہمارے گناہ
پاک ہوتے ہین جب آخر زمانہ خاتم نبوت کا آیا تو دونون حکم جاری فرمایا کہ اگر ظالم
سختی پر صبر کروگے تو خدا اجر دیگا اور اگر نفس تحمل نکرے تو حاکم کی طرف رجو
شرع تعزیر جاری کردیوے بہت سے احکام رہبانیت یا موافق طبع ا
کے تھے منسوخ کردئے اور اس زمانے کے لوگون کی طبیعت
کرنے کے لئے آسان اور پورے پورے احکام بھیجے کہ اسمیں
وتغیر ہولے بناویگی اور اذن شفاعت وانتہای رحم
مدارج ولایت وادعیات واوقات وآیات مفصل

محاسن و معائب از روی کنایات و اشارات انتباہاً ظاہر کئے تا عبرت حاصل کرین اسی لئے
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کے خطاب سے سرافراز ہوئے ایک شب قدر کی عبادت کا مرتبہ ایسا
دیا کہ ہزار مہینون کی عبادت سے افضل ہوا خصوصیات اس امت مرحومہ کے بہت ہین تفسیر
عزیزیہ مین یا تفسیر حسینی مین دیکھو بتفصیل بیان موجود ہی عبادات مین بھی بہت
سہولت کردی تا دنیاداری مین دینداری کرین ریاضت کا طریقہ فقر و زہد کا مرتبہ تعلیم فرمایا
کہ تمام آسمانون کے فرشتون کی عبادت بہیئت مجموعی قیام و رکوع و سجود و قعود مین
مندرج ہی اور ادعیات و تسبیحات سب پیغمبرون کی تعلیم دی گئی اور علم اولین و آخرین سب
خبر اسمین موجود ہی **مسئلہ** قرآن مجید مین پانچ قسم کا علم ہی قسم اول علم احکام واجب
مندوب مباح مکروہ حرام خواہ عبادات ہو خواہ معاملات خواہ تدابیر منازل یا سیاست مدن
اوران علمون کا ذمہ فقیہ قاضی و مفتی پر ہی قسم دوم علم مخاصمہ چار فرقون کے ساتھ
یہود نصاری مشرکین و منافقین اور اسکا ذمہ دار عالم کلام و متکلم ہی قسم سیوم تذکیر
اللہ کی نعمتون پر کہ جو صفات ظاہری و باطنی سے مظہر تجلیات جلالی و جمالی ہی مرشدین
عارفین اسکی ذمہ دار ہین قسم چہارم تذکیر بایام اللہ یعنے حوادث دوران اور وقایع زمان
انعام مطیعین و تعذیب مجرمین یعنے جس پیغمبر کی امت نے تابعداری کی انعام ملا اور جس
کی امت نے نافرمانی کی عذاب ہوا اس علم کے ذمہ دار واعظین ہین قسم پنجم حال موت
... نشر و یوم الحساب و جنت و نار و امور نیکی و بدی اس علم کا ذمہ دار
مسئلہ نظم قرآن شریف ایک بڑا معجزہ ہی چنانچہ موسی علیہ السلام
... کاہنون کا زور شور تھا تو حضرت موسیٰ کو عصا اور ید بیضا
... ایک لقمہ کرکے اس عصا نے نگلا عیسی علیہ السلام کے
... ن تھا تو انکو معجزہ مردہ زندہ کرنے کا خدا نے دیا
... ہوجاتی نبی آخر الزمان کے وقت مین شعر و شاعری

وفصاحت وبلاغت کا مشغلہ تھا تو قرآن شریف کلام نثر ہی لیکن منظومات شعرا سے فصیح تر
خدا نے بنادیا کہ ایک آیت کے مقابلے مین بھی کسی شاعر سے ایک سطر بھی نہ لکھی گئی مسئلہ
تمام مضمون اور احکام توریت انجیل و زبور کے اور صحایف کے احوال اور اسکے سوا بہت سے
علوم و معارف ورحمت عام جو اول کسی کو معلوم نہ تھے قرآن شریف مین خدا نے جمع کردیا
اور فرمایا قوله تعالیٰ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ یعنے آج کے روز مین نے کامل کردیا تمہارے واسطے دین تمہارا اور تمام
کردیا تم پر نعمت میری اور راضی ہوا مین تمہارے دین اسلام سے ۔ یہہ آیت سب قرآن سے
آخر مین آئی ہی سب اصحاب خوش ہوئے کہ آج خدا نے ہمارا دین تمام پورا کردیا اور ہمارے
اسلام سے راضی ہوا مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روتے تھے لوگون نے رونے کا سبب پوچھا
آپ نے فرمایا اب سے قرآن شریف کا نازل ہونا موقوف ہوگا کیونکہ اس آیت مین اتمام نعمت کا
اشارہ ہی اور جلد رسول خدا ہمکو چھوڑ کر خلد برین کو تشریف لیجاوینگے ویسا ہی ہوا ۔
مسئلہ آیات والفاظ وحروف قرآن شریف کے علما نے لکھا ہی لیکن اسمین اختلاف
چار قسم کی روایتون سے ہی اور ابراہیم التیمی کے قول پر بعضون نے اختلاف کا سبب
اب لکھا ہی کہ الف ممدودہ کو کسی نے ایک اور کسی نے دو گنے ہین بلکہ بعضے الف کے مدہ پانچ
الف تک شمار کیے ہین اسیطرح الف مقصورہ مثلا حرف یے اگر اسپر الف کھڑا آگیا تو
دو حروف شمار کیے بعضون نے ایک گنے اسی طرح الفاظ مین حرف ہمزہ یا مکتوبی ہی
یا ملفوظی اسی طرح نون غنہ یا حرف مدغم مشدد کہ لکھنے مین ایک اور پڑھنے مین دو
آتے ہین بعضون نے ایک گنا اور بعضون نے دو الغرض قاریون نے بھی الفاظ و
آیات مین اختلاف کیا ہی چنانچہ مالک یوم الدین کو ملک یوم الدین پڑہا ہی ایک اصح روایت
کتاب بستان العارفین سے یہان مرقوم ہی اس سے سب حرفون کا شمار اور عدد معلوم ہوگا

الالف	اٹھتالیس ہزار آٹھ سو بہتر ہین ۔	البا	گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس ہین

التا دس ہزار ایک سو ننوانوے ہین	الثا بیس ہزار نوسو چہتر ہین
الجیم تین ہزار دوسو ترانوے ہین	الحا تین ہزار نوسو ترانوے ہین
الخا دوہزار چارسو سولہ ہین	الدال پانچ ہزار چھے سو بہتر ہین
الذال چارہزار چھے سو ستانوے ہین	الرا گیارہ ہزار سات سو ترانوے ہین
الزا ایک ہزار پانچ سو نوّد ہین	السین پانچ ہزار سات سو ایکانوے ہین
الشین دوہزار دوسو ترپن ہین	الصاد دو ہزار تیئیس ہین
الضاد ایک ہزار چھے سو سترہ ہین	الطا ایک ہزار دوسو چوہتر ہین
الظا آٹھ سو بیتالیس ہین	العین نو ہزار دوسو بیس ہین
الغین دوہزار دوسو آٹھ ہین	الفا آٹھ ہزار چارسو نوانوے ہین
القاف چھے ہزار آٹھ سو تیرہ ہین	الکاف نو ہزار پانچ سو ہین
اللام تیس ہزار چارسو بتیس ہین	المیم چھبیس ہزار ایک سو پینتیس ہین
النون چھبیس ہزار پانچ سو ساٹھ ہین	الواو پچیس ہزار پانچ سو چھتیس ہین
الھا دس ہزار ستّر ہین	لام الف چار ہزار سات سو بیس ہین
الیا پچیس ہزار نوسو انیس ہین	جملہ تین لاکھ تیئیس ہزار پانچ سو اکتالیس

حروف قرآن مین ہین واللہ اعلم اور کلمات چہتر ہزار چار سو تیس ہین اور آیات چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ ہین کسی بزرگ نے ابیات مین بیان فرمایا ہی **ابیات**

آیت قرآن کہ خوب و دلکش است	شش ہزار و شش صد و شصت و شش است
یکہزارش امر وہم نہی شد یاد	یک ہزارش وعدہ ہم دیگر وعید
دو ہزار او مثال و اعتبار	دو ہزارش قصّہا و اختبار
پانصدش بحث حلال است و حرام	صد دعا تسبیح ورد صبح و شام
شصت و شش را ناسخ و منسوخ یاب	فہم کن واللہ اعلم بالصّواب

مسئلہ علم تجوید و قرأت کے قاعدے سے چودہ حروف شمسی کہلاتے ہین جن میں لام ملفوظ نہین ہوتا جیسا الشمس اُن مین دو قسم ہین قسم اوّل اسلیہ چھہ حرف ہین کہ نوک زبان سے مخرج ہوتا ہی بیت حرف اسلیہ بود شش دار یاد ❊ را و زا و سین و شین و صاد و ضاد ❊ قسم دویم سنیہ آٹھہ حرف ہین کہ بُن دندان سے مخرج ہوتا ہی **رُباعی** حرف سنیہ بود ہشت ای نگار ❊ تا و ثا و دال و ذال ای سرو کار ❊ طا و ظا و لام و نون است بعد ازان ❊ یاد کن این بیتہا لیل و نہار ❊ دوسرے چودہ حروف قمری کہلاتے ہین جن مین لام ملفوظ ہوتا ہی جیسا القمر انکی تین قسم ہین قسم اوّل شفویہ کہ لبون سے انکا مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف شفوی چار باشد یاد دار ❊ با و فا و میم و واو ای ہوشیار ❊ قسم دویم لہویہ جن کا مخرج سقف دہان یعنے تالو سے ہوتا ہی **بیت** حرف لہوی چار باشد یاد دار ❊ جیم و قاف و کاف و یا ای یار غار ❊ قسم سیویم حروف حلقیہ کہ حلق مین سے انکا مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف حلقی شش بود ای نور عین ❊ ہمزہ و ہا حا و خا و عین و غین ❊ کتاب شاطبیہ وغیرہ مین اسکا مفصل حال موجود ہے فلیرجع الیہ ❊

استفتا (۴۳)

سوال مولوی حبیب اللہ مرحوم ساکن رتناگیری ابن مولوی عبدالقادر ملکہ پوری مفتی عدالت پونہ نے جو مسئلہ حیلہ اسقاط کا لکھا تھا اور آپکی تائید الحق کے آخر چھپا ہی بعضے حضرات کہتے ہین کہ اسمین کچھہ دلایل فقہیہ کے نہین ہین سو اس باب مین فدیہ مسلمان کے روزے نماز کا کس دلیل سے ثابت ہوتا ہی حنفی مذہب کے مطابق کتابون کے حوالے داخلے سے لکھا جاوے تو معتبر ہوگا

الجواب اصل اسقاط شرع شریف سے ثابت قولہ تعالی وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے اور جو لوگ طاقت روزے رکھنے کی نہین رکھتے ہین تو فقیر کو کھانا دے سکین اگرچہ یہہ آیت شیخ فانی کے حق مین نازل ہی کہ ایک روزے کے بدلے مین ایک فقیر کو کھانا کھلاوین لیکن شیخ فانی کے روزے کا فدیہ عبارت النص سے ثابت ہے

اور میت کے روزے اور نماز کا فدیہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ علمای حنفیہ نے باستدلال
اس آیت قرآن کے چار قسم کی سند نکالے ہیں چنانچہ نور الانوار میں مرقوم ہے اَلْاِسْتِدْلَالُ
بِعِبَارَةِ النَّصِّ وَبِاِشَارَتِهٖ وَبِدَلَالَتِهٖ وَبِاقْتِضَائِهٖ یعنے ایک استدلال عبارت
النص سے ہے دوسرا اشارت النص سے تیسرا دلالت النص سے اور چوتھا اقتضاء النص سے
ہوتا ہے اور اسی کتاب میں لکھا ہے وَوُجُوْبُ الْفِدْيَةِ فِي الصَّلٰوةِ لِلْاِحْتِيَاطِ فدیہ
واجب ہونا واسطے نماز کے ازروی احتیاط ہے اور یہہ بھی اسمین لکھا ہے اِنَّ نَصَّ
الصَّوْمِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَخْصُوْصًا بِالصَّوْمِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْلُوْلًا بِعِلَّةٍ غَايَةٍ
تُوْجَدُ فِي الصَّلٰوةِ اَعْنِي الْعَجْزَ وَالصَّلٰوةُ نَظِيْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَهَمُّ مِنْهُ فِي الشَّانِ وَالرِّفْعَةِ
فَاَمَرْنَا بِالْفِدْيَةِ عَنْ جَانِبِ الصَّلٰوةِ یعنے واجب ہونا فدیہ کا نماز مین احتیاطاً ہے
کیونکہ تحقیق نص روزے کی احتمال رکھتی ہے کہ مخصوص ہووے روزے سے اور احتمال یہہ بھی
رکھتی ہے کہ علّت غائی اسکی کہ عاجز ہونا عمل کرنے سے ہے سو نماز مین بھی پائی جاتی ہے اور
نماز روزے کی نظیر ہے بلکہ شان ورفعت مین روزے سے زیادہ ہے اسلیے نماز کے واسطے بھی
فدیہ دینا ہم نے حکم کیا ہے۔ اور تفسیر احمدی مین ہے فَقَدْ ذَكَرَ اَئِمَّةُ الْاُصُوْلِ
اَنَّ النَّصَّ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْلُوْلًا وَالصَّلٰوةُ نَظِيْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَهَمُّ مِنْهُ فَاَمَرْنَا
بِالْفِدْيَةِ اِحْتِيَاطًا وَرَجَوْنَا الْقُبُوْلَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضْلًا یعنے تحقیق ذکر کیا ایمہ
علم اصول نے کہ یہہ آیت احتمال رکھتی ہے کہ معلول ہووے یعنے دلالت کرے علت غائی پر اور
نماز نظیر ہے صوم کی بلکہ اس سے زیادہ اسواسطے حکم کیا احتیاطاً فدیہ نماز کا دینے کے لئے اور
ہم حق تعالی سے امید رکھتے ہین کہ اپنے فضل وکرم سے اسکو قبول فرماوے۔ معلوم ہووے
کہ علت چار قسم کی ہر شی مین ہوتی ہے پہلی علت مادّی جیسا کہ چوکی ایک شی ہے اسمین
علت مادّی چوب ہے دوسری علت فاعلی یعنے نجّار کی سعی اور ہنرمندی سے بنائی گئی
تیسری علت صوری یعنے صورت اُس شی کی مثلاً چوکی اصل لکڑا ہے سُتار نے اسکے

تختے تراشے مربع شکل بنایا اسکو چار پائے لگایا اسکی صورت اچھی بنی نام اس مجموع کا چوکی رکھا گیا چوتھی علت غائی یعنے کس واسطے وہ بنائی گئی سو بیٹھنے کے واسطے اب لکڑی کا نام بھی نکل گیا تختہ و پایہ و کیلے وغیرہ کا نام بھی نرہا اب ایسا ہوا کہ چوکی لاؤ بیٹھنے کیواسطے سو فدیہ روزے کا کفارہ ٹھہرا کہ ترک فرض روزہ کا عذاب فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہے تو فرض نماز ترک کرنے کا عذاب بھی فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہے ایسی امیدواری بندہ بیچارہ کو اپنے مالک کی جانب دل مین ہے سو معاف ہونا عذاب ترک فرض کا علت غائی ہوئی نماز مین بھی اور روزے مین بھی اور بحکم سبقت رحمتی علی غضبی فضل الہی ہمیشہ بندے کے شامل حال ہے۔ کتاب ہدایہ مین حدیث شریف ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّی اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ یعنے ایک کی طرف سے دوسرا کوئی روزہ نرکھے اور ایک کی طرف سے دوسرا کوئی نماز نہ پڑھے یعنے جسکا فرض اسی کے سر پر ہے وہی خود ادا کرے اور نماز و روزہ عبادت بدنی ہین اور فرضیت دونون کی یکسان ہے یہان سے صلوٰۃ نظیر صوم ثابت ہوئی مسئلہ مفتاح السعادہ مین مرقوم ہے وَمَا رَوَاہُ قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ فَیَفْدِیْ عَنْہُ وَلِیُّہٗ مَحْمُوْلٌ عَلَی الْاِطْعَامِ ۔ اور جو روایت ہے حدیث شریف کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرگیا اور اسپر خدا کا فرض روزہ باقی رہا ہے پس مرنے والے کا ولی یعنے مختار وارث اسکے واسطے روزے کا بدلہ فدیہ ادا کرے یعنے مسکینون کو کھانا کھلاوے مسئلہ شرح وقایہ کے کتاب الصوم مین لکھا ہے وَفِدْیَۃُ کُلِّ صَلٰوۃٍ کَصَوْمِ یَوْمٍ یعنے ہر نماز کا فدیہ ایک روزے کے فدیہ کے برابر ہے اور در المختار کے کتاب الصوم مین لکھا ہے وَاِنْ صَامَ اَوْصَلّٰی عَنْہُ الْوَلِیُّ لَا لِحَدِیْثِ النَّسَائِیِّ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّی اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰکِنْ یُطْعِمُ عَنْہُ وَلِیُّہٗ یعنے اور اگر روزہ رکھا یا نماز پڑھا ولی نے اس میت کی طرف سے تو جایز نہین بسبب حدیث

نسائی کی روایت سے کہ نہ روزہ رکھے کوئی دوسرے کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی دوسرے کی طرف سے لیکن کھانا کھلا دے ولی اس میت کی طرف سے بطور فدیہ کے تو جائز ہے اور فتاوی عالمگیری میں کتاب الحیل میں لکھا ہے مسئلہ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُؤَدِّیَ الْفِدْیَۃَ مِنْ صَوْمِ اَبِیْہِ اَوْصَلَوَاتِہٖ وَھُوَ فَقِیْرٌ فَاِنَّہٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَۃِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْھِبُہٗ ثُمَّ یُعْطِیْہِ ھٰکَذَا اِلٰی اَنْ یَّتِمَّ یعنے اگر ارادہ کیا ایک شخص نے کہ ادا کرے فدیہ اپنے باپ کے روزے کا یا نماز کا اور وہ شخص غریب ہے تو اوسنے دو من گندم ایک فقیر کو دینا اسنے دوسرے کو ہبہ کر دا دینا اسی طرح جتنے مساکین فدیہ لینے کو بیٹھے ہیں یہاں تک کہ دور پورا ہو جاوے ۔ اور اشباہ النظائر میں فن الحیل میں لکھا ہے مَتٰی اَرَادَ الْفِدْیَۃَ عَنْ صَوْمِ اَبِیْہِ اَوْصَلٰوتِہٖ وَھُوَ فَقِیْرٌ فَاِنَّہٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَۃِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْھِبُہٗ ثُمَّ یُعْطِیْہِ ھٰکَذَا اِلٰی اَنْ یَّتِمَّ یعنے جو کوئی ادا کرنا چاہے فدیہ اپنے باپ متوفی کے نماز روزے کا اور وہ فقیر غریب ہے پس وہ دو من گندم دیوے ایک فقیر کو وہ دوسرے کو بخشدے اور وہ تیسرے کو بخشدے تا پورا ہووے دور تو من گندم میں کئی نماز روزوں کا فدیہ اس حیلہ شرعی سے اسقاط ہو سکتا ہے ۔ اور یہاں جو کلام شریف اسقاط کے واسطے گندم کے ساتھ دیتے ہیں سو بھی معتبر ہے کیونکہ ہدیہ کلام شریف کا لاکھ یا کروڑ بھی کہیں تو کم ہے زاد الآخرت میں تفصیل وار اسکا بیان لکھا ہے ۔ مختصر وقایہ کا فارسی منظوم میں بھی یہہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے —

مسئلہ منظوم

سال آن مردہ راحساب بساز	آنچہ اسقاط دادہ اند قرار	احتیاط الشرع اہل کبار
بزنان نہ دوازدہ با مرد	پیشتر از بلوغ راندا ز	اعتبار بلوغ باید کرد
سنگ مجموع چونکہ گشت عیان	بہر ہر سال آن دو صد شمار	من گندم وہند لسنگ تجار
کہ فروشی بکس زنا داری	فدیہ مردہ را بگیر ہمان	مصحفی را کہ دست آن داری
	بفروشش بآن قدر گندم	بفقیری نہ با غنی مردم

عین بیع سلم درست مدان	ہشت شرط است تام ساز بیان	بعد ازان گو فلان ابن فلان
ہست این فدیہ عبادت آن	اینقدر گندم کہ ہست بتو	وادم آنرا برای فدیۂ او
گرد اقبال چون فقیر آنرا	می شود فدیہ اش بشرع ادا	تا شروط سلم شود پیدا
بیع مصحف چنین کنی مثلا	کہ بود ادنیٰ یا بود اعلیٰ	بعد یک ماہ من دہی اینجا
چون بگیرد فقیر مصحف را	گردد آن بیع نزد شرع روا	مسئلہ اسقاط کا خلاصہ

معلوم ہووے کہ وارثان میت کے جو حقوق خدا تعالیٰ کے میت پر باقی رہگئے ہین اسکو ادا کرنے مین حسب الوصیت ذمہ دار ہین چنانچہ فرض نماز روزہ ماہ رمضان المبارک سجدہ سہو سجدۂ تلاوت وغیرہ قرض کے مانند واجب الادا ہین جنکے سبب قبر کا عذاب آخرت کا حساب دوزخ کا عقاب ہونے والا ہے صدہا روپیئے ریا اور نامداری کے رسومات مین میت کے بعد خرچ کرتے ہین لیکن اس میت کے حق مین جس سے اسکو فایدہ ہو خیال کمتر کیا جاتا ہے اسلیئے مسایل حیلہ شرعی عام مسلمانون کے واسطے یہان مرقوم ہوتے ہین

مسئلہ ایک شخص مسلمان مرگیا فرض نمازین روزے رمضان شریف کے اسکے ذمہ پر ہین ادا نکیئے ہون سہوًا خطاءً عمدًا یا ادا کیئے ہون نقصان کے ساتھ یا بسبب بیماری کے یا مسافرت کے یا غفلت نفسانی سے رہگئے ہون اور قضا کرنے یا کفارہ دینے کی بھی فرصت نہ ملی ہے اور اسنے وصیت کی ہے کہ خدا کے جو حقوق مجھپر باقی رہے ہین انکا فدیہ کفارہ میرے مال سے ادا کرو ایسی وصیت ثلث مال سے ادا کی جاتی ہے فرض نماز پنجگانہ مع وتر اور رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک نماز و روزے کا عوض آدھا صاع گیہون جو فطرے مین دیتے ہین اڈہائی سیر شہر گلشن آباد عرف ناسک کے ماپ سے صاف چنے ہوئے یا قیمت اسکی محتاجون مسکینون کو دینا اگر معلوم نہین کتنے نمازین یا روزے ہین ایک دو برس کے یا دس برس کے یا اگر ثلث مال کفایت نکرے یا وارث اسکے اپنی طرف سے تبرعًا و احسانًا فدیہ کفارہ ادا کرین تو اسوقت چاہیئے کہ فدیہ

ادا کرنے مین حیلہ اسقاط کیا جاوے ساری عمر کا مسئلہ حیلہ اسقاط یہہ ہی کہ پہلے میت
کی عمر شمار کیجاوے اس مین سے ابتداء تولد سے بلوغ تک کے ایام نکال ڈالین مثلاً مرد
کے بارہ برس اور عورت کے نو برس وضع کرکے باقی برسون کے نماز روزے کا شمار کرنا یعنے
ہر روز کی پانچ فرض نماز اور واجب وتر بلکہ چھے نمازین ہوتی ہین ایک نماز کا فدیہ نصف
صاع یعنے اڈھائی سیر گیہون سو ہر روز کے پندرہ سیر گیہون ہوئے اس ملک مین
چار سیر کی ایک پائیلی ہی اور سولہ پائلی کا ایک من اور بیس من کی ایک کھنڈی اناج کا
مانپ ہی سو ایک مہینے کے سات من دو سیر گیہون ہوئے اور ایک برس کے چار کھنڈی
چار من چھے پائیلی گیہون ہوئے اور رمضان شریف کے تیس روزون کا فدیہ ہر روز
اڈھائی سیر کے حساب سے ایک من دو پائیلی تین سیر گیہون ہوئے پس مجموعہ برس بھر
کی نماز روزون کا چار کھنڈی پانچ من آٹھ پائیلی تین سیر گیہون ہوتے ہین اگر عیدین
کی نماز و فطرہ کا فدیہ برس کے دو پائیلی اسمین ملائے تو دس پائیلی تین سیر ہووینگے
پانچ برس کے اکیس ۲۱ کھنڈی سات من دس پائیلی دو سیر ہوتے ہین - دس برس کے
بیتالیس ۴۳ کھنڈی پندرہ من پانچ پائیلی ہوتے ہین اسی حساب سے گیہون کا شمار
کرنا چاہیئے مسئلہ مثلاً ایک مرد پچاس برس کی عمر مین وفات پایا تو ابتدائی تولد
سے بلوغ تک کے بارہ برس وضع کئے تو اڑتیس ۳۸ سال باقی رہے اسکے نماز روزون کا فدیہ
ایک سو باسٹھ کھنڈی دس من بارہ پائیلی دو سیر گیہون ہوئے اتنا مال دینے کی طاقت
نہین ہی تب میت کا وصی یا وارث یا ولی مقدی نے ایک قرآن شریف اچھا صحیح الحروف
قابل تلاوت یا دوسری شی موتی مروارید ہیرا وغیرہ حاضران مجلس سے دو یا زیادہ مسلمانون
کے روبرو لانا اور جتنے گیہون فدیہ کے ہوئے ہین اسکی عوض مین ایک مسکین کو فروخت
کردینا یعنے اپ کہنا کہ ای فلان یہہ قرآن شریف یا یہہ فلانی شئ مین فروخت کیا ہون
تجھکو فلان کھنڈی فلان من گیہون کے عوض جو فدیہ میت فلان ابن فلان کی نماز روزونکا

ہی وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا بیع سلم کے طور پر یعنے جنس زمان مکان قیمت گیہون
دینے کا وقت وغیرہ شروط شرعیہ کے ساتھ مین نے خرید اب یہہ قرآن شریف یا قیمتی شئی اس
مسکین کی ملک ہوئی پھر اس مسکین کو میت کے جنازے کے پاس لاکر دو مسلمانون کے حضور
مین ایسا کہے کہ یہہ قرآن شریف تمنے خریدا اور اسکی قیمت کے عوض اتنے کھنڈی گیہون تمہارے
ذمے پر ہین سو گیہون میت فلان بن فلان کے روزے نمازون کا فدیہ ہی مین نے تمکو
دیا پھر وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا اسطرح تین مرتبے کہے تو وہ حیلہ اسقاط صحیح ثابت
موافق شرع شریف کے ہوا بعد دعا مانگے میت کے حق مین اس طرح سے الٰہی ہم بندے تیرے تمام حقوق
عبادات ادا کرنے سے عاجز و لاچار ہین اور یہہ حیلہ شرعی میت کی طرف سے وسیلہ بخشایش و
معافی کا تیری فضل و رحمت کی امید پر ہمنے کیا ہی اپنے فضل و کرم سے قبول کر اور اس میت
لاچار کے تمام گناہون سے درگذر فرمادے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ بِفَضْلِكَ
وَكَرَمِكَ دوسرے سب مسلمان آمین کہین اور یہی ترتیب کتاب عینی شرح
کنز الدقایق جامع الرموز کنز العباد شرح وقایہ مین مذکور ہی ۔ **مسئلہ** صدقہ
دیوے ولی میت کے گذرنے کے بعد پہلی رات کو جو بہت بھاری ہی کھانا کپڑا مسکینونکو
کھلاوے جو کچھ میسّر ہووے تین روز یا سات روز ضرور فاتحہ دلاوے یا چالیس روز تک
کرے اگر دو رکعت نماز نفل کی نیت سے کہ اسکو صلوٰۃ الہول کہتے ہین اسکو ثواب
بخشنے کے واسطے پڑھے تو بڑا ثواب ہی اوّل رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورہ تکاثر یعنے اَلْھٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس بار پڑھے بعد رکوع و سجود کے
دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی پڑھے اور ثواب اسکا میّت کو بخشے مشایخ فرماتے ہین
کہ اگر زمین و آسمان بھر کر گناہ ہووینگے تو سب بخشائے جائینگے اور سات روز تک
برابر بعد مغرب کے پڑھا کرے شرح عین العلم مین مرقوم ہی اگر دونون رکعت مین صلوٰۃ الہول
کے یکبار سورہ فاتحہ اور اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے اسکا بھی ثواب بعید دلکھا ہی

کیونکہ تین مرتبے سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک ختم قرآن شریف کے برابر ملتا ہے اگر فرزند
اپنی خاص حلال کی کمائی میں سے کچھ تھوڑا صدقہ یا خیرات فقیر کو دیوے تو اسکا ثواب تعظیم میت کو
پہنچتا ہے اور اس فرزند کو بھی اتنا ہی ثواب خدا کی جناب سے ملتا ہے ربنا اتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و
علی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین یا رب العلمین

استفتا (۳۵)

قال اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقال
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من سئل عن علم علمہ ثمّ کتمہ الجم یوم القیٰمۃ بلجام
من النار

چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان شرع متین زادہم اللہ تعالی شرفا وتعظیما درینصورت کہ شخصی
جانوری حلال الاکل را بنام بزرگی یا برای فاتحہ موتیٰ خود یا برای تزویج نکاح حزبیہ و بوقت ذبح
بالتسمیہ ذبح کرد پس ازین مذبوحہ مسلمان کہ بالتسمیہ ذبح کردہ شدہ است خوردن ازان گوشت
جایزاست یانہ ودر قبرستان رفتن برای فاتحہ وزیارت یا از برای زیارت اولیا اللہ در جای رفتن
واز برای موتی خود دہم یا سیوم یا چہلم روزی معین کردن وطعام پختن وجانوری ذبح کردن و
عزیز واقربا وفقرا وسالکین را خورانیدن جایزاست یانہ وحضرت مولوی خلیل الرحمن صاحب
رسالہ در تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ تصنیف کردہ اند ہمون رسالہ وروایات او درست وموافق
شرع شریف اند یانہ بیّنوا توجروا اجرا جزیلا المستفتی سید طاہر علی ساکن احمدنگر

الجواب وھو ملھم بالحق والصواب والیہ المرجع والمآب

بر تقدیر صدق مستفتی مطلق خوردن گوشت جانوری کہ بالتسمیہ ذبح کردہ شدہ است برابر است کہ
منذور بنام بزرگی باشد یا برای فاتحہ موتی بود یا از برای تزویج نکاح باشد وغیر ذلک بای وجہ
کان گوشت مذبوحہ حلال وطیب است لقولہ تعالیٰ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم

بایانہ

بایان مومنین وقد صرح فی التفسیر الاحمدی قولہ تعالیٰ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ معناہ ذُبح لاسم غیر اللّٰہ مثل لات وعزیٰ واسماء الانبیاء وغیر ذلک فان افرد باسم غیر اللّٰہ اوذکر مع اسم اللّٰہ عطفاً بان یقول باسم اللّٰہ ومحمد رسول اللّٰہ بالجر حرم الذبیحۃ وان ذکر موصولاً لامعطوفاً بان یقول باسم اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کرہ ولایحرم وان ذکر مفصولاً بان یقول قبل التسمیۃ وقبل ان یضطجع الذبیحۃ اوبعدہ لاباس بہ ھکذا فی الہدایہ ومن ھٰھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھوالرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللّٰہ علیہا وقت الذبح وان کانوا ینذرونہا لہ انتہیٰ ۃ والجواب عن الثانی کہ در قبرستان رفتن الخ قال اللّٰہ تعالیٰ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۃ قال البیضاوی یعنی عامۃ الکفار اوالیہود اذروی انہا نزلت فی بعض فقراء المسلمین کانوا یواصلون الیہود لیصیبوا من ثمارھم قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ لکفرھم بہا اولعلمہم بانہ لاحظ لہم فیہا لعنادھم الرسول المنعوت فی التوراۃ المؤید بالآیات كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ان یبعثوا اویثابوا اوینالہم خیر منہم وعلی الاول وضع الظاہر فیہ موضع الضمیر للدلالۃ علی ان الکفر آیسہم انتہیٰ اھ وقد صرح شیخ المشائخ مولانا عبدالحق دہلوی رحمہ اللّٰہ در شرح مشکوٰۃ باینکہ زیارت قبور مستحب است باتفاق زیراکہ سبب رقت قلب وتذکر موت وبوسیدگی استخوان وفنای دنیا است وجزآن از فواید وعمدہ دران دعا مر اموات را واستغفار برای ایشان است وباین وارد شدہ است سنت وبود آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کہ در بقیع میرفت وسلام میداد براہل آن واستغفار میکرد برای ایشان وامّا استمداد باہل قبور درغیر نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا در غیر انبیا علیہم السلام منکر شدہ اند انرا بعضی از فقہا ومیگویند نیست زیارت مگر از برای دعا دمولی و استغفار برای ایشان ورسانیدن نفع بایشان بدعا واستغفار وتلاوت قرآن واثبات

کردہ اند آنرا مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم وحجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفتہ است
ہر کہ استمداد کردہ شود بوی در حیات استمداد کردہ میشود بوی بعد از ممات انتہیٰ ۵
وفی المشکوٰۃ عن عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی و
ابی فلما دفن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ
علیٰ ثیابی حیاء من عمر رضی اللہ عنہ رواہ احمد وعن محمد بن النعمان یرفع
الحدیث الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال من زار قبر ابویہ او احدھما فی
کلّ جمعۃ غفر لہ وکتب برّا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً وعن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال کنت نہیتکم عن
زیارۃ القبور فزوروھا فانّہا تزھد فی الدّنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجہ
انتہیٰ وقال الشیخ الملا علی القاری رحمہ فی شرح فقہ الاکبر انہ قد ورد فی
الاحادیث الصّحیحۃ من الدعاء للاموات خصوصاً فی صلوٰۃ الجنازۃ وقد
توارثہ السّلف واجمع علیہ الخلف فلو لم یکن للاموات فیہ نفع لکان عبثاً
بل جاء فی القراٰن اٰیات کثیرۃ متضمنۃ للدعوات للاموات کقولہ تعالیٰ
ربّ ارحمہما کما ربّیانی صغیرا وقولہ تعالیٰ ربّ اغفرلی ولوالدیّ ولمن
دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات وقولہ تعالیٰ ربّنا اغفر لنا ولاخواننا
الّذین سبقونا بالایمان ۵ وعن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انہ قال یا
رسول اللہ ان امّ سعد ماتت فای الصّدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا
وقال ھذہ لام سعد اخرجہ ابوداوٗد والنسائی رضی اللہ عنہما اما ما ذکر
فی شرح العقاید من حدیث ان العالم او المتعلم اذا مرا علی قریۃ فان اللہ تعالیٰ
یرفع العذاب عن مقبرۃ تلک القریۃ اربعین یوما انتہیٰ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اذا مات ابن ادم انقطع عمله الا ثلثا ولد صالح یدعوا له بالخیر وعلم علمه الناس وصدقۃ جاریۃ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ والنقل من مکان الی مکان لزیارۃ قبور الاولیاء والعلماء والصلحاء جایز مستحسن کما جاء فی الحدیث المؤمنون لایموتون بل ینقلون من دار الفناء الی دار البقاء وتعیین الیوم للموتی کالعاشر والثلثین و الاربعین لایصال الثواب مثلا وغیر ذلک بای وجہ کان مما ینفع ثوابها الی الموتی جائز بل مستحسن واولی کما صرح به فی الفتاوی الرحمانی والجواهر الاخلاطی وغیر ذلک واطعام الطعام لذوی القربی والارحام والفقراء والمساکین بالمذبوح الحلال ان کان بالتسمیۃ عند الذبح فجایز بلا خلاف ولاریب ولاشک وقال فی القصیدۃ الامالی حیث قال وللدعوات تاثیر بلیغ وقد ینفیه اصحاب الضلال انتهی وما قاله مولانا الاجل والاستاذنا الاکمل المولوی خلیل الرحمن صاحب فی رسالته فهو موافق ومطابق للشرع فمن انکرها فقد انکر الشرع ومن انکره فقد کفر کما صرح به فی الدر المختار ان الفقه هو ثمرۃ الحدیث ولیس ثواب الفقیه اقل من ثواب المحدث فمنکر الفقه منکر الحدیث ومنکر الحدیث کافر مطلقا انتهی هذا اخر ما اوردناه والحمد للہ اولا واخرا وظاهرا وباطنا واصلی واسلم علی حبیبه وشفیعه وامینه ورسوله محمد وعلی اله واصحابه صلوٰۃ زاهرۃ وسلاما فاخرا الی یوم الدین واللہ اعلم وعلمه اتم

کتبه الفقیر الی اللہ المستعان (الحافظ عثمان) قد اصاب فیما اجاب کتبه خویدم الطلاب القاضی عبد اللہ الاورای عفی اللہ عنه وعن والدیه وجمیع المسلمین امین یارب العالمین ۝ نظام الدین هذا الحق

الجواب صحیح کتبه خادم الطلاب غلام محی الدین عفی اللہ عنه وعن والدیه آمین یارب العلمین (غلام محی الدین)

ما اجاب المجیب فهو فیه مصیب کتبه خادم الطلاب سید احمد کشمیری عفی اللہ عنه وعن والدیه وعن المسلمین امین (سید احمد)

هذا الجواب صحیح کتبہ خادم الطلاب سید عبد اللہ عفی اللہ عنہ (مہر: سید عبد اللہ)

قد صح الجواب کتبہ خادم الطلبہ القاضی قاسم المہری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

هذا الجواب صحیح کتبہ خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کالوکھی عفی اللہ عنہما وعن والدیہما آمین

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی سلطان عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین (مہر: قاضی سلطان خان ملق)

الروایۃ المرقومۃ صحیحۃ والرسالہ موافقۃ للسنۃ والکتاب کتبہ خادم الطلاب غلام محمد ابن القاضی حیدر کان اللہ تعالیٰ ولوالدیہ آمین یا رب العالمین

الامر کما ذکر کتبہ خویدم الطلبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المؤمنین آمین یا رب العالمین ۵

قد صح الجواب والمجیب مصیب فیما اجاب کتبہ احقر العباد القاضی حسین الکوفی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

استفتا کا ترجمہ

فرمایا حق تعالیٰ نے پوچھو تم علمای کامل سے جو چیز اگر تم نہین جانتے ہو ۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عالم کو کوئی شخص نے دین کا مسئلہ پوچھا اور وہ عالم جانتا ہی مگر اسکو چھپایا جواب نہ دیا تو کل قیامت کے روز آگ کی لگام اسکے منہہ مین دینگے ۔

کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ ایک شخص مسلمان نے حلال جانور کوئی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا کسی میت کی فاتحہ دینے کے واسطے یا نکاح کے لئے ولیمہ کرنے کھانا پکانے کے واسطے خرید کیا اور ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا پھر وہ جانور کا گوشت کھانا جایز ہی یا نہین ۔ اور قبرستان مین فاتحہ پڑھنے اور زیارت قبور اولیا اللہ کے واسطے جانا جایز ہی یا نہین ۔ میت کے بعد سیوم دہم و چہلم کا دن معین کرکے کھانا پکانا جانور ذبح کرنا فقرا مساکین خویش اقربا کو کھلانا جایز ہی یا نہین ۔ اور حضرت مولانا خلیل الرحمن نے جو رسالہ تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کا بنایا اور چھپایا ہی وہ رسالہ اور اسکی روایتین موافق شرع شریف کے

درست

درست ہین یا نہین بینوا توجروا المستفتی سید طاہر علی ساکن احمد نگر

الجواب واللہ ھو الملہم بالحق والصواب

بر تقدیر صدق مستفتی و ثبوت ما فی السوال مطلق کھانا حلال جانور کا جو اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہی جائز ہی اگر کسی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا میت کی فاتحہ کے واسطے یا شادی نکاح کے کھانے کے واسطے ہو گوشت مذبوحہ حلال طیب ہی ۔ خدا فرماتا ہی کہ اگر تمکو قرآن پر ایمان ہی تو کھاؤ اس حلال جانور کو جسپر ذبح کے وقت اللہ تعالی کا نام لیا گیا ہی ۔ اور تفسیر احمدی مین ما اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کے معنے ذُبِحَ بِهٖ لِاِسْمِ غَیْرِ اللّٰهِ کیا ہی یعنے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو مثل لات وعزی و اسمائی انبیا وغیرہ وہ حرام ہوتا ہی اگر فقط ایک بُت کا نام سوائے نام اللہ کے لیا یا اللہ کے نام کے ساتھ عطف کر کے کہا اسطرح باسم اللہ ومحمدٍ رسول اللہ دال کو زیر سے کہا تب ذبیحت حرام ہی اگر موصولاً کہا معطوفاً نہین اسطرح سے باسم اللہ محمدٌ رسول اللہ مکروہ ہوگا ذبیحہ حرام نہین ہوگا ۔ اگر مفصولاً کہا اسطرح سے قبل تسمیہ کے یا قبل ذبیحہ لٹانے کے یا بعد لٹانے کے تو لا باس ہی کھانا اسکا یعنے کچھ مضایقہ نہین اسطرح ہدایہ مین ہی ۔ اور یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائی یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور انکے نام سے مشہور رہا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام اسپر نہین لیا گیا اگرچہ اُسے غیر خدا کے نام سے نذر کیے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی ۔ اور جواب دوسرے مسئلے کا یعنے قبرستان مین جانا فاتحہ دینے کے واسطے سو جائز ہی خدا فرماتا ہی ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پیروی مت کرو اُس قوم کی جسپر خدا نے غضب کیا ہی تفسیر بیضاوی مین قوم سے مراد عامہ کفار و یہودکی ہی چنانچہ روایت ہی کہ یہہ آیت بعض فقراء المسلمین کے باب مین نازل ہوئی ہی کہ وے یہودون سے ملے رہتے تھے کہ انکے باغون سے پھل میوہ انکو ملا کرے آخر کو ناامید ہوئے ہی

بسبب انکے کفر کے یا معلوم ہوا کہ اِن باغون سے انکو کچھہ حصّہ ملنے والا نہین کیونکہ جس رسول کی تعریف توراۃ مین موجود ہی اور معجزے اسکے ظاہر ہین ایسے رسول سے عداوت دشمنی رکھتے ہین جسطرح سے کہ کفار اصحاب قبور سے نا امید رہتے ہین یہہ کہ انکی روح کیواسطے کچھہ نیاز بھیجین یا ثواب کے کام کرین یا انھون سے کچھہ خیر انکو پہنچے اور اوّل بات یہہ ہی کہ ضمیر کی جائے بیا اسم ظاہر رکھا گیا تا دلالت کرے کہ انکا کفر انکو نا امید کرنے والا ہی - اور شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف مین تصریح کی ہی کہ زیارت قبور مستحب ہی باتفاق علما کیونکہ رقت قلب اور موت کا یاد کرنا اور استخوان کی بوسیدگی اور فنائے دنیا کا سبب معلوم ہوتا ہی اور اسکے سوائے بہت فائدے عمدہ ہین زیارت قبور مین کہ اموات کے حق مین دعا کی جاتی ہی انکے واسطے مغفرت مانگی جاتی ہی اسلیئے سنّت ہی اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم قبرستان بقیع مین جاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے مُردون پر اور طلب مغفرت کرتے تھے انکے واسطے اور استمداد اہل قبور سے سوائے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے یا اور انبیا کے تو بعض فقہانے اس سے انکار کیئے ہین اور کہتے ہین کہ زیارت قبور نہین ہی مگر مُردون کے واسطے دعا کرنا اور طلب مغفرت انکے حق مین مانگنا اور انکو نفع پہنچانا دعا و استغفار و تلاوت قرآن سے اور ثابت کیئے ہین استمداد کو مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے فرمائے ہین کہ حیات کے وقت جس بزرگ سے دعا مدد کی مانگتے ہین اس بزرگ سے بعد مرنے اسکے بھی مدد مانگنا جایز ہی - مشکوٰۃ شریف مین حضرت ام المؤمنین عایشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی فرماتی ہین کہ مین میرے حجرہ مین کہ جہان میرے خاوند رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور میرے والد ابوبکر صدّیق مدفون ہین جب جاتی تھی تو کپڑا الگ کرتی منھہ کھلا رکھتی تھی اور جانتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے والد یہان آسودہ ہین مگر جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہان مدفون ہوے انکے پاس تو قسم ہی خدا کی کہ اب مین جب جاتی ہون تو کپڑے سے بدن اور منھہ پوشیدہ کرکے جاتی ہون کہ

عمر فاروقؓ سے حیا کرتی ہون رواہ احمد ۔ محمد بن نعمان نے اس حدیث مرفوع کو رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچایا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جسنے اپنے ماں باپ کی قبرون کی یا
ایک اُن دونون مین سے ہر ایک جمعہ کے روز زیارت کی تو اُس شخص کو مغفرت ملتی ہی اور
صالحین مین اسکا نام لکھا جاتا ہی بیہقی نے شعب الایمان مین اس حدیث کو مرسل کے درجے
پر لکھا ہی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
فرمایا کہ مین نے تمکو زیارت قبور سے پہلے منع کیا تھا پھر اب زیارت کرو پس تحقیق کہ اُس سے
دنیا سرد ہو جاتی ہی دل مین اور آخرت یاد آتی ہی ابن ماجہ نے روایت کی ہی انتہی ۔
شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر کی شرح مین کہا ہی کہ صحیح حدیثون مین وارد ہے
مردون کے واسطے دعا کرنا خصوصًا نماز جنازہ مین اور علمائی سلف و خلف نے یہہ کام
جاری رکھا اگر اموات کو اُس مین نفع نہین پہنچتا تو یہہ کام عبث ہوتا بلکہ قرآن شریف
مین مردون کے حق مین دعا مانگنے کے واسطے بہت آیات نازل ہین چنانچہ قولہ تعالے
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای خدا بخشدے میرے ماں باپ کو اور رحمت کر
اُن پر کہ اُنھون نے خوردسالی مین مجکو پرورش کیا ہی قولہ تعالیٰ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنے ای خدا بخشش کر مجھے اور
میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر مین داخل ہوا درحالیکہ مؤمن ہی اور تمام مومنین و مومنات
کو قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ یعنے ای ہمارے
رب بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہم سے اوّل ایمان لائے ہین ۔ اور سعد بن عبادہ سے
روایت ہی کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ ام سعد یعنے میری ماں وفات پائی تو کون سا
صدقہ اسکے لئے افضل ہی آنحضرت نے فرمایا پانی پھر سعد نے ایک کوان کھودا اور کہا
کہ یہہ ام سعد کے واسطے ہی یعنے جو اسکا پانی پیئے ثواب اسکا ام سعد کو ہمیشہ پہنچتا رہے
ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو روایت کی ہی ۔ شرح العقائد مین ذکر کیا ہی

اس حدیث شریف سے کہ اگر عالم یا طالب علم کسی گانون مین سے گذرا پس تحقیق اللہ تعالی
اس گانون کے قبرستان مین سے چالیس روز تک عذاب اٹھا دیتا ہی انتہی ۔ ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی آدمی دنیا سے گذر گیا سب اسکے عمل منقطع ہوجاتے
ہین مگر تین باقیات الصالحات کا ثواب میت کو ہمیشہ پہنچتا ہی ایک فرزند صالح کہ باپ کے
حق مین دعای خیر کرتا ہی دوسرا علم کہ جو اسنے لوگون کو سکھایا ہی تیسرا صدقہ جاریہ چنانچہ پل
مسجد چاہ مہمان سرا وغیرہ قولہ تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ یعنے فرمایا حق تعالی نے تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے نیک تو واسطے
انکے ثواب ہی ہمیشہ جاری ۔ اور اولیا و علما و صلحا کی قبور کی زیارت کے واسطے ایک مکان سے
دوسرے مکان پر جانا جایز و مستحسن ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ مؤمن ایماندار
مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے فنا کے نکل کر دوسرے گھر بقا مین نقل کرتے ہین اور زائرون کو
اپنے دیکھتے و پہچانتے ہین ۔ اور ایصال ثواب و اطعام طعام کے واسطے دہم سوم
چہلم کا روز وغیرہ معین کرنا کہ میت کو اس روز مین ثواب پہنچایا جاوے سو بھی جایز و مستحسن
ہی چنانچہ فتاوی رحمانی اور جواہر اخلاطی مین اسکی تصریح موجود ہی ۔ اور کھانا کھلانا فقرا
و مساکین و خویش و اقارب کو اور انکے واسطے بکری ذبح کرنا اللہ کا نام لیکر جایز ہی بلا خلاف
اور بے شک ۔ قصیدہ امالی مین ہی کہ دعا اور صدقہ کو اموات کے ثواب پہنچانے مین
بڑی تاثیر ہی مگر فرقہ معتزلہ ایصال ثواب کا انکار کرتے ہین سو گمراہ ہین انتہی ۔
حضرت مولانا بزرگ افضل العلماء المتاخرین مولوی خلیل الرحمن مصطفی آبادی نے ما اہل بہ
لغیر اللہ کی تفسیر اپنے رسالہ مین لکھی ہی سو سب صحیح اور مطابق شرع شریف سے ہی جس نے
اسکا انکار کیا تو گویا شرع سے انکار کیا اور جسنے شرع سے انکار کیا اسکے کفر مین کیا شک
ہی چنانچہ در المختار مین اسکی تصریح مرقوم ہی کہ تحقیق فقہ ثمرہ ہی حدیث شریف کا اور فقیہ
کا ثواب محدث سے کم نہین تو جو منکر فقہ سے ہوا گویا وہ منکر حدیث شریف سے ہوا اور جو منکر حدیث

شریف سے ہوا وہ کافر ہے مطلقاً انتہیٰ ہذا آخر ما اوردناہ الخ یہہ آخر ہے جو ہمنے بیان وارد
کئے ہیں اور شکر ہے اللہ کا اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اور درود و سلام ہووے اوپر حبیب اسکے
اور رسول اسکے اور شفیع و امین اسکے محمدؐ اور اوپر آل انکے اور اصحاب انکے صلوٰۃً زاہرۃً وسلاماً
فاخراً قیامت کے دن تک واللہ اعلم وعلمہ اتم ؎

بسم اللہ والحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ محمّد و آلہ واصحابہ اجمعین
امّا بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالےٰ
لیصرف شرھم عنہ حلّ وان قصد الذبح لھم حرم قال الرافعی مستند ذکا ضابطہ
اعلم ان الذبح للمعبود وباسمہ فانزل منزلۃ السجود لہ وکلّ واحد منہما نوع تعظیم
وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ کمن سجد لغیرہ سجدۃ
عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لاعلیٰ ھٰذا الوجہ کما اذا ذبح لرفق غیرہ اولرضاہ اوالکعبۃ
تعظیما لانّھا بیت اللہ اوللرسول لانّہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل
الذبح عند استقبال السّلطان لانہ استبشار بقدومہ نازلۃ منزلۃ ذبح
العقیقۃ بولادۃ الولد وعلیٰ ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمّد واراد الذبح ببسم اللہ
والتبرّک باسم محمد ینبغی ان لایحرم ھٰذا کلام الرافعی وصوّبہ النووی انتہیٰ مافی الانوار
وقد ورد فی الاخبار والاٰثار ترغیب فی زیارۃ الصّالحین احیاءً وامواتاً وفضلہا
عظیم والدّعاء فی مجالسہم وعند قبورھم مستجاب والرّحمۃ تنزل علیہم ونعم الحاضر
والزوار وھذہ الخصوصۃ المحبّ لزایر وورد فی ذٰلک ادلۃ واضحۃ ونقلت عنہم
فی اجابۃ الدعاء وقضاء الحاجات وتفریج الہموم بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم
الالہمیّۃ ودرک الامور الغیبیۃ بالفتح علی الزایر بسببہم حکایات صالحۃ و
روایات راجحۃ وذٰلک بقدر الصّدق وقوۃ العقیدہ وروی واشتہر عن فقیہہ
الکبیر محمد بن حسین البجلی الیمنی رحمۃ اللہ انہ رای النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

فی منامہ وقال لہ یارسول اللہ ای الاعمال افضل فقال لہ وقوفك بین یدی
ولی اللہ تعالیٰ کحلبۃ شاۃ او کشی بیضۃ افضل من ان تعبد اللہ حتی تنقطع اربًا
اربًا فقال قلت یارسول اللہ حیًا کان او میتا فقال حیًا کان او میتا فینبغی لکل
عاقل ان یتبرك الزیارۃ خصوصا اذا خاف محذورًا او ھمہ امر یستغیث
بہم فی قضاحاجتہ وکفایۃ ھمہ یقال اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باھل القبور
فقد رغب اھل العلم فی التصدق علی الاموات والدعالہم فی سایر الاوقات
واھداء الثواب الیہم فیما یرید من اعمال البر المثوبۃ فقد دلت الاخبار الصریحۃ
علیٰ نفع الاموات بذالك ووصول الثواب الیہم ورفع درجاتھم ودخول المسرۃ
علیہم اعنی بھدیۃ الاحیاء الی الاموات فان الروح بعد الموت حیاتہ باقیۃ لاتفنی
وھی منعمۃ او معذبۃ ذاھبۃ الی حیث یشاء اللہ قالہ اھل التحقیق ۵ کتبہ
خادم الطلبۃ الراجی الی رحمۃ ربہ الابر عبد القادر بن عبد الرحیم الجتیکر عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین امین یارب العالمین ۵

ترجمہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۵ اما بعد حمد و صلوٰۃ کے
کتاب انوار فقہ شافعیہ میں لکھا ہے کہا امام رویانی رح نے اگر کسی نے ذبح کیا ایک بکری جن کے
واسطے اور قصد کیا تقرب الی اللہ کا تا جن کا شر اُس سے دفع کرے سو حلال ہے اور اگر قصد کیا
تقرب جن کا سو حرام ہے۔ امام رافعی رح نے ایک ضابطہ کلیہ بیان کیا ہے جانا چاہیے اگر ذبح
معبود کے واسطے اور اسکے نام سے ہے تو قایم مقام سجدے کے ہوا ذبح کرنے والے کیواسطے
اور سجدہ بھی دو طرح کا ہے عبادت اور تعظیم کے لئے ویسا ذبح بھی دو طرح کا ہے عبادت
اور تعظیم کے لئے پھر کسی نے غیر خدا کو عبادت و تعظیم کی راہ سے ذبح کیا تو کفر ہے اور ذبیحہ
حرام ہے جیسا کہ سجدہ غیر خدا کو عبادت کی راہ سے کفر ہے اور جس نے غیر خدا کے واسطے ذبح کیا

عبادت کی راہ سے نہین بلکہ اسکی مہربانی کے واسطے یا راضی کرنے کے واسطے یا کعبہ کے واسطے
از روی تعظیم کے کہ وہ بیت اللہ ہی یا رسول کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ہی تو حرام نہین ہوویگا
اور اسیطرح سے ہی ذبح کرنا استقبال سلطان کے واسطے کہ وہ اسکے آنے کی خوشی ہی چنانچہ
ذبح کیا عقیقہ کے واسطے کہ فرزند کے ولادت کی خوشی ہی سو جایز ہی اور اسی طرح کسی نے
کہا بسم اللہ و اسم محمد اور ارادہ کیا بسم اللہ کا اور تبرک اسم محمد کا چاہیے کہ حرام نہوگا
اور اس رافعی کے کلام کو امام نووی رح نے پسند کیا ہی انتہی کتاب انوار کی عبارت سے
جایز ہوا ۔ اخبار و آثار مین وارد ہی ترغیب دلانا زیارت صالحین کے واسطے خواہ
زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور انکی بزرگی بہت بڑی ہی اور دعا انکی مجلس مین اور
انکی قبرون کے نزدیک مستجاب ہوتی ہی اور رحمت نازل ہوتی ہی انھون پر اور سب
حاضرین و زیارت کرنے والون پر اور یہہ خاص زایر کے واسطے ہی کہ محبت سے زیارت
کرے ۔ اس باب مین دلیلین واضح بہت احادیث وارد ہین اجابت دعا و قضائے
حاجات کے واسطے اور غم کا دور ہونا خوشی کا آنا صفائی باطن کی پیدا ہونا اور حصول
علوم الہام کا اور ادراک امور غیبیہ کا کہ زائرین کے دلون پر دروازہ اسرار کا مفتوح
ہوجاتا ہی اور اولیاؤن کی زیارت قبور کے سبب سے مشکلات حل ہوتے ہین اس باب
مین بہت حکایات صالحہ اور روایات راجحہ موجود کتابون مین مرقوم ہین اور یہہ فواید
بقدر صدق نیّت و قوت عقیدہ حاصل ہوتے ہین ۔ فقیہ الکبیر محمد بن حسین البجلی
الیمنی رح سے روایت مشہور ہی کہ انھون نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا اور آنحضرت کا خواب کبھی جھوٹھا نہین ہوتا عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کون سا عمل
مقبول و افضل ہی آنحضرت نے انکو فرمایا ولی اللہ کے حضور مین تیر اکھڑا رہنا بکری کا
دودہ دھویا جاوے یا بیضہ اُبالا جاوے فقط اتنی دیر تک سو افضل ہی تجھکو اُس سے
کہ تو عبادت کرے اللہ کی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے تیرا جسم پھر فقیہ مذکور کہتا ہی کہ

مین نے عرض کی یارسول اللہ وہ ولی اللہ زندہ ہووے یا مردہ آنحضرتؐ نے فرمایا خواہ زندہ ہووے خواہ مردہ ہووے پس لازم ہے ہر ایک عاقل شخص کو کہ زیارت سے تبرک حاصل کرے خصوصًا جب ڈرتا ہو کسی خطرسے یا مشکل کام درپیش آوے ضرور انھون سے استمداد و استغاثہ چاہے اپنی حاجت کفایت کرتے ہین تو انکی ہمت کی برکت سے اپنی مراد پاویگا۔ چنانچہ کہے ہین جب تم کسی امور مین حیرت زدہ ہوجاؤ تو مدد مانگو اہل قبور سے اسی لئے اہل علم نے رغبت کی ہے صدقہ دینے مین اموات کے نام سے اور دعا انھون کے واسطے ہر وقت کرنے مین اور ایصال ثواب مین اور ہر ایک نیک عمل فاتحہ وغیرہ ثواب کے کام بجا لانے مین بہت سی حدیثین صریح وارد ہین کہ ایصال ثواب سے اموات کو نفع پہنچاتا تا انکے درجے بڑھین اور خوشحالی انکو ہووے زندون کے ہدیے اموات کو بیشک پہنچتے ہین کیونکہ روح کو بعد موت کے حیات جاودانی حاصل ہے اور وہ فنا نہین ہوتی ہمیشہ باقی ہے خواہ نعمت و آسایش مین ہون خواہ عذاب و رنج مین ہون جس مقام پر خدا نے انکو رکھا ہے وہان موجود ہین اہل تحقیق کا یہی عقیدہ اور فرمودہ ہے ــــ کتبہ خادم الطلبہ الراجی الی رحمۃ اللہ رب الابرار عبد القادر بن عبد الرحیم الجبیتکری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین آمین یارب العلمین

الجواب مطابق للسؤال والمجیب مصیب فیما قال وما وقع فی تفسیر فتح العزیز کما فسر بہ علیہ مولانا واستاذنا خلیل الرحمٰن سلمہ اللہ المنان فی رسالتہ تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ فہو حق وقد رجع عنہ مصنفہ کما قال فی رسالتہ المسماۃ بوارق المحمدیہ لمولانا واستاذنا شیخ فضل رسول بدایونی سلمہ اللہ تعالی وھذا عبارتہ بالفارسیۃ ہنگام شیوع تفسیر عزیزی کہ بندگان بر غلطی این مقام مطلع گردیدہ صاحب تفسیر را بتقریر و تحریر تکلیف دادند تا دیر باز این مکاتبہ و مکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر چند نوبت بتحریر پرداختہ آنچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود و این امر را منقصت آن بزرگوار تصور نباید کرد

بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت است عصمت از خطا خاصہ انبیا است و مذموم اصرار بر خطا است الخ صفحہ ۱۶۵ وہذا ہو الاصح عند الجمہور وما اہل بہ لغیر اللہ معناہ ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیا وغیر ذلک کما فی فوز الکبیر فی اصول التفسیر لمولانا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ کتبہ خلوم السادات والعلما الفقیر الحقیر سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین آمین ۵ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۲۸۴ ہجریہ مقدسہ

(مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری)
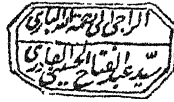
ترجمہ

جواب مطابق سوال کے ہی اور جواب دینے والا صواب پر ہی جو کچھ کہ کہا ہی اور جو تفسیر عزیزیہ مین واقع ہوا ہی اسکی بابت مولانا و استادنا خلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی مرحوم نے اپنے رسالے مین بنام تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ لکھا ہی حق اور صحیح ہی چنانچہ کتاب بوارق المحمدیہ لرجم الشیطان النجدیہ تصنیف مولانا شیخ الکامل سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اسکے صفحہ ۱۶۵ مین مرقوم ہی اور وہ فارسی عبارت کا ترجمہ یہہ ہی جس وقت تفسیر عزیزی مشہور و شایع ہوئی دیکھنے والے اس مقام کی غلطی پر مطلع ہوے اور صاحب تفسیر کو تقریر سے اور تحریر سے تکلیف دئیے دیر تک باہم دیگر مکاتبہ اور مکالمہ رہا صاحب تفسیر نے اس باب مین چند بار لکھا آخر کو جو کچھ اسمین جمہور کے خلاف مرقوم ہوا تھا اس سے مصنف نے رجوع کیا ہی اور یہہ امر اس بزرگوار کی شان مین باعث نقصان نہین خیال کیا چاہئے بلکہ انصاف کی راہ سے کمال تعریف و توصیف کے لائق ہی عصمت خطا سے مخصوص پیغمبرون کے واسطے ہی اور اپنی خطا پر سخن پروری کے طور اڑے رہنا برا ہی ۔ اور جمہور علما کے نزدیک وما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہہ ہین ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیا یعنے حرام ہوتا ہی وہ جانور کہ جس پر ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا جاوے جیسا باسم اللات باسم العزیٰ یا کوئی پیغمبر کا نام

لیکر ذبح کرے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف
مین یہی معنی مفصل مرقوم ہین - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

استفتا ۳۶

مخفی و محتجب نرہے کہ ۱۲۸۲ھ ہجریہ مقدسہ مین حضرت سید علوی صاحب ساکن مراوہ متعلق بلاد عرب کلمہ شہادت کے معنے عربی مین لکھا اپنے مریدین و معتقدین کے لئے بمبئی مین چھپوائے تھے اسکا ترجمہ تحت اللفظی اردو مین اور سندھی مین بھی چھپا تھا ایک ہندی مولوی صاحب نے اسمین اعتراض کیا کاتب کو کافر کہا آخرش وہ سید مظلوم اور شیخ محمد حسین سندھی مکہ معظمہ کو گئے اور وہ چھپا ہوا کاغذ معنی کلمہ شہادت مع ترجمہ اردو و تحت اللفظی مکہ معظمہ کے مفتیون کے حضور مین گذرانا کہ ہندوستان مین ایسی بے علمی اور بیدادی اور ہر شخص کو نفسانی آزادی ہوتی ہے کہ جو کلمہ شہادت بنای اسلام ہے اسکی معنی بھی درست نہین جانتے اور جو شخص صحیح معنی کرتا ہے اسکی تکفیر کرتے ہین - تب وہان کے علما و مفاتی اربعہ نے اصل معنی سید علوی کے مطبوعہ کو بغور دیکھا اور اسکی صحت پر فتوی دیا بار دیگر وہ اصل معنی مع ترجمہ اردو و جوابہای مفاتی اربعہ محمد حسین سندھی نے یہان لائے اور چھپوا دئے اور معترض یہان سے چلے گئے -

سید علوی کی اصل معنی عربی مع ترجمہ تحت اللفظ اردو مین النقل مطابق الاصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَصَلَّی اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فَاعْلَمْ اَنَّہٗ اَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ اَلنُّطْقُ بِالشَّہَادَتَیْنِ

پس بوجھ تو کہ ہر آئینہ وہ جو واجب ہے اوپر انسان بولنے والے کے بولنا کلمہ شہادتین کا

مَعَ التَّصْدِیْقِ وَاَنْ یَّعْلَمَ مَعْنَاھَا وَھِیَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ

سناتھ سچا نے دل کے اور بوجھنے معنے اسکے اور وہ یہہ ہے کہ شاہدی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود ہے لائق عبادت کے مگر اللہ اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَمَعْنٰی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ

شاہدی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد بندے اُسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہیں اور معنے اشہدان لا الہ الا اللہ کے یہہ ہیں میں جانتا ہوں

وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنْ لَّا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ

اور اعتقاد رکھتا ہوں میں ساتھ نفس اپنے کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسرونکے کہ نہیں کوئی معبود حقیقی بیچ وجود کے مگر اللہ تعالی اور

اَنَّهُ الْغَنِیُّ عَمَّا سِوَاهُ الْمُفْتَقِرُ اِلَیْهِ كُلُّ مَا عَدَاهُ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

تحقیق اللہ تعالے بے پرواہی غیر اپنے سے محتاج ہی ہر کوئی اسکا وجود سوا اسکے ہی اور نہ رکھتا ہی عورت اور نہ فرزند

وَلَا یُمَاثِلُ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اَحَدًا مُتَّصِفٌ بِكُلِّ كَمَالٍ مُنَزَّهٌ

اور نہیں مثل رکھتا درمیان ذات اپنی اور صفات اپنی اور افعال اپنے کے کوئی ایک صفت کیا گیا ہی ساتھ ہر کمال کے پاک ہے

عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَمَا خَطَرَ بِالْبَالِ ، وَمَعْنٰی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہر نقصان اور ہر عیب سے اور جو خطرہ ساتھ دل کے ہو اور معنے اشہدان محمدا رسول اللہ کی یوں ہی کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے

اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ بْنَ

بوجھتا ہوں میں اور یقین لاتا ہوں میں ساتھ ذات اپنی کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسرونکے کہ تحقیق سردار ہمارے محمد فرزند

عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰی كَافَّةِ الْخَلْقِ اَكْمَلُ النَّاسِ خَلْقًا

عبد اللہ کے بندے خدا کے اور بھیجے ہوے اسکے ہیں طرف تمام مخلوقات کے کامل ہی آدمیوں میں کامل صورت میں

وَّخُلُقًا وُلِدَ بِمَكَّةَ وَبُعِثَ بِهَا وَهَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَدُفِنَ بِهَا

اور کامل ہی سیرت میں اور پیدا ہوے مکے شریف میں اور نبی ہوگئے میں اور ہجرت کئے طرف مدینہ منورہ کے اور مدفون ہوے اُسمیں

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

درود بھیجے اللہ تعالے اوپر اسکے اور اوپر آل اُسکے اور اوپر تمام اصحاب اوسکے اور سلامتی کرے سلامتی کرنی بہت

نقل استفتاء مستخطے علماء مکہ معظمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ما قول سادا تنا العلماء المعظمین المفتین ببلد اللّٰه الامین فی رجل من السادة

العلويين ومن اهل العلم المكرمين كتب كلمتى الشهادة واوضح من معناها ما اراده وقصد بذلك تعليم العوام وتقريب المعنى للافهام وطبعها فى اوراق وشهرها فى الآفاق وصورة ما حرره ولفظ ما سطره **هذا** وصلّى الله على سيّدنا محمّد خاتم النبيّين وعلى اله وصحبه اجمعين فاعلم انّه اوّل ما يجب على الانسان النّاطق النّطقُ بالشهادتين مع التّصديق وان يعلم معناها وهى اشهد ان لاّ اله الاّ الله واشهد انّ محمّداً عبده ورسوله ومعنى اشهد ان لا اله الاّ الله اَعلمُ واعتقد بنفسى وابيّن لغيرى ان لا معبود بحق فى الوجود الاّ الله وانّه الغنىّ عمّا سواه المفتقر اليه كل ما عداه لم يتخذ صاحبة ولا ولد ولا يماثل فى ذاته وصفاته وافعاله احد متصف بكل كمال منزّه عن كل نقص وزوال وما خطر بالبال ومعنى اشهد ان محمّداً رسول الله اَعلمُ واعتقد بنفسى واُبيّن لغيرى انّ سيّدنا محمد بن عبد الله عبدالله ورسوله الى كافة الخلق اكمل النّاس خَلقا وخُلقا وُلِدَ بمكّة وبُعث بها وهاجر الى المدينة ودُفن بها صلّى الله عليه وعلى اله وصحبه وسلّم تسليماً كثيراً فقام بعض اهل الديار الهنديه منهم مولوى فلان واظهروا عليه العَصَبِيَةَ وحكموا بكفره وغيروا من امره وحكموا على زوجته بالطّلاق وعلى من قراها بالكفر والنّفاق واوقعوا فى هذا الشقاق وسلبوا عنه وصف الوفاق فهل كلامهم مردود وقولهم لا يقبل وحقه الجحود وكلام السيد العلوى مقبول ولا يقابل بانكار بل يتلقى بالقبول وهل يلزم اعتقاد المعنى المذكور للفظ المحرر المسطور وما حكم من كفر المسلمين واذى سيّداً من اهل بيت سيّد المرسلين افيدوا الجواب بالتفصيل والاطناب لانّه حصل امر عظيم وافتتان جسيم وبجوابكم ينحسم وبكلامكم ينختم۔

ترجمہ

ترجمہ استفتا کا یہہ ہے کیا فرماتے ہین سادات و علما معظمین اور مفتیان بلد اللہ الامین کے بیچ اس صورت کے کہ ایک شخص سادات علوی عالم بزرگ اہل عرب کا تھا اسنے کلمۂ شہادت کے معنی واضح عربی عبارت مین لکھا اور عام مسلمانون کو سیکھنے اور یاد کرنیکے واسطے دیا اور دوسرے طالب العلم ساکن ہندوستان نے اسکا ترجمہ ہندی و سندھی زبان مین تحت اللفظی کرکے معمورہ بمبئی مین چھپوا دیا جسکی نقل مطابق اصل اوپر مذکور ہوئی بعد اسکے ایک ہندی مولوی صاحب نے اسکو دیکھا تعصب اور حسد سے اسکے لکھنے والے پر حکم کفر کا دیکر لوگون کو اسکے پڑھنے سے منع کیا اور نفاق کی راہ سے اسکے پڑھنے والون کو بھی کافر کہدیا اور انکی زوجات کو مطلقہ کہا اب انکا کلام مردود و نامقبول ہی یا نہین اور کلام سید علوی کا مقبول اور منکرونکے مقابلہ مین صحیح و درست ہی یا نہین اور جیسا معنی مذکور کاتب نے لکھا ہی ویسا اعتقاد کرنا لازم ہے یا نہین اور جنھون نے حکم کفر کا دیا اور سید اہل بیت سید المرسلین کو ایذا دی ہی اُن پر کیا حکم ہی تفصیل وار جواب سے ہمکو مستفید کرو یہہ فتنہ عظیم دین مین یہان پڑا ہی تمھارے جواب کے ہم سب منتظر ہین ؎

الجواب الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علمًا نسئلک اللّٰہم هداية للصواب وارشادًا لصحيح الجواب وتباعدًا عن طرق الخلل و مداحض الزلل ما اجاب به السيد الجليل والكهف النبيل هو الحق الصريح والنص الفصيح واعلم ان قوله انه اوّل ما يجب على الانسان الناطق النطق الخ كلام لا اعتراض عليه فيه اذ لا يكون الاعتراض فى ذلك الا من جويهل سفيه لان كثيرا ما تقع الاوّلية نسبية من غير تردد فى ذلك ولا ريبه واما تفسيره كلمتى الشهادتين بكل ما سطر فهو حق بلا مين وما فسر به الشهادة هو المطابق لما ذكره العلماء الاعلام فى مبحث علم الكلام وقوله اعلم واعتقد ان لا معبود الخ هو المعنى المطابق لها وقوله انه الغنى عما سواه هو الموافق لمعناه الالتزامى

قال المولانا السیّد الصّاوی فی حواشیۃ علی جوھرۃ اللقانی فمعنی لا الٰہ الّا اللہ
المطابقی لا معبود بحقّ الّا اللہ ومعناھا الالتزامی المستغنی عن کلّ ماسواہ
المفتقر الیہ کل ماعداہ الّا اللہ وقولہ لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا نطق بہ فصیح
الکتاب الذی من وصف انہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
قال اللّٰہ تعالیٰ وھو اللطیف الخبیر لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس
کمثلہ شیٔ وھو السّمیع البصیر یجب اتصافہ بکل کمال وتنزیہہ عن کل نقص و
زوال وکل ماخطر ببالک فاللہ بخلاف ذٰلک وکذا کل ماشرح بہ الشق الثانی
لامریۃ فی حقیتہ اذ اعتقاد نبوتہ العامۃ لکافۃ الخلق بشیرا ونذیرا واعتقاد
نسبہ الشّریف وانّہ ولد بمکۃ من الواجبات الاسلامیّۃ باجماع المسلمین و
اتفاق المتکلّمین وعلیٰ کلّ فکل ماذکرہ المجیب المذکور ضاعف اللہ لہ سوابغ
الاجر ھو الحقّ الّذی یعضّ علیہ بالنواجذ ویعجز عن تقریرہ کل جہول عاجز لعمرک
مایدری ماد حاھا ولامن این مجراھا ومرساھا فما صدر علیہ من التعصب والحکم
بکفرہ وطلاق زوجتہ فکلہ کلام باطل مردود وقول زور لا یقبل وخفہ الجحود وکلام
السّیّد المذکور ھو المقبول ولا یسوغ لوحدٍ انکارہ بل یجب علیہ ان یتلقاہ بالقبول
وحکم من کفر مسلمًا التعزیر الشّدید والحبس المدید اللائق بہ الزاجر لہ
ولامثالہ عن اعتراف مثلہ وخصوصًا التعرض لاھلبیت الرّسول سلالۃ الزّھراء
البتول فالواجب علی الحکّام الانام وقضاۃ الاسلام ردع ھذا الضال المضل
المعاند المبطل الخارج عن جادۃ الصّواب والحقّ الثابت بنصّ الکتاب بل منکر ماذکر
من الاحکام ھو الکافر الخارج عن محجۃ الاسلام اذ کما علمت لا اعتقاد سواہ ولا یتحلی المتحلی
بوصف مغایر لمعناہ فنسئل اللہ الھدایۃ وتجنب طرق الغوایۃ وھو الھادی النور
وعلیہ اعتماد الجمیع فی جمیع الامور واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربّہ

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمہ حالاکان اللہ لہما حامدا	
مصلیا مسلما	ترجمہ جواب مفتی حنفی جمال مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالی کے خدا ہمارا علم زیادہ کرے مانگتے ہین تجھسے ای خدا ہدایت واسطے صواب کے اور ارشاد واسطے صحیح جواب کے اور دور رکھ ہمکو خلل کے رستون سے اور پھسلنے کے مقامون سے۔ جو کچھ سید بزرگ اور جای پناہ عالی یعنے سید علوی نے جواب کلمہ شہادت کے معنی مین لکھے ہین سو صحیح برحق ہین اور فصاحت کی دلیل ہی۔ بوجھ تو تحقیق قولہ اَنَّہٗ اَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ النُّطْقُ الخ ایسا کلام ہی کہ اسپر کچھ اعتراض نہین اور کسی طرح اسکے معنی مین خلل نہین مگر جاہل کمینہ شخص اعتراض کرتا ہی لفظ اوّل کا واسطے نسبت کے اکثر واقع ہوتا ہی اسمین کچھہ تردد اور شک نہین اور تفسیر کلمہ شہادتین کی جو لکھی ہے بیشک سب درست اور حق ہی اور جیسا کہ علمای کرام نے علم کلام کی مبحث مین لکھا ہی اسکے مطابق ہی وَقَوْلُہٗ اَعْلَمْ وَاَعْتَقِدُ الخ یہہ معنی مطابقی ہی اس کلمہ کے واسطے اور قولہ اَنَّہُ الْغَنِیُّ عَمَّا سِوَاہُ یہہ معنی التزامی موافق ہین چنانچہ مولانا سید الصاوی نے جوہرۃ اللقانی کے حواشی مین لکھے ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے معنے مطابقی لا معبود بحق الا اللہ یعنے نہین ہی معبود برحق عبادت کے لایق مگر اللہ اور اسکے معنی التزامی یہہ ہین کہ وہ بے پرواہی تمام مخلوق سے جو اسکے ماسوا ہی اور سب اسکی طرف محتاج ہین مگر اللہ کہ وہ کسی کا محتاج نہین ہی۔ قولہ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یہہ تو قرآن شریف کا مضمون ہی کہ اسکے گرد و پیش کوئی باطل آنے نہین پاتا چنانچہ حق تعالی لطیف وخبیر خود فرماتا ہی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے نہین جنا اسنے کسی کو اور نہ جنا گیا وہ کسی سے اور نہین ہی واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی خویش قبیلہ نہین ہی۔ نہین ہی اسکی مثال کوئی شی اور وہ سنتا اور دیکھتا ہی۔ واجب ہے وصف کرنا اسکا ہر ایک کمال سے اور پاک سمجھنا ہر ایک نقصان و زوال سے اور جو کچھ تیرے خیال مین آوے سب سے وہ پاک ہی۔ اور اسیطرح

صحیح و درست ہی شرح دوسرے فقرے کی بیشک سب عامہ خلایق کو انکی یعنے سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کا اعتقاد کرنا فرض ہی کہ وہ نبی خوش خبری سنانے والا جنّت کی اور خوف بتانے والا دوزخ کا اور اعتقاد انکے نسب شریف کا بھی واجب ہے کہ وہ پیدا ہوئے صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ معظمہ مین اجماع مسلمین اور اتفاق متکلمین سے یہ سب واجبات اسلام کے اعتقاد ہین اور جو کچھ کہ مجیب نے ذکر کیا یعنے سیّد علوی نے لکھا ہی سو سب برحق و صحیح ہے خدا اسکو دونا اجر دیوے اور مسلمانون کا اعتقاد اسکے کہنے پر مضبوط رکھے اور ہر ایک جاہل کو اسکی تقریر سے عاجز کرے قسم ہی جان کی کہ وہ معترض جاہل نہین جانتا ہی کہ اسکی مستند اکہان سے ہی اور خبر کس طرف ہے جو کچھ تعصّب اور حسد کی راہ سے حکم کفر کا اور طلاق زوجہ کا اسنے کیا سو سب باطل اور مردود ہی اور قول مکار نامقبول لایق انکار ہی اور سید مذکور کا قول مقبول ہی کسی مسلمان کو اس سے انکار نہین بلکہ واجب ہے کہ اس معنی کلمہ شہادتین کو دل سے قبول کرین ۔ اور جس شخص نے کہ مسلمان کو حکم تکفیر کا کیا اسکو سخت تعزیر دینے کا شرع مین حکم ہے اور حاکم عصر نے اسکو قید مدید کرنا اور جیسا لایق نظر آوے ویسا زجر کرنا تا اسکے جیسے دوسرے عبرت پکڑین اور اس طرح بے علمی سے کسی مسلمان کو کافر نہ کہین ۔ اور خصوصًا اہل بیت رسول اللہ کو جو بنی فاطمہ اولاد زہرا بتول سے ہین اس طرح تعرض کرنا نہایت شرع مین ممنوع ہی حکام انام اور قاضیان اسلام پر واجب ہے نکال دینا خارج کرنا ایسے معاند گمراہ کو اور گمراہ کرنے والے کو جو صواب و حق کی راہ سے خارج ہی اور جو کتاب و نص صریح سے ثابت ہے اسکا انکار کرتا ہی سو کافر ہو گیا اور اسلام کی حد سے باہر نکل گیا ۔ اے سوال کرنے والے اب تو نے سمجھا اسکے سوائے کوئی اعتقاد نہین اور اوسکے معنی کے سوائے کوئی وصف زینت دانش نہین ۔ ہم اللہ سے ہدایت مانگتے ہین کہ ہمکو گمراہی کے طریق سے دور رکھے وہ ہادی و نور ہے اسپر اعتماد جمیع امور ہی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربہ

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی۔ مفتی مکۃ المکرمہ ؒ

ھذہ التحریر لمفتی الشافعیۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ السالکین نہجہ اما بعد اللھم اسئلک ھدایۃ للصواب قد اطلعت علی ھذہ الجواب الذی اجاب بہ مولانا مفتی السادۃ الاحناف فوجدتہ ھو الصواب الذی لا میل فیہ ولا انحراف بل ھو المطابق لاھل السنۃ والجماعۃ ولمذاھب الائمۃ الاربعۃ اکمل اھل ھذہ الصناعۃ فالمعترض علی السید المذکور فی تفسیرہ کلمتی الشھادۃ علی ماھو اعلاہ مسطور لاشک ان اعتراضہ غیر صحیح و فعلہ فعل قبیح یستحق علیہ الزجر واشد النکل وان ینادی علیہ بانہ ارتکب فی انکارہ اشنع الضلال خصوصا فی انکارہ علی من انتسب الی شفیع الخلایق فی العقبی الداخل فی عموم قولہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی فالسید قد دعی الی اللہ بنشر معنی کلمتی التوحید والمنکر علیہ قد استحق التنکیل و العذاب الشدید واللہ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور و یجزی کلا بما یستحق فی الدنیا ویوم النشور وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم امر برقمہ المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السید زینی دحلان مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیۃ لا زالت امنۃ وخیہ ؎

ترجمہ جواب مفتی شافعی مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہیں واسطے حق تعالی وحدہ لاشریک لہ کے اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اوپر آل واصحاب انکے جو رسول مقبول کی پیروی کرنے والے ہیں اما بعد یا اللہ مانگتا ہوں تجھسے ہدایت واسطے صواب کے میں آگاہ ہوا اوپر اسی جواب کے جسکو مولانا مفتی سادات حنفیہ نے لکھا ہے میں نے اسکو بہت صواب پایا کسی طرح کا اسمیں انحراف

ہنین بلکہ وہ اہل سنّت وجماعت کے مطابق اور ائمہ اربعہ مذاہب کے موافق کا ملتزم اس صنعت کا ہی جسنے سید مذکور کی تفسیر کلمہ شہادتین پر جو نہایت عمدہ لکھا ہی اعتراض کیا ہی بیشک اسکا اعتراض غیر صحیح ہی اور اسکا اعتراض کرنا تمام قبیح ہی وہ سخت سزا اور عذاب کا مستحق ہے اور اسپر منادی کرنا چاہیے کہ سید کے لکھے سے انکار کرنے مین اسنے گمراہی شنیع اختیار کی ہی خصوصًا انکار کرنا ایسے شخص پر جو نسبت رکھتا ہی شفیع الخلایق بروز آخرت کے ساتھ اور عموم آیت مین داخل ہی قولہ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنے کہو ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم مین تمہارے سے کچھہ مزدوری نہین مانگتا ہون اس قرآن شریف کے پہنچانے کے واسطے مگر میری اہل بیت سے محبت کرو اتنا چاہتا ہون۔ پھر سیّد مذکور نے تو اللہ تعالیٰ کی دعوت ظاہر کی کلمہ شہادتین کے معنے اشتہار کرنے سے اور کلمہ توحید کا اعلان کیا ہی اور منکر اسکا سخت عذاب ونکال کا مستحق اور سزا کا لائق ہے خدا جانتا ہی خیانت آنکھون کی اور جو کچھہ دلون مین مخفی ہی بدلا دیگا خدا انکو جیسے وہ سزاوار ہین دنیا مین اور قیامت مین وصلّی اللہ علی سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السّید زینی دحلان

هذه التحرير لمفتي المالكية بمكة المشرفة

الحمد لله وحده والصّلوة والسّلام علىٰ من لا نبي بعده ربّ زدني علمًا اللّهمّ اهدنا الىٰ ما فيه الصّواب واهلك كل معاند كذاب وارزقنا دوام محبة آل اهل البيت الهادين لسنّة سيّد المرسلين نعم ما اجاب به السّيد الجليل والحبر النبيل لا يشك في صحته عاقل ولا يخالفه الا مبتدع جاهل وما اجاب به مولنا مفتي الانام ومحقق الاحكام هو الحق الصّوٰب وبه زال الاضطراب فعلى ولاة الامور زجر من خالف السّيّد المذكور وصلّى الله علىٰ خاتم المرسلين وعلىٰ آله وصحبه اجمعين - امر برقمه الرّاجي لطف ربّ

البریہ حسین بن ابراھیم مفتی المالکیہ ببلد اللہ المحمیہ حامداً مصلیاً مسلماً

ترجمہ جواب مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی فقط واسطے اللہ تعالی کے جو وحدہ لاشریک لہ ہے اور درود وسلام اوپر اوسکے جسکے بعد کوئی نبی نہین ہی ای خدا زیادہ کر ہمارے علم کو ای خدا ہدایت کر ہمکو طرف اُس کے جس بین کہ صواب ہی اور ہلاک کر ہر ایک معاند کذاب کو اور دے ہمکو محبت آل اہل بیت رسول کی جو ہدایت کرنے والے ہین سنت سید المرسلین کی طرف نعم جو جواب دیا سید جلیل اور عالم بزرگ نے سو کوئی عاقل اسکے صحیح ہونے مین شک نہین کریگا اور کوی اسکی مخالفت نہین کریگا مگر مبتدع جاہل اور جواب لکھا اسکا مفتی الانام اور محقق الاحکام نے سو حق وصواب ہے اور دل کا خطرہ اس سے دور ہوگیا حکام اسلام پر لازم ہی کہ جسنے سید مذکور کا خلاف کیا ہی اسکو تنبیہ وسزا لایق دیوین وصلی اللہ علی خاتم المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین امر برقمہ الراجی لطف رب البریہ حسین بن ابراھیم مفتی المالکیہ ببلد المحمیہ

ھذہ التحریر لمفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ الموفق للصواب والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد الناطق بالحکمۃ وفصل الخطاب وعلی کافۃ الآل والاتباع والاصحاب وبعد فان ما اجاب بہ شیخ الاسلام ومفتی بلد اللہ الحرام ادام اللہ النفع بعلومہ وقرن الصواب بمنطوقہ ومفہومہ وتبعہ علیہ المفتیان العالمان والمحققان الکاملان ھو الحق الصریح المطابق للنص الصحیح الذی لا یمتری فیہ مسلم ولا یشک فیہ الا زایغ قلبہ مظلم والمعترض علیہ ابان عن جہل فاضح وغلط بین واضح ولیت شعری ما الذی انکرہ من ھذا التفسیر المطابق والتقریر الموافق فالواجب علی من لہ قدرۃ ودع ھذا المعترض زجرہ لان فی انکارہ الحق یخشی کفرہ ومن لیس لہ قدرۃ فیجب علیہ الانکار بلسانہ وبغضہ بجنانہ

ویکلہ الی قدرۃ اللہ تعالیٰ الباھرۃ وسطوتہ القاھرۃ واللہ الھادی الی سواء
السبیل وھو حسبنا ونعم الوکیل والحمد للہ رب العالمین - امر برقمہ الراجی
لطف ربہ المجید محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ کان اللہ لہ
وختم بالصالحات عملہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم ہ

ترجمہ جواب مفتی حنبلی مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالیٰ کے جو توفیق دینے والا ہی طرف صواب کے اور درود و
سلام نازل ہووے اوپر سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بولنے والے ہاہین ساتھ
حکمت کے اور ساتھ فیصلہ کرنے خطاب کے اور تمام آل واتباع واصحاب پر اور بعد اسکے تحقیق جو
جواب دیا شیخ الاسلام مفتی بلدۃ الحرام نے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ نفع انکے علوم کا اور نیک
قرینہ کا انکے کہنے اور سمجھنے کے ساتھ اور پیروی کی انکی دو مفتیون نے جو عالم اور محقق کامل
ہین سو بات حق صریح ہی اور نص صحیح کے مطابق ہی کوئی مسلمان اسمین شبہ نہین لاویگا
اور شک نہین کریگا اسمین مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین بدی اور اندھیرا بھرا ہووے اور اعتراض
کرنے والا اسپر جہالت اور فضیحتی مین گرفتار اور صاف رستے مین غلطی کھانے والا ہی قسم ہے
میرے سخن کی جو شخص کہ انکار کرتا ہی ایسے تفسیر مطابق اور تقریر موافق کی تو واجب ہے اسپر جو قدرت
رکھتا ہی کہ اسکو نکال دیوے اور زجر کرے کیونکہ اسکا انکار کرنا حق سے خوف کفر کا ہی اور جسکو
قدرت سزا کرنے کی نہین ہی اسپر واجب ہی کہ زبان سے ایسے جاہل پر انکار کرے اور دل سے
بیزار ہووے اور خدا تعالیٰ کی قدرت ظاہرہ اور سطوت قاہرہ پر سونپ دیوے وہ بڑا ہدایت
کرنیوالا ہے راہ راست پر اور وہ بس ہی ہمکو اور بڑا وکیل ہی والحمد للہ رب العالمین - امر برقمہ
الراجی الی لطف ربہ المجید محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلہ بمکۃ المشرفہ کان اللہ لہ وختم بالصالحات
عملہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم ہ

فایدہ مشایخین طریقت نے جیسے چار منازل سالکین کے اذکار و اشغال کے واسطے

اپنے اجتہاد و الہام سے معین فرمائے ہیں اسی طرح کلمہ کے معنی بھی ہنگام توجہ قلبی چار قسم کی بتلائے ہیں معنی اول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عموماً سب اہل اسلام کے واسطے قلب کے کھولنے کی کنجی ہی یعنے کوئی شی قایم دایم نہیں سو لایق عبادت کے نہیں مگر اللہ کہ وہ قایم دایم ہی اور عبادت کے لائق ہی سب عبد عابد ہیں اور وہ سب کا معبود ہے ۲ معنی دوم لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہ عبد کو عبادت کے طریق سے تعبد اقربیت معبود سے ملاتا ہی ۔ معنی سیوم لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہ بندے کا قصد دل کی کشش سے محبت میں خدا کیطرف ہو جاتا ہی اور سوای اسکے کوئی مقصود باقی دل میں نہیں رہتا ۔ معنی چہارم لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہ ماسوا اللہ کے کوئی شی کے خطرے کا وجود دل میں باقی نہیں رہتا اور اسکو صلوٰۃ حضور قلب کہتے ہیں ۔ اور اس اذکار و اشغال کی برکت سے مرید کے دل میں سے نفسانی جھگڑے اور سخن پروری و تعصب و حسد و بغض کینہ پاک و صاف ہو جاتے ہیں اور محبت دنیا و مافیہا کا خیال سرد ہو جاتا ہی اور حالت سکرات آسان ہوتی ہی اور سلامتی ایمان اسی ذکر کا نتیجہ ہی اسکے ورد رکھنے سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہی ایسا یقین کرنا چاہئے بحکم اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ یعنے اللہ تعالی تمہارے دلوں پر نظر رکھتا ہی ذاکر ہی یا غافل سفید ہے یا سیاہ روشنی ہی یا اندھیرا ہی اور ظاہر اعمال سے توبہ کرنا سوجھتا نہیں جب تک کہ دل پاک اور نیت خالص نہو اگر دنیا کے خیالات و افکار میں دم نکل گیا تو ساری عمر کی عبادت علم و عمل برباد ہو گئے آج کلمہ زبان سے پڑھتے ہیں مگر موت کے وقت دل سے جاری ہونا چاہئے اَلْاِعْتِبَارُ بِالْخَوَاتِیْم یعنے خاتمہ بخیر ہونے پر سارا اعتبار ہی اور اس نعمت کی لذت مرشد طریقت سے حاصل ہوتی چالیس برس تک علوم ظاہری سیکھتے ہیں بعد فقیر کی حضوری ڈھونڈھتے ہیں تا باطنی توجہ قلبی کرے اور روشنی دل کی یقین کے ساتھ حاصل ہووے اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی واختم لنا بالخیر بحرمۃ حبیبک محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین وصلی اللّٰہ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ المھتدین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

استفتا (۳۷)

سوال مولوی عبد القدوس صاحب ساکن بنگلور علاقہ مدراس نے جو شرح کتاب تحفہ محمدیہ کی چھاپی ہی سو اسمین حقیقت تمام مولویان مخرجین مکہ مشرفہ کی موجود ہی لیکن تاریخ ۱۸ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ مولوی وہابیہ مذہب کو حضرت حبیب باشا حاکم المسلمین نے دین محمدی مین فتنہ وفساد کرنے کے سبب سے وانکار شفاعت سید الانبیاء وکرامات الاولیا وتقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کے باعث سے تعزیرًا اخراج کیا تھا بعد جب عمدۃ العلما قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار والاجاہ نواب مدراس دوسرے سال حج کے واسطے مکہ مشرفہ کو تشریف لے گئے اور حبیب باشاہ کے محکمہ دار القضا سے نقل محضر مولویان مخرجین کی طلب کرکے ہندوستان مین لائے تھے اسمین انکار شفاعت خیر البریہ وعدم تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کا الزام انھون پر ثابت ہوا ہی یا نہین اور پچاس برس پیشتر یعنے اس مذہب وہابیہ کے مولویون نے توبہ کرکے مکہ معظمہ کے حاکم المسلمین کی سزا وسیاست سے بچکر ہندوستان کو واپس آئے ویسا حیلہ انھون نے بھی کیا تھا یا انکی توبہ وہان قبول ہوئی اگر وہان توبہ قبول نہوئی تو پھر کہان توبہ قبول ہوگی مفصل حال خالصًا لوجہ اللہ بیان فرمائے جزاکم اللہ تعالی فی الدارین ۔

الجواب جو محضر قاضی الملک مفتی صبغۃ اللہ صاحب نے مکہ معظمہ سے حضرت حبیب باشاہ کے محکمہ دفترخانہ سے اور علمای مکہ کے مہر ودستخط سے یہان لائے تھے اور جناب حامی دین سید المرسلین قاضی شہاب الدین المہری مرحوم نے اسکو نقل مطابق اصل کرکے سب علمای بمبئی کے حضور مین دکھلایا سبھون نے اصل کو دیکھا اور نقل پر اپنے دستخط ومہرین کردین ہین وہی محضر رسالہ اظہار الحق مین بتاریخ پچیس ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ کو چھاپا گیا اسکی نقل بجنسہ یہہ ہے اور توبہ کرنیکا حال مفصل تحفہ محمدیہ صفحہ ۱۱۷ مین مرقوم ہے ۔

رسالہ اظہار الحق

جس مین حضرت سید محمد حبیب باشا والی ریاست جدہ دام اقبالہ کا شقہ خاص مع ترجمہ ہندی اور جمیع علمائے مکہ و مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیون کے مہر و دستخط سے مزین وہابیہ بدعتی کے اخراج پانے کے باب مین ایک محضر تاریخ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسہ کو معمورہ ممبی مین فقیر حقیر مفتی سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھاپا گیا ہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ قولہ تعالیٰ

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے سب مومنان دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار پر ظاہر ہووے کہ جو کچھ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کے شعبان کی بارہوین تاریخ کے مجمع الاخبار ممبی مین چھاپا گیا تھا کہ اٹھارہوین تاریخ جمادی الآخری سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ نفر وہابیونکے پیشوا سزائے سخت پا کر مکہ معظمہ سے اخراج پائے اور یہہ تعزیر و اخراج موافق احکام شرع مبین کے ہوا تھا لیکن بعضے اس زمرے کے لوگ ہندوستان مین خصوص اس شہر مین انکو مظلوم سمجھتے تھے اور مکے کے علما اور حکام پر طعن کرتے تھے اور رکھتے تھے کہ انکو بے حجت شرعی اخراج کیا ہے اور اسی طرح مدراس مین بھی ان لوگون نے بہت سر اٹھایا تھا یہان تک کہ وہان کے نواب مستطاب اعظم جاہ بہادر دام اقبالہ نے سب علماے دیندار کے اتفاق سے اس فرقے کے لوگون کو اہل سنت وجماعت کی مسجدون مین آنے اور مسلمانون کے مقبرون مین انکے مردے مدفون کرنے کے لئے منع کر دیا تھا اور جب جناب قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئے تھے تب حضرت حبیب باشا حاکم مکہ معظمہ کے دار القضا کے دفتر خانے سے ان پانچون مخرجین کی اخراج کی حقیقت حضور پاشاہ سے

طلب کئے تھے چنانچہ یہ سب احوال جمادی الاولی کی چھبیسوین ۲۶ سنہ ۱۲ ہجریہ کی چھپی ہوئی مجمع الاخبار
مین داخلے دستاویزون کے ساتھہ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار مین اور تحفہ محمدیہ کے اکیسوین ہوین
صفحے پر تمام اُنھیکی حقیقت اور دستاویزا اور علمائے ہند و عرب کے فتوے لکھے ہین اور مولوی
محمود علی بریلوی نے جو اُن محرجین مین سے پانچوان شخص تھا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تھا ایک جھوٹا
محضر اس ملک کے لوگون کو ٹھگنے کے لئے بنایا تھا اور اُسکے ساتھہ جو جواب و سوال شہود و حکام کے
باب مین ہمارے ساتھہ ہوئے تھے سب کے سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہین اور اس نقل محضر مین چار
شخصون کے نام اسی واسطے لکھے ہین کہ اس وقت محاکمے کی مجلس مین چار ہی شخص گرفتار ہوئے تھے
اور محمود علی بریلوی اُنکے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت حبیب باشا کے رقعے مین پانچ نفر مذکور ہین
اور مولوی رجب علی لکھنوی مہتمم سابق سلطان الاخبار کی انکار اور زبان درازیون کا جواب
شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کی جلد سابع مین مذکور ہو چکے ہین لیکن ان دونون مین مجدداً
واسطے دفع اوہام مفسدین کے (جن سے دیندار لوگون کے دلون مین خلجان سا باقی رہگیا ہے)
ایک فرمان واجب الاطاعت والاذعان جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مُہر خاص سے جناب
قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرناٹک کے نام سے مورخہ بیسوین
شوال ۶۷ سنہ ۱۲ ہجریہ کو بھیجا تھا اور اسکے ساتھہ ایک محضر نقل دفتر خاص شریف مکہ معظمہ مسجّل
بمہر جمیع علما و عظمائے مکہ معظمہ اور چارون مذہبون کے مفتیون اور مدرسون کی مہرون کے
ساتھہ مزیّن ہوا تھا یہہ دونون دستاویز معتبر اصل صحیح مہرون کے جناب حاجی الحرمین الشریفین
میرزا حسین بخش شہزادہ دہلی تاریخ ۱۶ شعبان ۶۷ سنہ ۱۲ ہجریہ مقدّسہ کو مکہ معظمہ سے اس معمورہ بمبئی
مین لائے اور جناب شریعت پناہ فضیلت دستگاہ حامی دین سیّد المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین
صاحب مہری کی حسن سعی سے وہ اصل محضر معہ نقل یہانکے سب علمائے دیندار کی نظر سے گذرا
چنانچہ سب یہان کے علما اور طلبا نے اسے دیکھکر اس نقل کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط
کر دئے اور جناب حضرت شیخ صالح مرداد نے (کہ جنکے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد "

شیخ الخطباء اور حنفی مذہب کے بڑے مفتی مکے میں ہیں اور سب کے اوّل اصل محضر میں اُنھیں کی مہر ہے اُنھوں نے بھی اپنی مہر و دستخط اِس نقل مطابق اصل پر کر دئیے ہیں چنانچہ اصل محضر پر بیندرہ مہریں اور دستخط مکے کے علماؤں کے ہیں اور اِس نقل مطابق اصل پر بھی یہاں کے گیارہ علما و طلبا نے اصل کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنی مہر و دستخط کر دئیے ہیں اب ہم نے اپنی سعادت دارین سمجھ کے اسکو چھپوادئیے اور ہماری مجمع الاخبار کے ساتھ سب مسلمانوں کو ہندو دکھن وغیرہ کے بھجوادئیے تا فایدہ عام ہووے اور جسکے دلمیں کچھ شک و شبہ باقی ہو سو بھی رفع ہو جاوے وما توفیقی الّا باللہ

نقل مطابق اصل

الیٰ حضرت فخر العلمأ العاملین وعمدۃ اھل الاحادیث والمفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلّمہ اللہ تعالیٰ امین بعد السّلام لا یخفا کم ان جنابکم سالتونا عن اسباب تسفیر ونفی الخمستہ انفار العلمأ الھنود من مکّۃ المکرّمۃ فالسّبب فی ذٰلک الامور المخالفۃ الی الشریعۃ المطھّرۃ المحمّدیّۃ و مخالفۃ الاحادیث الشریفۃ النبویّۃ واثباۃ ذٰلک علیھم بحضور کافۃ العلمأ والمفالی بمکّۃ المشرّفۃ ومن حیث ان جنابکم علی الاسباب الموجبۃ فالقادم لکم اعلام بما سار من طرف جمھور العلمأ بمکّۃ المکرّمۃ وممھور باِمھارھم اطلاعکم علیہ کفایۃ ومنہ یتضح لکم کامل ما صار منھم وواجب الحال الی نفیھم وتسفیرھم یکون معلومکم ودمتم بخیر والسّلام فی ۱۵ شوّال ۱۲۸۴ھ والی ریاست جدّہ (مہر: محمد الحبیب سید) قد قوبل باصلہ فالنّقل صحیح کتبہ خادم الطّلبہ القاضی شہاب الدّین المھری عفی عنہ (مہر: خادم العلماء القاضی شہاب الدین)

بسم اللہ والحمد للہ وصلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ سیّدنا محمّد والہ وصحبہ اجمعین وبعد فالنّقل المصدر مطابق لاصلہ وممّن قابلہ ووجدہ مطابقًا لہ لفظًا بلفظ وحرفًا بحرف خویدم الطلبۃ محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوھاب امین یا ربّ العلمین (مہر: الحافظ محمد یونس)

هذا النقل مطابق للاصل کتبہ شیخ علی ہتیل قاضی الصدر عفی عنہ

قد تقابل بالاصل وهذا النقل مطابق للاصل وانا الاقل ابراهیم البغدادی

(مہر: سلام علی ابراہیم)

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا هذا النقل مطابق للاصل کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن ابادی عفی الله عنہ وعن والدیہ

(مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری)

الحمد لله اظهر الحق وابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین هذا النقل وجدتہ مطابقا للاصل کتبہ خادم الطلبہ عبد القادر حیدبیکر عفی الله عنہ وعن والدیہ امین

الحمد لله والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت هذا النقل مع اصلہ فوجدتہ مطابقا للاصل کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی الحافظ عفی الله عنہ وعن والدیہ امین

حضرت سید حبیب باشا کے رقعے کا ترجمہ

حضرت فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث والمفسرین الشیخ صبغۃ الله مفتی مدراس سلمہ الله تعالی آمین بعد سلام کے ظاہر ہووے کہ آپنے مکہ معظمہ سے پانچ نفر ہندی علماؤں کے اخراج کرنے اور نکال دینے کا سبب ہم سے پوچھا تھا سو یونکر ہی کہ ان پر تمام علما کے اور بخصوص چاروں مذہبوں کے مفتیوں کے حضور میں ثابت ہوچکا کہ وے شریعت مطہرہ محمدیہ سے پھر گئے ہیں اور اکثر احادیث شریفہ نبویہ کی مخالفت کرتے ہیں اور جبکہ آپکو انکے نکال دینے کا سبب دریافت کرنا منظور رہے اسلئے یہہ محضر جو آپکے پاس آتا ہی کہ جس پر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور مہریں ہیں اس سے جو کچھہ احوال انکے روبرو گذرا ہی سو سب کا سب آپ کو روشن ہوگا اور اسی سے آپکے دل کی تشفی ہوجائیگی اور جو جو حرکتیں انکے ظہور میں آئیں ہیں سو سب کی سب آپکو کالعیان ہوجائینگی والسلام خیر ختام تاریخ پندرہویں شوال ۱۲۶۰ سنہ ہجریہ

السید محمد حبیب والی ریاست جدہ

نقل مطابق اصل

بسم الله الرحمن الرحیم ○ حمدًا لمن جعل العلماء لاهل الضلالۃ قامعین وطهر البلدۃ

المکرّمة منہم بسعادة صدر الوزراء الکاملین وصلوٰۃ وسلاماً علی من وضح الشریعۃ والطریقۃ القابل اہل البدع شر الخلق والخلیقۃ وبعد فہذہ مضبطۃ مرضیۃ محررۃ مرعیۃ مضمونہا انہ لما کان یوم الثلاثا المبارک فی شہر جمادی الاولیٰ سنۃ ۱۲۶۵ المعد لحل المشکلات وکشف المعضلات ادام ذالک المولیٰ تعالیٰ و تبارک بمجلس سعادۃ حضرت الوزیر المعظم والمشیر المفخم شیخ الحرم المحترم والجدۃ العامرۃ وایالتہا افندینا الحاج السید محمد حسیب باشا بلغہ اللہ تعالیٰ من الخیرات ماشا امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین وبحضرۃ العلماء الفخام ذوی المجد والاحترام الواضعین اسماءہم واختامہم فیہ فعقب ان احتفل المجلس بمن ذکر لسماع ما سیرد من الدعاوی فی ذلک الیوم علی ما اقتضتہ ارادۃ الوزیر المشار الیہ فیما سطر الاجل اظہار العدل والانصاف وازالۃ الجور والاعتساف حضر الشیخ عبد القادر الہندی النقشبندی وانہی الی سعادۃ الوزیر والمشار الیہ بان بمکۃ المشرفۃ جماعۃ من الہنود ممن راموا العلم وتعلیمہ علی مدی الایام وتصدروا فی المسجد الحرام وظنوا انہم تعلقوا بسعد السعود وہم الشیخ محمد مراد مفتی نبقالہ سابقاً والشیخ عبد اللطیف الکہنوی والشیخ محمد دہلوی والشیخ عبد الرحمٰن البنارسی ولیسوا فی الحقیقۃ علی شیء من العلم النافع حیث انہم ضلوا واضلوا واوصلوا الی طریق الخذلان الشایع فمن ضلالہم واضلالہم انہم ینکرون صحۃ الاربعۃ المذاہب ویحثون العامۃ علی عدم تقلید احد منہم ویردونہم الی طرق المتاعب وینکرون شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتوسل بہ وینکرون ایضاً کرامات الاولیاء ویمنعون العامۃ عن القرائۃ والنظر فی کتب علماء المذاہب الاربعۃ حتی ان المبتدعین المذکورین ترکوا کتب المذاہب ونصبوا انفسہم لقراءۃ الحدیث فی المسجد الحرام الشریف مع جہلہم بالاصول ومصطلح الحدیث ولم یزالوا

يلحنون فى اللفظ ويصرفون المعنى الى مقتضى اراءهم الفاسدة وبدعهم الكاسدة
فاوقعوا الكثير امن العامة فى هذا الضلال وتمكنت البدع فى نفوسهم من غير
شك ولا مجال فعقب الانهاء المذكور احضر المبتدعون المذكورون بامر من
سعادة المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم الشرع الشريف والعلماء الحاضرين
بالمجلس اللطيف فطالب الحاكم الشرعى من المنهى المذكور اعادة ما انهاه بحضرتهم وتصدر
دعواه عليهم على طبق الوجه الشرعى المرضى فبعد ايرادها واتفاق العلماء المذكورين على
قبولها وتوجهها على المبتدعين الحاضرين سئل منهم الجواب فحين علموا ان القول قد حق
عليهم وليس لهم منه فرار فما وسعهم سوى الانكار فعقب انكارهم طلبت البينة من المنهى
المدعى المذكور فاحضر المكرمين السيد حسن الهندى النقشبندى والشيخ عبد الرحمن
الكشميرى تلاميذ مولانا العارف بالله تعالى والدال عليه الشيخ محمد جان النقشبندى
فشهد عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
اعتباره ثم زكى الشاهدان وعدلا وظهر لاهل المجلس صيانتهما وتمسكهما
بطريق اهل الله وانهما ليسا من اهل الاعراض ولا ممن تاخذهم الحمية الجاهلية
برزت الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
مثالهم عن ارتكاب مثل حالهم وبر وان حبسهم ثم نفيهم عن بلاد ادعى لازالة
هذا الفساد وراحة العباد خصوصًا فى حرم الله اشرف بلاد وحكم الحاكم الشرعى عليهم
بذلك ونفذه مولانا الوزير المشار اليه بعد ان ايده العلماء الحاضرين المذكورون
وارتضوه حيث كان موافقا للوجه الشرعى وطريق المرعى وقد جاءوا الى نظر
سعاده افندينا المشار اليه فتلهم سياسة من حيث انهم سعوا فى الارض
بالفساد ولا شك ان فساد الدين اعظم من فساد الدنيا لا سيما وقد تكرر هذا
الامر من بعضهم مرارًا ووصلوا الى حضرت سعادة امير مكة المشرفة والحضرت

القاضی فی المحکمۃ فی السنین الماضیۃ وانکروا وثبت ذلک علیھم واستتابھم
حضرت سعادۃ الامیر والقاضی لما رفع ذلک الیھما وتابوا لاجل ان لایعاقبوا ولم یرجعوا
فی الحقیقۃ عن شیئ مما ھم علیہ من ھذا الضلال واضلال لکن حضرت سعادۃ
افندینا المشار الیہ صرف نظرہ عن قتلھم لئلا یظن مقلدوھم انھم علی حق و
انھم ثبتوا علیہ حتی قتلوا الثباتھم علی الدین الحق کما ثبت التابعون رضی اللہ
عنھم فی زمرۃ السابق فحبسھم مدۃ ثم نفاھم الی دیارھم وبحلول ھذہ العقوبۃ بمن ذکر
انطفأت نار الفتنۃ وخمدت بعد انکانت فی ھذہ البلدۃ المطھرۃ قد انتشرت
والحمد للہ علی کل حال ونعوذ باللہ من احوال اھل الضلال وصلی اللہ علی خیر خلقہ
محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ٥

شیخ الخطباء والائمۃ عبد اللہ بن محمد صالح مرداد　(مہر: ابن الشیخ عبد اللہ محمد صالح مرداد)

الفقیر الی رب العباد محمد بن یحیی الحنبلی مفتی الحنابلۃ بمکۃ　(مہر: الواثق باللہ العلی محمد بن یحیی الامام الحنبلی)

الفقیر الی اللہ تعالی احمد بن محمد الدمیاطی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المجید　(مہر: عبدہ احمد الدمیاطی ۱۲۵۵)

الواثق بربہ الکریم حسین بن ابراھیم مفتی المالکیۃ حالا ببلد اللہ الحرام　(مہر: عبدہ حسین ۱۲۵۵)

الواثق بربہ المتعال صدیق بن عبد الرحمن کمال الحنفی المدرس بالمسجد الحرام　(مہر: صدیق کمال ۱۲۵)

الحاضر فی المجلس المذکور الشیخ الحسن المدرس فی الحرم الشریف المھاجر کاشانی النقشبندی　(مہر: المذنب حسن)

الواثق بحبل اللہ الغنی عبد الرحمن ابن ابوبکر عبد الغنی المدرس بالحرم الشریف المکی　(مہر: ابن ابی بکر عبد الرحمن عبد الغنی)

عبد ربہ المجید ابراھیم بن محمد سعید　(مہر: عبدہ المجید ابراھیم بن محمد سعید)　قد حضر مجلس ھذا المرقوم شیخ
المدرسین بالمسجد الحرام جمال ابن عبد اللہ شیخ عمر المکی　(مہر: عبد الواثق بربہ جمال بن شیخ عبد اللہ)　الحاضر فی المجلس
المذکور علی بن عبد اللہ نائب الحرم الشریف　(مہر: عبدہ علی نائب الحرم)　صدق بما فیہ محل
مھر طاھر بن الخضر　(مہر: طاھر بن الخضر)　الحاضر فی المجلس المذکور الواثق بحبل اللہ السید
محمد حسین الحنفی المدرس حرم شریف　(مہر: محمد حسین دست بدامان)　الواثق بحبل اللہ

المدرس فی الحرم الشریف علی بن محمد من علماء الحنفی (شکری علی) عبدہ عبد المجید

سعید بن حسین قاضی زادہ من علماء الشافعیہ (عبدہ سعید) الحاضر فی المجلس

المذکور المدرس فی الحرم الشریف من علماء الاحناف (السید محمد امام بلغی زادہ) لقد قابلنا ھذا النقل المصدر باصلہ

فوجدناہ مطابقاً لہ فکتبنا اسماءنا شاھدین علی صحۃ ھذا النقل ومطابقتہ للاصل

وکفی باللہ شہیداً حرر فی السابع والعشرین من شہر شعبان المعظم سنۃ ۱۳۲۴ من الھجرۃ النبویۃ

علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ بجزیرہ مدنی قابلت ھذا باصلہ وانا خادم الطلبۃ القاضی

شہاب الدین المہری عفی اللہ عنہ (خادم العلماء قاضی شہاب الدین) ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم

الطلبا شیخ علی پٹیل قاضی الصدر عفی اللہ عنہ

(اللہ اکبر رضوان من)

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ

الحمد للہ عز شانہ النقل مطابق للاصل من غیر شک ولا اتہم اقالہ بفہم وکتبہ بقلمہ محمد صالح بن

سلیمان میرداد عفی اللہ عنہما والمسلمین آمین (المفتقر بخیر العباد محمد صالح بن سلیمان میرداد) الحمد للہ

عز شانہ وجدناہ مقابلا ومطابقا للاصل کتبہ غلام محی الدین الہندی وسنانی (عفی عنہ غلام محی الدین)

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین ممن قابل النقل

المصدر باصلہ ووجدہ مطابقا لہ خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ

الوھاب آمین یارب الارباب (محمد یونس حافظ) الحمد للہ والصلوۃ والسلام

علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ھذا النقل مع اصلہ فوجدتہ

مطابقا لہ کتبہ خادم الطلبہ العبد الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی محمد علی الحافظ عفی اللہ

عنہ وعن والدیہ آمین الحمد للہ اظہر الحق وابطل الباطل والصلوۃ والسلام

علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین ھذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلاب عبد القادر

جیلانی کرعفی اللہ عنہ وعن والدیہ ھذا النقل مطابق الاصل کتبہ خادم العلماء

ابراھیم البغدادی القادری (سلام علی ابراھیم) ھذی النقل طبق اصلہ

المنقول منہ کتبہ الحقر عبد اللطیف بن ابراھیم (عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الرزاق)		حامدًا ومصلّیا ومسلّمًا

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری

المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

(الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری)

محضر کا ہندی خلاصہ ترجمہ ۱۸

بعد حمد وصلوٰۃ کے یہہ محضر ہے یہہ اِس بات کا کہ منگل کے دن ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۴ ہجریہ منعقد ہین جو مقدمے فیصل کرنے کے لئے مقرر تھا اُس دن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم جدے کی ریاست کے حاکم افندینا حاجی سید محمد حسیب باشا مدظلہ العالی کی مجلس بڑے بڑے علما کے حضور مین کہ جنکے نام اور مہرین اس محضر کے دامن مین مرقوم ہین منعقد ہوئی تھی تا کہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادے موجب جو جو مقدمے اُس دن وارد ہوں سو اظہار عدل وانصاف اور دفع جور واعتساف کے لئے سُنتے جاوین اور فیصلہ پاوین غرض جب ایسی مجلس جمی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین آکے عرض کی کہ مکہ معظمہ مین ہندوستانیون کی ایک جماعت ہی کہ جنھون نے علم و تعلیم کے جاری کرنیکا شیوہ اختیار کرلیا ہے اور مسجد حرام مین آکر صدر نشین بنتے ہین اور انکا گمان یہہ ہے کہ ہم نے طریق حق کو پکڑلیا ہی انکے نام یہہ ہین محمد مراد جو سابق مین بنکالیکا مفتی تھا اور عبد اللطیف لکھنوی اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بنارسی اور حالانکہ حقیقت مین انہین سے کسی کو ایسا علم نہین کہ جس سے مسلمانون کو فیض حاصل ہو چونکہ وہ آپہی گمراہ ہین اور انھون نے کئی اور نکو بھی بدراہ کردیا ہے سو انکی گمراہیون سے ایک تو یہہ ہی کہ وے اہل سنّت وجماعت کے چارون مذہب کی صحت کا انکار کرتے ہین اور عوام کو رغبت دیتے ہین کہ اُن چارون مین سے کسیکی تقلید نکرین بلکہ جو لوگ اُن مذہبون پر ہین انکو پھیر کر بدراہ کردیتے ہین اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت کا اور اُن سے وسیلہ پکڑنیکا انکار کرتے ہین اور اولیاء اللہ قدس سرہم العزیز کی کراماتکا بھی انکار کرتے ہین اور چارون مذہب کے علما کی کتابین پڑھنے اور دیکھنے سے عوام کو منع کرتے ہین یہان تک کہ ان بدعتیون نے چارون مذہب کی کتابین چھوڑدین اور مسجد حرام مین اپنے واسطے علم حدیث پڑھنے کا

منصب اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول او اصطلاحات حدیث شریف سے بالکل جاہل ہین اور ہمیشہ حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض فاسدہ بموجب پھیر لیتے ہین اور اس سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی کے دام مین گرفتار کر دیا ہی اور یہہ عقاید فاسدہ انکے دلون مین نہایت مضبوط بیٹھ گئے ہین جب شیخ عبد القادر ہندی نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین یہہ گذارش کی تب انکے امر عالی بموجب ان بدعتیونکو حاضر کیا اور انکا مقدمہ حاکم شرع شریف اور علمائے حاضرین مجلس لطیف کی طرف سونپا گیا تب حاکم شرعی نے مدعی مذکور کو حکم کیا کہ اپنے دعویکو ان بدعتیون کے حضور پھر کہے چنانچہ وہی دعوی شرع شریف کے موافق انپر پھر کیا گیا غرض جب دعوی پورا ہوا اور سب علمائے حاضرین کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ یہہ دعوی شرعًا قبول ہی اور ان حاضر بدعتیون پر متوجہ ہوتا ہی تب انسے جواب مانگا گیا جب ان بدعتیون نے دیکھا کہ اب تو ہمپر نوبت آئی ہی کہ ہمین بھاگ نکلنے کو رستہ نہین تب سوائے انکار کے انکو کوئی راہ نہ سوجھی تب بعد انکے انکار کے مدعی مذکور سے گواہ مانگے گئے تب اسنے سید حسن ہندی النقشبندی اور عبد الرحمن کشمیری جو عارف باللہ تعالی مولینا شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہین انکو حاضر کیا اور انمین سے ہر ایک نے جمیع شرائط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعوی مذکورہ کے گواہی دی اس پیچھے ان دونون گواہونکا تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یے دونون پرہیزگار آدمی ہین اور نیک لوگون کے طریقے پر قایم ہین اور اس بات مین انکو کوئی غرض دنیوی نہین ہی اور کسی سے کوئی کینہ عداوت نہین تب علمائے حاضرین کے اتفاق سے یون فتوی صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا چاہیے کہ جو ان بدعتیونکے لایق ہو اور اس سے انکو اور انکے ہم مذہب کے لوگون کو ایسی عبرت ہو کہ پھر انکی چال نہ چلین تب ان علمائے مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو ایک مدت تک قید رکھکے اس بلاد مکرمہ سے نکال دینا اس فساد کے دفع کرنیکے لئے اور اللہ کے بندون کو انکے دام فریب سے چھڑانیکے لئے خصوصًا حرم محترم مین سے بہت مناسب ہے تب اسی پر جب حاکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب علمائے حاضرین نے دیکھا کہ وہ شرع شریف کے مطابق ہی تب

اسکو

اُسکو پسند کیا اُس بعد مولینا وزیر معظم الیہ نے اسکو قایم اور بحال رکھکے جاری فرمایا بلکہ پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر فیض اثر مین یون آیا تھا کہ انکو سیاستہً قتل کیا چاہئے کیونکہ انکے ہونے سے دنیا مین فساد دینی برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی سے بہت بڑا ہی خصوصًا ان بدعتیون مین سے بعضون نے کئی بار آگے بھی ایسی ہی حرکتین کی تھین اور جناب امیر مکہ مشرفہ کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت غرا کی محکمے مین گذرے ہوئے برسون مین بارہا آچکے تھے اور انکے انکار کے بعد گواہون سے یہہ باتین انپر ثابت ہوچکی تھین اور جناب امیر اور قاضی نے یہہ باتین سنکر انسے توبہ لے لی تھی اِن بدعتیون نے اپنے تئین تعزیر شرعی سے بچانے کے لئے ظاہراً توبہ کی تھی اور حقیقت مین تو اپنے عقاید فاسدہ سے کچھہ بھی رجوع نہ کیا تھا تو بھی جناب وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنے سے درگذر کیا تاکہ انکے پیروی کرنے والے یون نہ گمان کرین کہ وے حق پر تھے اور ایسے ثابت قدم رہے کہ بزرگان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بھی دریغ نہ کیا اسلئے وزیر معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکھا اور پھر انکو اخراج کرکے انکے ملک کو بھیجا بھیجا اور اس سیاست و تعزیر کے سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اس بلدہ مطہرہ مین بھڑک گئی تھی سو بالکل بجھہ گئی والحمد للہ علی کل حال ونعوذ باللہ من احوال اھل الضلال وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ خیر صحب وال ؛ تمام شد

استفتا ۳۸

سوال پندرہ آداب حصول فیضان ربانی کے جو استاد کو شاگرد سے یا مرشد کو مرید سے نسبت رکھتے ہین سو کیا ہین

الجواب شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب عوارف المعارف مین اسطرح خلاصہ بیان کیا ہی کہ نبوت کے درجے کے بعد فاضلتر مرتبہ شیخ کا ہی یعنے وہ پیر مرد عالم اور مرشد ہی گویا نائب رسول اللہ کا ہی مخلوق کو خالق کی طرف محبت کی راہ سے بلاتا ہی اور متابعت نبی کی ظاہراً و باطنًا سکھاتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَئِنْ شِئْتُمْ لَاُقْسِمَنَّ لَکُمْ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُحَبِّبُوْنَ اللّٰہَ اِلٰی عِبَادِہٖ وَیُحَبِّبُوْنَ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِالنَّصِیْحَۃِ یعنے قسم ہے اسکی کہ جان محمد کی اسکے قبضے مین ہے مین قسم کے ساتھ تمکو کہتا ہون کہ اللہ کے نزدیک بندون مین سے زیادہ دوست وہ ہین جو اللہ کو دوست رکھتے ہین بندون کی طرف اور بندون کو دوست رکھتے ہین اللہ کی طرف اور زمین پر چلتے ہین نصیحت کرتے ہوئے یہ شیخ کے کمال مرتبے کی دلیل ہے اور حضرات صوفیہ جو علم رکھتے ہین ان کی شان ہے کہ مرید کے دل کو نصیحت سے نیک اعتقاد صاحب اخلاق بناوین اور توجہ باطنی سے مانند آئینہ کے روشن کردین کہ تجلیات جمال احدیت وجلال صمدیت اسمین منعکس ہووے اور محبت مین اپنے مالک کے زندگانی کا مزہ پاوے اور راضیہ مرضیہ کی صفات ظاہر ہووے ادب اوّل بندہ کے دل مین خدا کی محبت کا تخم بونا اور خدا کو بندہ کی جانب مہربان ورضامند کرنا قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے کہو اے محمد اگر تم خدا کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا خدا تمھاری محبت کرے نفس ہمیشہ اپنی خواہشون کی ولذت دنیا کی محبت اپنی دل مین بھر دیتا ہے کہ خدا ورسول اللہ کی محبت کی جگہہ دل مین باقی نہین رہتی جب دنیا کی محبت دل مین سے نکال ڈالے تب جگہہ خدا ورسول اللہ کے محبت کی ہوویگی اور شیخ اپنی قوم مین جیسا کہ نبی اپنی امت مین ہے چنانچہ بکریون کا چرویا گرگ ودرندون سے بکریان اپنی بچاتا ہے اور سبز چارہ اور شیرین پانی کی طرف ہانک کر لیجاتا ہے ادب دوم استعداد عطا کرنے کا شیخ کو اور اخذ کرنے کا مرید کو چاہئے پھول کو کپڑون مین رکھو تو خوشبو پھول کی کپڑے اخذ کرینگے مگر پتون مین رکھو تو پھول کی صحبت سے پتے خوشبودار نہین ہونگے ۔ موت کا خوف دوزخ کا عذاب سناوے تا بد کامون کو ترک کرین بہشت کی خوبی اور رزق دینے والے کا حق سمجھاوین تا نیک کامون کی رغبت دل مین پیدا ہووے اپنی محنت مزدوری کے کسب سے حلال روزی پیدا کرکے کھاوین تا دل کی روشنی بڑھے ہدایت کارستہ دیکھے ۔ جب مرید نے سمجھا کہ میری کمائی سے شیخ کی

خدمت کرتا ہون انکو آرام سے بٹھا کر اُن پر احسان کرتا ہون اور شیخ نے سمجھا کہ مجھے آسودگی
مفت میسّر ہے نصیحت کرنے سے مرید خفا ہوجاویگا جیسا چلتا ہی ویسا چلنے دو اپنا کام کرو
یہ شیطانی سمجھ دونون کو نقصان مین ڈالتی ہے۔ **آدب سیوم** مرید کے مال مین
طمع نکرے اور توقع خدمت کی نرکھے پھر مرید خود اپنے دل مین جھکیگا اور بقدر اعتقاد خدمت
کرنے مین اپنی سعادت دوجہانی سمجھیگا ایک روز آنحضرت ؐ نے وعظ مین اصحابون کو فرمایا
کہ اپنے مال مین سے بقدر طاقت آدھا یا پاؤ یا کم عیال واطفال کا حق بچا کرلے آؤ اور
غریب مسلمانون کی خوراک ولباس وغیرہ کی صورت انتظام کرو اسی روز بعضون نے آدھا
بعضون نے پاوحصہ کل مال کا بعضون نے کم بیش سونا روپا وغیرہ لاکر حاضر کیا مگر ابوبکر صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے سب مال اپنا لائے ایکدن کی خوراک بھی عیال واطفال کے واسطے نرکھے
یہانتک کہ عبا کی گھنڈی چاندی کی تھی اسکو بھی مال مین رکھکر لادے اور گھنڈی کی جاے پر
عبا مین ببول کے درخت کا کانٹا لگادے جب رسول اللہ نے انکو پوچھا کہ اپنی گھر کے
عیال واطفال کا خرچ کیا رکھے ہو کہا کہ خدا اور اسکا رسول بس ہے مجکو **مَنْ يَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ** یعنے جسنے خدا پر توکل کیا بس وہ بس کرتا ہے اِس دل کے یقین
پر درجہ افضل البشر بعد النبی کا حاصل کئے ہین **ادب چہارم** شیخ کو ترک تعلقات
وکثرت عبادات کا خیال ہمیشہ رہے تا مرید کا اعتقاد صادق بڑھے اور شیخ کی پیروی حتی
الامکان کرے اور دل کی ہمت سے فیض حاصل کرنے کا رستہ کھلے اور جو فتوحات شیخ کو ملے
بقدر حاجت رکھکر باقی فقرا ومساکین پر صرف کردیوے فقرا واغنیا دونون شیخ کی نظر مین
یکسان ہوجاوین بلکہ تونگر سے زیادہ فقیر مسکین کی تعظیم کرتا رہے **آدب پنجم** جوکچھ جذبہ غیبی
وسرور باطنی اذکار واشغال سے دل مین پیدا ہووے اسکو مریدون پر بخشش توجہ قلبی سے
کرتا جاوے اس امر مین تفاوت امیر وفقیر کا خویش وبیگانہ کا نرکھے چنانچہ سبق پڑھانے مین
بھی غریب وتونگر استاد کے نزدیک برابر ہین **شَرَفُ الْاِنْسَانِ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ**

لا بالمال والنسب یعنے آدمی کی شرافت علم وادب سے ہی مال اور نسب سے نہین ہے
ادب ششم اگر کسی مرید کے دل مین ضعف عزیمت وارادت پاوے کہ وہ خانقاہ وحلقہ
اذکار واشغال کا چھوڑ کر دنیا کی طرف جھکتا ہی تو اسکو اپنے نزدیک لطف و مدارا سے بٹھاوے
اور جو فتوحات آوے سو اسکو اسمین زیادہ حصہ دیوے اور رکھے کہ مال دنیا کی رغبت تیرے نفس نے
زیادہ کی تھی سو خدا نے بھیجدیا اور مدرسہ مین جیسا کہ استاد درجہ بدرجہ پہلے چھوٹی کتابین بعد
بڑی کتابین بقدر استعداد وشوق شاگردون کو پڑھاتے ہین کہ چند سال مین اعلیٰ درجے کی
تعلیم پاتے ہین اسیطرح مرشد بھی مریدون کو درجہ بدرجہ ریاضت وعبادت ومراقبات
کی تعلیم دیا کرین ایکدم بڑی ریاضت کشی نفس پر نہایت سخت ہوتی ہی ادب ہفتم مرید کو
جو سخن کہے بغیر ضمانہ کہے اسمین اپنی نفس کی خواہش داخل نکرے جب تخم پاک وپختہ ہوتا ہے
تو کشت کاری مین جلد سرسبز ہوجاتا ہی اگر کچھ خامی ہے تو تلف ہوتا ہی اگر اوگا بھی تو پھل
اچھا نہوگا اور مرید کو تاکید کرے کہ ہمیشہ متوجہ قلب کے رہے خطرات نفسانی کے جانور چرندے
کھیت کو کھاجاوینگے انکی نگہبانی شب وروز رکھنا ضرور ہے ادب ہشتم جو سخن مریدون
کی مجلس مین کہے تو اوّل خدا سے مدد مانگے تا سامعین کے دل مین اسکا اثر پیدا ہووے بات
بات ہوا کے مانند ہی ایک طرف سے آئی دوسری طرف چلی گئی واعظ مدرس کو بھی اسی طرح لازم
ہی مولانا ابوعلی دقاق وعظ فرماتے تھے درمیان مین یہہ سخن کہا کہ مین سماعت مین اس سخن کے
تمہارے ساتھ برابر ہون بعضے سامعین فہمیدہ کو اس سخن پر خطرہ اعتراض کا پیدا ہوا کہ متکلم
بات کرنے کے اوّل جانتا ہی کہ کیا کہیگا پھر سننے والون کے ساتھ برابر کیا ہوا اسی شب کو
خواب مین ہاتف غیبی نے اس معترض کو سُنایا کہ متکلم مانند غواص کے ہی دل کے دریای عمیق
مین سے غوطہ مار کر صدفہای مروارید بہت سی دامن مین بھر کر کنارے پر سامعین کے واسطے
لاتا ہی انکے سامنے کھولتا ہے کسی مین باریک موتی کسی مین گوہر اور بعض مین در یکتا ہوا اور
بھی نکل آتا ہی جسکے دل مین اعتراض کا خطرہ تھا سو مٹ گیا۔ خداوند عالمیان ہمارے دلون کے

خطرون کو جو بزرگون کے کلام پر معترضانہ آتے ہین اپنے فضل وکرم سے صاف کردیوے آمین
ادب نہم کسی شاگرد یا مرید کے دل مین اپنے علم وفضل کی نخوت یا دوسرے شخص کی طرف
سے ملال آوے اور اسکی گرہ بن کر حسد یا کینہ پیدا ہونے کا خوف ہووے تو مجلس مین شیخ دوسرون
کی طرف مخاطب ہوکر ایسی حدیث حکایت بیان کرے جس مین اشارت کنایت اور تنبیہ اس کی
پائی جاوے تا سننے والے مستفید ہون اور وہ شخص بھی سمجھ لیوے کہ شیخ نے مجھکو سبق پڑھا یا
اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ الصَّرَاحَۃِ یعنے صریح ظاہر جتانے سے کنایت واشارت کا سخن زیادہ
تاثیر مند ہی نصیحت کڑوی دوا ہی دل کی چالیس قسم کی بیماریون کے واسطے بزرگون نے جدی
جدی ادویہ لکھی ہے کھانا اور ہضم کرنا دشوار ہوتا ہی مگر جب اسکو شہد شیرین سخن کے ساتھ
ملا کر دیوین تو بیمار کو تلخی معلوم نہین ہوتی کھالیتا ہی اور تندرست ہشیار بن جاتا ہی بیت
کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ✣ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ✣ ادب
دہم دنیا کی قدر ومنزلت ومکنت سالک کی آنکھ مین کمتر نظر آوے اس طرح سے
مال فانیہ کی حقارت ظاہر کرے اور دولت آخرت باقیہ کی اسکی بزرگی اور حاصل کرنیکی
راہ بتاوے اکثر مرید کے راز واسرار کو چھپا رکھے اسکے عیب وہنر غیر کو نکہے اگر دل کی روشنی
یا انوار جمالی یا کرامات ظاہر ہووین اس مرید کو خلوت مین سمجھا دیوے کہ اس پر اپنا دل مت لگا
آگے بڑھتا چل بیت ای برادر بے نہایت درگہیست ✣ ہرچہ بروی بگذری بروی
مالیست ✣ سالکون کے واسطے ایسی چیزین راہ سلوک مین اٹک جانے کا سبب ہوتا
ہی بلکہ شیطان روشنی سرخ وسفید دیکھا کر دل لبھاتا ہی اور ترقی سے باز رکھتا ہی اکثر
لوگ تھوڑے سے مکاشفات پر بس کرکے رستہ گم کئے ہین۔ جیسے اس زمانے مین ذرا سا
ہندی ترجمہ پڑھنے کا ربط آگیا تو مولوی صاحب اور واعظی صاحب شملہ دراز بن گئے زیادہ
علم سیکھنے سے باز رہے عقاید انکا دنیا کمانیکا ہی ہزارون کوس سے بیچارے عیالدار آتے ہین
اگر علم بھی سیکھتے ہین تو فقط جاہلون کو سمجھا دینے کے موافق اور مریدون کو جمع کرتے ہین تو

گویا ہر سال کی کھیتی کے مانند وصولات کے لئے یہہ اگلے زمانیکا حال تھا روز بروز بدتر ہوتا چلا
اب چودہوین صدی کے تین برس گذرے یہان کا کیا احوال ہوتا ہی یہان تک جہل کو علم سمجھ لیا کہ
تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑدی شفاعت سے انکار کیا تمام اصحابون کے زمانے تک کے مسلمانون کو
مشرک کافر کہدیا اور خود کفر مین گرے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان اور بے ادبی اپنی کتابون
مین لکھی اور چھاپ دی ہم کیا کہین انکا کہا اور لکھا اُن پر عود کرتا ہی فقط ۔ حضرت شمس الدین
حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے چھے سو برس پیشتر خود کے زمانیکا حال لکھا ہی　**بیت**
این چہ شورلیست کہ در دور قمر می بینم ÷ ہمہ آفاق پر از فتنۂ و شر می بینم ÷ ہیچ مہری نہ
برادر بہ برادر دارد ÷ ہیچ شفقت نہ پدر را بپسر می بینم ÷ دختران راہمہ جنگ است و جدل
با مادر ÷ پسران راہمہ بدخواہ پدر می بینم ÷ ابلہان راہمہ شربت زگلاب و قند است ÷
قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم ÷ اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ÷ طوق زرین
ہمہ درگردن خر می بینم ÷　اللّٰھم احفظنا من جمیع بلاء الدنیا وعذاب الاٰخرۃ ؕ
ادب یازدہم　مرید وشاگرد کی خطا کو دامن عطا سے پوشیدہ رکھے نوکر خادم
کا قصور معاف کرے عیب کا پردہ کسی کا نکھولے ۔ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا　یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً　یعنے مین اپنے خادم کی خطا کہان تک
معاف کرون آنحضرت نے فرمایا ہر روز ستر بار یہہ مقام ایثار و تحمل ہی ۔ حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عید کے روز غسل کرکے کپڑے بدل کے عید کی نماز کے لئے
جاتے تھے کسی نے بام پر سے راکھ بھرا ہوا طشت آپکے سر پر پھینک دیا رستے کے
لوگ آپکی طرف سے صاحب خانہ کو دھمکانے لگے آپنے منع کیا اور فرمایا میرا نفس آتش کے
لایق ہی اگر خاکستر سر پڑ ڈالی گئی تو کیا مضایقہ ہی　**ادب دوازدہم**　کسی مرید
یا خادم سے امید تکریم و تعظیم کی نرکھے اور توقع اداب بجالانے کی نکرے ۔ حضرت وقی رحمۃ اللہ

علیہ

علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین چند فقرا کے ساتھ بلدۂ مصر مین مسجد کے کونے مین بیٹھا تھا دیکھا کہ جناب ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ستون کے پاس کھڑے ہوکر نماز مین مشغول ہوئے ہمنے خیال کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوجائینگے ہم تعظیم کے واسطے آگے جاکر سلام کرینگے جب آپ فارغ ہوئے سلام پھیرے جلد ہماری طرف چل کر آئے اور سبقت سلام مین کئے اور کہے فقیر کو کسی کی تعظیم دینے پر توقع رکھنا لازم نہین ہی **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ٭ کہ بعفو از گناہ پاک شوی ٭ ای برادر چو عاقبت خاک است ٭ خاک شو پیش ازان کہ خاک شوی ٭ **ادب سیزدہم** جب تک شیخ سخن کرتا رہے مرید و شاگرد خاموش ہوکر دل لگاکر سنا کرین ہرگز کلام تمام ہونے تک کچھ نہ کہین اگر اعتراض بھی دل مین آیا ہو یا سخن کامل فہم مین نگذرا تو بھی پوچھنا بے ادبی ہی بالمشافہہ بلند آواز کرنا بھی بے ادبی ہی اگر ذکر مین حکایت مین نام نبی کا آیا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہین اور کہتے ہین اصحابون کے نام پر رضی اللہ عنہ اور اولیا کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ قدس اللہ سرہ سیدنا مولانا وغیرہ ضرور لکھنا یا کہنا چاہئے اسی طرح ہر ایک مسلمان متوفی کو خیر سے یاد کرنا اور دعا نیک مغفرت کی اسکے حق مین کہنا خواہ زندگی مین وہ تمہارا دشمن تھا کینہ بدی کسی سے دل مین نہین رکھنا کہ وہ کدورت و سیاہی دل مین پیدا کرتا ہی دشنام گالی ہرگز زبان سے نہ نکالنا کہ وہ حجاب قلب کا ہوتا ہی **ادب چہاردہم** عوام مردم سے خصوص توانگرون کی صحبت سے دور رہنا و پرہیز کرنا بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی وقت دعوت خلق مین مشغول رہتے اکثر ساکین کے ساتھ بیٹھتے اور کسی وقت خلوت مین تنہا رہتے اور خالق سے متوجہ ہوتے ابتدای سلوک مین خلوت ضرور ہی جب انتہای مقام پر پہنچے اسکے لئے خلوت اور جلوت دونون برابر ہین خلوت در انجمن اس مقام کا نام ہی بزرگان قادریہ بین بین المغرب والعشا حلقہ اذکار علانیہ کرتے ہین ذکر جہریہ سے اور نقشبندیہ طریق مین ذکر سریہ سے اشتغال رہتا ہی کیونکہ تشویش و اژدحام مردم سے باطن مین خلل واقع

ہوتا ہی مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قول الجمیل مین مفصل بیان چارون طریقون کا لکھا ہی - **ادب پانزدہم** خاکساری اختیار کرنا پہلا مقام اہل طریقت ہی مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب گلستان مین یہہ پندرہ آداب طریقت بخوبی بیان کئے ہین **رباعی** شیرین زبان سے کہنا تسخیر ہی تو یہہ ہی + خاک اپنے تین سمجھنا اکسیر ہی تو یہہ ہی + سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے + نزدیک عارفون کے تدبیر ہی تو یہہ ہے +

استفتا (۳۹)

سوال حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے انمین سے بہتر ناری اور ایک ناجی اور سب قرآن وحدیث کی دلیل اپنے حسب مدعا لاتے ہین اب ہم مسلمانون نے کس چیز کی پیروی کرنا صحیح اور خطا مین تمیز کرنے کا علم نہین اب جیسا آپ لکھین ہم عمل کرین حنفی مذہب پر ہمارا عقیدہ ہی

الجواب جس طرف بہت اولیا اور علما چلے ہین اور اہل بیت واصحاب کا اجماع ہوا ہی وہی رستہ حق ہی آنحضرت نے فرمایا اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی پس تحقیق جو جدا ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ مین اور وہ بڑی جماعت اہل سنت وجماعت ہین اکثر متبرکہ وعتبات عالیات یعنے مکہ معظمہ جو سب مسلمانون کا قبلہ ہی مدینہ منورہ جو سب مسلمانون کے پیغمبر آخر الزمان کا آخری مکان ہی بغداد شریف نجف اشرف کربلای معلی جہان بارہ امام آل اطہار اصحاب اخیار غوث الاعظم کی زیارتگاہ ہی بیت المقدس جو اگلے پیغمبرون کا قبلہ ہی ان سب جای اہل سنت وجماعت کا عمل اور مذہب ابتدا سے آج تک آفتاب کے مانند روشن ہی بہتر فرقون مین سے ایک کا بھی نشان وہان نظر نہین آتا یہہ دلیل سچائی مذہب اہل سنت وجماعت کی کافی ہی - دوسری دلیل یہہ ہے کہ قرآن شریف آنحضرت کے حکم سے آپ کے حضور مین اصحاب لکھتے تھے اور خلفای راشدین کے وقت مین ایک نسخہ جیسا لوح محفوظ پر ہی ویسا جمع ہوگیا اسکی نقلین مطابق اصل آج تک قایم مین

اُسمین اختلاف نرہا اگر حدیث شریف کہ جسکے لکھنے کو حضرت نے حکم نہ کیا تھا خلفای راشدین کے
وقت مین بھی جمع ہوسکین جس اصحاب کو جو سنا آور دیکھا اسی پر عبادات و معاملات مین عمل
جاری تھا تابعین نے وہی اصحابون سے حدیثین سیکھین اختلاف راویون کا الفاظ کا باقی رہا
تبع تابعین نے لکھنا شروع کیا صحیح و غلط حسن و ضعیف کی تمیز پیدا ہوئی اسکے اصول اور قاعدے
منضبط ہوئے جنکو جو حدیث صحت کے درجے پر پہنچی کتاب مین داخل کیا قابل عمل سمجھا کسی کو
وہی حدیث دوسرے طریق سے راوی نامعتبر سے پہنچی اُسنے اسکو قابل عمل نرکھا اس لئے
اختلاف چار مذہبون مین فروعات کے مسایل مین پڑ گیا باقی اصول سب چارون کا ایک
ہی بعضے لوگون نے اصول مین اختلاف کیا اپنی خواہش کے موافق جس بات کو نفس نے مانا قبولا
اگر نہ مانا اسے چھوڑ دیا انکو اہل ہوا کہتے ہین سو بہتر فرقے ہین قرآن و پیغمبر ایک ہی مگر سنت
حدیث مین فرق کیا اور جماعت کی پیروی چھوڑ دی گمراہ ہوگئے عن ابی ذر غفاری قال
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْإِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهِ یعنے فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس نے جدا کیا
جماعت کو ایک بالشت بے شک نکالا اسنے ڈوری اسلام کی اپنی گردن سے حرمین شریفین
کے فتوے مین کتاب تجنیس سے نقل کی ہی فَاَبُوْحَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَشَافِعِيٌّ وَاَحْمَدُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الذِّكْرِ الَّذِيْنَ وَاجِبٌ سُؤَالُهُمْ وَاتِّبَاعُهُمْ لِمَنْ لَمْ يَصِلْ دَرَجَةَ النَّظَرِ
وَالْاِسْتِدْلَالِ فَاِذَا عَمِلَ اَحَدٌ مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فِيْ طَهَارَتِهٖ اَوْ صَلٰوتِهٖ اَوْ فِيْ شَيْءٍ
مِمَّا جَرٰى بِهِ التَّكْلِيْفُ بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُقَلِّدًا لَهٗ فَقَدْ اَدّٰى مَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ
لِاَحَدٍ مِمَّنْ هُوَ فِيْ دَرَجَةِ التَّقْلِيْدِ وَلَا لِمُجْتَهِدٍ اَلْاِنْكَارُ عَلَيْهِ یعنے امام ابوحنیفہ
اور مالک و شافعی و احمد حنبل ہر ایک انمین سے ایسے عالم تھے کہ جنسے دین کی باتین سوال کرنا
اور انکی پیروی کرنا واجب ہی اُس شخص کے حق مین کہ جو اجتہاد کے مرتبے کو نہین پہنچا ہی پھر جب
کوئی مقلدین سے پیروی کرے انمین سے ایک کی اپنی طہارت مین یا نماز مین یا اور کسی

امر شرعی مین تو ادا کیا اُسنے جو واجب تھا اسپر اور نہین پہنچتا ہی کسی کو مقلد ہو یا مجتہد انکار کرنا ویسے شخص پر۔ مولوی اسحٰق دہلوی نے مأتہ مسایل مین لکھا ہی چارون مذہب بدعت نہین نہ سئیہ نہ حسنہ بلکہ پیروی اُن مذہبون کی عین پیروی سنت رسول اللہ کی ہی کیونکہ اختلاف ان چارون مذہب کا اختلاف اصحاب کی جہت سے ہی اور صحابہ کی پیروی کرنے مین حدیث شریف وارد ہی اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ ٥ یعنے صحابہ میرے ستارے کے مانند ہین تم جنکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔ دلیل سیوم یا اختلاف سبب قیاس کا ہی قرآن وحدیث کے معنون مین ازروی لغت کے اور اصطلاح کے یا کنایات واشارات کے اور قیاس کا صحیح ہونا نصوص سے ثابت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ مَعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَایِٔیْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدْرَہٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیْ یعنے جب ارادہ کیا رسول اللہ نے کہ معاذ بن جبل کو یمن کی طرف حاکم بناکر بھیجین پھر فرمایا کہ اگر کوئی قضیہ تمھارے پاس آویگا تو کسطرح فیصلہ کروگے معاذ نے کہا کتاب اللہ کے موجب فیصلہ کرونگا اور حکم دونگا پھر فرمایا اگر تمکو کتاب اللہ مین اس بابت کا حکم نملا کہا سنت رسول اللہ کے موافق فیصلہ اور عمل چلاؤنگا پھر فرمایا کہ اگر قرآن وحدیث مین تم نے اس بابت حکم نپائے پھر کہا مین اپنی رای سے عمل کرونگا پھر خوشی سے آنحضرت نے اُنکی چھاتی ٹھوکی اور فرمایا شکر ہی خدا کا جسنے اپنے رسول کے رسول کو نیک توفیق دی کہ جسمین رسول اللہ کا راضی ہوا۔ دلیل چہارم صحیح بخاری سے منقول ہی کہ جب حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا فرمایا کہ نہ پڑھے کوئی تم مین نماز
عصر کی مگر بنی قریظہ مین پھر بعضون نے اُن مین سے راہ مین عصر کی نماز پڑھ لی یہہ قیاس سمجھکر کہ حضرت
کو اس فرمانے سے منظور یہی تھا کہ کہین راہ مین توقف نکرین نہ یہہ کہ وقت آنے پر بھی نماز نہ پڑھین
اور بعضون نے حدیث کے ظاہر لفظون پر لحاظ کر کے راہ مین نماز نہ پڑھی یہان تک کہ بنی قریظہ
مین پہنچ گئے پھر جب حضرت نے یہہ بات سنی دونون قسم کے لوگون پر اعتراض نفرمایا اسی سبب سے
عمل دونون طور پر جائز ہوا اور یہی طور ہے چارون مذہب کے اختلاف کا پس کیونکر بدعت
ہوگی سلم الثبوت مین لکھا ہی أَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ عَلَى مَنْعِ الْعَوَامِ مِنْ تَقْلِيدِ أَعْيَانِ
الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلْ عَلَيْهِمْ اتِّبَاعُ الَّذِينَ بَوَّبُوا فَهَذَّبُوا وَنَقَّحُوا وَجَمَعُوا
وَعَلَيْهِ بَنَى ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْعَ تَقْلِيدِ غَيْرِ الْأَرْبَعَةِ لِأَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَدْرِ فِي
غَيْرِهِمْ یعنے سب علما اہل تحقیق جمع ہوئے اور اتفاق کئے انھون نے منع کرنے پر عوام کو
تقلید کرنے سے صحابہ کے بلکہ اُن عوام پر واجب ہی پیروی کرلی اُن مجتہدون کی جنھون نے
علم فقہ کو اصحابون اور تابعین سے حاصل کر کے جمع اور تفصیل کیا اور آراستہ اور خلاصہ کیا اور
اسی پر ابن صلاح نے بنا کیا کہ سوائے ان چار امامون کے اور کسی دوسرے کی تقلید منع کی
جاویگی اسواسطے کہ یہہ سب باتین اور کسی مجتہد مین معلوم نہین ہوئین اشباہ النظایر مین ہے
وَمَا خَالَفَ الْأَئِمَّةَ الْأَرْبَعَةَ مُخَالِفٌ لِلْإِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيرِ أَنَّ الْإِجْمَاعَ
انْعَقَدَ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبٍ مُخَالِفٍ لِلْأَرْبَعَةِ لِانْضِبَاطِ مَذَاهِبِهِمْ وَ
كَثْرَةِ اتْبَاعِهِمْ یعنے اور جو حکم مخالف ہو اُن چارون امامون کے قول کا سو وہ اجماع
کا مخالف ہی اور تصریح کیا ہی امام ابن ہمام نے تحریر مین کہ تمام علما کا اجماع ہوا ہی عمل نکرنے
پر اُس مذہب کے جو مخالف ہی اُن چار امامون کے اسواسطے کہ اُن امامون کا مذہب
ضبط اور آراستہ ہوا ہی اور انکی پیروی کرنے والے بڑی بڑی جماعت ہین یعنے اُن چارون
امامون کے مقلدین سواد اعظم اور بہت علما و اولیا لوگ ہوئے ہین - معلوم ہوا کہ سواد اعظم

یعنے بڑی جماعت جو سنّت و جماعت کہلاتے ہین ناجی ہین عقلاً و نقلاً تفسیر احمدیہ مین
مرقوم ہے وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِی الْاَرْبَعَۃِ وَاتِّبَاعِهِمْ فَضْلٌ
اِلٰهِیٌّ وَقَبُوْلِیَّۃٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا مَجَالَ فِیْهِ لِلتَّوْجِیْهَاتِ وَالْاَدِلَّۃِ ۵ اور
انصاف یہ ہے کہ منحصر ہونا مذہبون کا ان چار مذہب مین اور منحصر ہونی پیروی انہین چار
مذہب مین سے ایک مذہب کی فضل ہے اللہ تعالی کا اور مقبولیت ہے اسکی پھر اس بات
مین دلیل اور توجیہ کو کچھ دخل نہین ہے ۵

استفتا (۴۰)

سوال ہمارے بستی کا رسم ہے کہ ضیافت کی مجلس مین اوّل سب سے سیّد صاحب جو درگاہ
شریف کے پیرزادے ہین انکا ہاتھ دُھلاتے ہین اور بعد کھانے کے پان گلاب بھی
اول انکے روبرو لاتے ہین ابھی ایک دلی کے مولوی صاحب نے بیان کیا کہ فضیلت علم پر
ہے پہلے ہمارے ہاتھ دُھلاؤ غرض مجلس مین ایک شور پیدا ہوا آخر لوگون نے سیّد صاحب
سے عرض کی کہ مولوی صاحب مسافر اور مہمان ہین انکی خاطرداری لازم ہے اگر اجازت ہووے
تو ابتدا دست شوئی کا ادھر سے کرین آپنے اجازت دی بعض لوگون نے صاحب خانہ پر
طعن کیا کہ تم نے بدعت کا کام کیا اور قدیم کام کا رواج توڑ کر ہتک عزت سیّد صاحب
کی کی سیّد صاحب سادے اور بھولے آدمی ہین انکے اجداد صاحب کشف و کرامات تھے شریعت
محمدی مین اس بابت کچھ حکم آیا ہووے تو ضرور لکھ کر دینا خدا سلامت رکھے +

الجواب معلوم ہووے کہ سادات اہل بیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین انکی
تعظیم و خدمت کرنا گویا انکے جدامجد کی تعظیم ہے عین ایمان و محبت رسول مقبول کی اظہار کرنا ہے
قولہ تعالی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ
تَطْهِیْرًا یعنے نہین ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی مگر یہہ کہ لیجاوے ناپاکی گناہ اہل بیت
سے اور پاک کرے انکو پاک کرنا ظاہراً و باطناً صواعق محرقہ مین لکھا ہے اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَۃَ

وَذُرِّيَاتِهِمْ يُسَمَّوْنَ اَبْنَاءَهٗ وَيُنْسَبُوْنَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْبَةً صَحِيْحَةً نَافِعَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنے تحقیق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور انھوں کی اولاد فرزندان رسول کہلاتے ہیں اور نسبت انھوں کی آنحضرت کی طرف صحیح ہے نفع دینے والی دنیا اور آخرت میں کئی آیات قرآن شریف میں اہل بیت کی فضیلت میں وارد ہیں اور حدیث شریف مواہب السادات میں منقول ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُدْخِلَ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي النَّارَ فَاَعْطَانِيْهَا اَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ فِيْ طَبَقَاتِهٖ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے میرے مانگا کہ کوئی ایک میری اولاد میں سے آگ میں دوزخ کے داخل نکرے پس عطا کیا مجکو خدا نے میرا مدّعا ابن سعد نے طبقات میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ سر الشہادتین کی شرح میں کئی حدیثیں اس بابت کی موجود ہیں اور بلاد مسلمین میں رواج عام ہے تقدیم سادات کا مجالس ضیافت میں۔ ملا علی قاری حنفی اور مناوی شافعی نے لکھا ہے رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُرْتَضٰى وَالزَّهْرَاءِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِمَا وَعَلٰى رَأْسِهِمَا بَعْدَ اِنْكَاحِهِمَا وَاَعَاذَهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا يَظْهَرُ فَائِدَةُ ذٰلِكَ لِلسَّادَاةِ الْعَامَّةِ فِيْ وَقْتِ الْوَفَاتِ فَيُقْبَضُوْنَ تَائِبِيْنَ اٰئِبِيْنَ ہ یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی چھڑکا اوپر پشت اور کاندھے اور سر حضرت مرتضی علی اور فاطمہ زہرا کے انکے نکاح کردینے کے بعد اور پناہ مانگے اُن دونوں کے واسطے اور اُنکی اولاد کے واسطے شر شیطان سے اور صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ ظاہر ہوگا فایدہ اسکا عام تمام سادات کے واسطے وفات کے وقت کہ اول انکو مغفرت اور توبہ نصیب ہوگی بعد اونکی روح قبض کی جائیگی۔ اور ابن العربی کی فتوحات المکیہ سے منقول ہے لَا يَظْهَرُ حُكْمُ هٰذَا الشَّرَفِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ اِلَّا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُمْ يُحْشَرُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ وَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُّؤْمِنٍ بِاللّٰهِ وَبِمَا اَنْزَلَ اَنْ يُّصَدِّقَ

اللہ تعالیٰ فِی قَولِہٖ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا

یعنے نہیں ظاہر ہوگا یہہ حکم بزرگی کا اہل بیت کے واسطے مگر دار آخرت میں پس تحقیق وے آوینگے قیامت کے دن حشر کے میدان میں مغفرت پائے ہوئے اور ہر مسلمان کو لازم جو خدا پر اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہی کہ سچا وے حق تعالیٰ کو بیچ اس قول اسکے کہ اہل بیت سے اللہ نے گناہ کی ناپاکی دور کردیا اور پاک کیا ہی پاک کرنا ۞ فاضل جلیل کی عقاید سے یہہ منظوم مرقوم ہی

ابیات آنانکہ ز نسل چار یار اند ۞ بشنو کہ زہم چہ فضل دارند ۞ بر قول اصح فضل آبا ۞ مفتی طریق دادہ فتوی ۞ از فضل پدر شد آنچہ معلوم ۞ فضل پسران از دست مفہوم ۞ پس آنکہ بود ز نسل شیخین ۞ افضل باشد ز نسل ختنین ۞ الا ثمرات گلشن جود ۞ کز فاطمہ بودہ اند مولود ۞ چون از نسب اند جملہ افضل ۞ ز اولاد سہ یار باشد اکمل ۞

لیکن سادات کو لازم ہی کہ علم و عمل شریعت محمدی پر ثابت قدم رہیں اور افضلیت نسب پر مغرور ہوکر عمل کرنا شریعت و طریقت کا نچھوڑیں ۔ طحطاوی میں برجندی سے منقول ہی قَالَ الۡاِمَامُ الرَّازِی فِی التَّشۡرِيۡحِ لَايَجُوۡزُ لِلۡعَالِمِ وَالۡمُتَّقِي اَنۡ يَّصۡدِرَ اَيۡ اَنۡ يَّجۡلِسَ مُتَقَدِّمًا عَلَى السَّيِّدِ الۡاُمِّيِّ وَالۡاَبِ الۡاُمِّيِّ لِاَنَّهٗ اِسَاءَةٌ فِي الدِّيۡنِ امام الرازی نے تشریح میں لکھا ہی کہ عالم اور متقی کو جایز نہیں کہ مجلس میں سید امّی کے بالادست صدر میں بیٹھے یا اپنے والد امّی کے بالادست بیٹھے کہ یہہ بے ادبی دین میں گناہ ہی ۞ قولہ تعالیٰ قُلۡ لَّاۤ اَسۡئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِي الۡقُرۡبٰى یعنے کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانگتا ہوں میں تم سے کچھہ مزدوری اس قرآن شریف کے پہنچانے پر مگر میرے خویش اہل بیت سے محبت رکھوانا چاہتا ہوں ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صواعق میں منقول ہی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنۡ اَشۡفَعُ لَهٗ اَهۡلُ بَيۡتِيۡ ثُمَّ الۡاَقۡرَبُ فَالۡاَقۡرَبُ مِنۡ قُرَيۡشٍ ثُمَّ الۡاَنۡصَارُ ثُمَّ مَنۡ اٰمَنَ بِيۡ وَاتَّبَعَنِيۡ مِنۡ اَهۡلِ الۡيَمَنِ ثُمَّ مِنۡ سَائِرِ الۡعَرَبِ ثُمَّ الۡاَعَاجِمُ وَمَنۡ اَشۡفَعُ لَهٗ اَوَّلًا فَهُوَ اَفۡضَلُ ۞ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلّم نے اوّل سب سے مین شفاعت کرونگا میری اہل بیت کی پھر قریب کے خویشون کی جو قریش مین سے
ہاین بعد شفاعت کرونگا انصار کی یعنے اہل مدینہ کی بعد مین کے لوگون مین سے جنھون نے ایمان لایا
اور میری تابعداری کی پھر تمام اہل عرب کی پھر تمام اہل عجم کی اور جنکی شفاعت اوّل کرونگا وہ سب سے
افضل ہین - یہان سے ظاہر ہوا کہ تقدیم سادات ہر امر مین اور اونکی تعظیم و تکریم و خدمت بجا لانا
خدا و رسول کی خوشنودی کا سبب ہے سادات و علما کی جو تعظیم کریگا گویا اسنے خدا و رسول کی فرمان
کی تعظیم کی اور ایسا کرنے مین دنیا و آخرت کی برکت و نجات ہی ؁

استفتا (۴۱)

سوال اکثر ہمارے بھائی مسلمان سادات و مشایخ طریق کے مرید ہوتے ہاین انکی توجہ لیتے ہاین ذکر
کے حلقے مین بیٹھتے شجرہ طیبہ اسامی مرشدون کا جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچتا ہی یاد کرتے
ہاین مگر بعضے طریق مین توجہ قلبی یعنے سینے سے سینہ قلب سے قلب ملاکر بحالت معانقہ توجہ دیتے
ہاین بعضے آنکھون سے آنکھین ملاکر اپنے قلب کی حرارت از راہ چشم مرید کے دل مین القا کرتے
ہاین بعضے فقط مراقبہ مین بٹھاکر توجہ کرتے ہاین علمائے زمان بھی ایسی توجہ کے قایل ہین یا نہین
قرآن شریف مین اسکا ذکر کہین آیا ہی یا نہین خالصاً للہ بیان فرمائے ؁

الجواب توجہ قلبی بحالت معانقہ قرآن شریف سے ثابت ہی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو
جبرئیل علیہ السّلام نے ابتدای وحی مین توجہ دی تھی چنانچہ چھے مہینے قبل از نبوت آنحضرت تنہا
غار حرا مین شب و روز جاکر بیٹھا کرتے تھے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز نے تفسیر عم مین
مفصل لکھا ہی کہ اوّل توفیق الٰہی سے آنحضرت کو سچے خواب ہونے لگے دل مین ایک ایک چیز کا
علم خود بخود پیدا ہونے لگا خلوت تنہائی کی پسند خاطر ہوئی تا آہستہ آہستہ عادت علم سیکھنے
کی عالم غیب سے پیدا ہو اور رفتہ رفتہ اس تعلیم غیبی کے خوگر ہو جاوین بعد اسکے چاہا کہ انکی
بیداری اور ہوشیاری مین انقطاع اور بے پروائی عیال و اطفال اور گھر بار سے حاصل ہو تا
کہ بالکل غیب کے عالم کی طرف متوجہ ہو جاوین تو اس وقت انکو محبت خلوت نشینی اور گوشہ گیری

کی دل میں پیدا ہوئی اور ایک ایسا مکان انکو بتادیا کہ وہاں کوئی آدم زاد نتھا تاکہ وحی اترنے کے
وقت کسی کے دل میں شبہ سیکھنے پڑھنے کا نہ گذرے پھر وحی نازل ہونے کے وقت ایک بڑا صدمہ
اور خوف آپ کے دل میں ڈالا تاکہ کسی کو خیال بناوٹ اور ملاوٹ کا نہ آوے دوسرے یہہ کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی تاثیر کو آپ کی روح میں بھیجنے اور گلے لگانے کے سبب سے پرلے درجے پر کمال کے ثابت
اور قایم کر دی اسواسطے کہ کاملوں کی تاثیر جو دوسرے کے اندر اثر پیدا کرتی ہے جسکو اہل طریقت کے عرف
میں توجہ کہتے ہیں چار طرح سے ہوتی ہے اوّل تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص
خوب عطر لگا کر مجلس میں آوے اور عطر کی خوشبو سب ہمنشینوں کے دماغ کو معطر کر دے بس یہہ
قسم سب قسموں میں توجہ کے ضعیف ہے کیونکہ اسکا اثر تب ہی تک ہے جب تک اسکی صحبت ہے بعد
اسکے کچھ باقی نہیں رہتا۔ دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل سکوری
میں ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ تھی اسنے اسکو روشن کر دیا بس چراغ تیار ہو گیا اس
قسم کی تاثیر البتہ کچھ قوت رکھتی ہے کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بھی اسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن
جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندھی یا مینہ یا کوئی اور آفت تو اس کا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطے کہ یہہ
تاثیر نفس اور لطیفوں کو درست نہیں کر سکتی ہے جیسے ناکارے پن تیل اور بتی اور سکوری کو فقط
شعلہ چراغ سنوار نہیں سکتا تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ اس طور کی ہے جیسے پانی کو دریا سے
یا کوئے سے لا کر خزانے میں جمع کریں اور خزانے کی راہ کو حوض کے فوارے تک کوڑے کرکٹ سے
صاف کر دیں پھر خوب زور سے اسمیں پانی چھوڑ دیں کہ فوارہ خوب جوش و خروش سے چھوٹنے لگے
اس قسم کی تاثیر ان اگلی تاثیروں سے بہت قوی ہے کہ نفس کی اصلاح اور ستھرای لطیفوں کی
بھی اسمیں ہوتی ہے لیکن خزانے کی استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان جاری ہوتا ہے
نہ کوئے اور دریا کے برابر اور ان سب باتوں کے ساتھ بھی اگر خزانے میں کچھ آفت یا فتور
واقع ہو جاوے تو البتہ نقصان پڑ جاتا ہے چوتھی تاثیر اتحادی کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی
روح کے ساتھ خوب زور سے ملا دے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح میں اثر کر جاوے اور

یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکھتا ہی کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہوجاتے ہیں
دونون روحون کے جو کچھ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی روح مین سماجاتا ہی اور بار بار حاجت فایدہ
لینے کی نہین رہتی سوا اولیاء اللہ مین اس قسم کی تاثیر بہت پائی گئی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے
منقول ہی کہ ایک روز آپکے مکان مین کئی مہمان آگئے اور اس روز آپکے یہان کچھ کھانے کی قسم سے
موجود نہ تھا اس واسطے انکو کمال تشویش ہوئی اور انکے کھانے کی تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک
نان وائی کی دوکان آپکے مکان کے متصل تھی بسبب اسکی خبر پاکے ایک خوان بھرا ہوا روٹیونکا
خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھہ آپکے سامنے لاکر حاضر کیا آپ اسکو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور
فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اسنے عرض کی کہ مجھکو اپنا سا کر دیجئے فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نکر سکیگا
کچھہ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کیا جاتا ہی اور خواجہ انکار کرتے تھے جب وہ بہت سی عاجزی
کرنے لگا تو ناچار ہوکر اسکو اپنے ساتھہ حجرے مین لے گئے اور تاثیر توجہ انخادی کی اسپر کی جب
حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ مین اور اس نانوائی مین صورت شکل مین کچھہ فرق باقی نرہا تھا
لوگون کو پہچاننا مشکل پڑا لیکن اس قدر تھا کہ خواجہ ہوشیار تھے اور وہ نانوائی بیہوش اور
سرشار تھا القصہ نانوائی نے تین روز کے بعد اسی سکر اور بیہوشی کی حالت مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ
روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت اس غار مین سے باہر نکلے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے سر اوپر سے آواز دی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپنے اوپر دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر دوسرے وقت آواز دی پھر آپ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے کوئی نظر نہ آیا یکایک
ایک انسان افتابکے چہرے کا سر پر نورانی تاج سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور آنحضرت سے کہا اقرا یعنے
پڑھہ آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین آتا ایک روایت مین ہی کہ اُس فرشتے کے ہاتھہ مین ریشمی کپڑا
تھا اسمین سورۂ اقراء مالم یعلم تک لکھی ہوئی تھی پھر کہا اقراء آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین
آتا تب اسنے آپ کو گلے لگاکر سینے سے سینہ ملاکر خوب دبایا کہ آپ کو عرق آگیا اس طرح
تین مرتبے دبایا بعد خود پڑھکر سنایا حضرت کو یاد ہوگئی بعد اپنا پانون زمین پر مارا وہان سے
ایک چشمہ پانی کا جاری ہوگیا پھر حضرت کو طریقہ وضو اور غسل کا سکھایا اور سورۂ فاتحہ بھی تعلیم

کردیا اور دو رکعتین نماز کی پڑھائین سب آپ کو یاد ہوگئین اس فرشتے کی توجہ کی تاثیر قلب اور بدن مین اور تمام رگون مین ایسی ہوگئی کہ وہ کیفیت تحریر و تقریر سے باہر ہی توجہ کی تاثیر مرشد کی مرید کے دل پر اس طرح سے ہونی چاہیے اور یہہ تاثیر توجہ حضرت نے علی مرتضی کو اور چند خاص اصحاب کو سکھایا ہے اور نعمت باطنی عطا فرمایا ہی اور علی مرتضی نے وفات کے وقت امام حسن و امام حسین کو چھاتی سے لگا کر وہ نعمت سینہ بسینہ عطا کی ہی اور آجتک رسول اللہ کی امت مین وہ بیعت طریقت اور نعمت باطنی موجود ہی۔ اور تا قیامت قایم رہے گی ۵

استفتا (۴۲)

سوال قصیدہ عقائد امالی مین یہہ بیت ہی نَبِیُّونَ النَّعِیمِ اِذَا رَاَوہُ ✤ فَیَا خُسْرَانَ اَهْلِ الْاِعْتِزَالِ ✤ اسکے معنی کیا ہین اور لفظ اعتزال کا فرقہ معتزلہ پر کس لئے کہا جاتا ہی یہان شہر نذربار ضلع خاندیس مین اس بابت بڑی بحث و تکرار ہوئی ہی اور طرفین راضی ہین کہ جو عدالت سرکار کے مفتی صاحب لکھینگے سو ہمکو قبول ہی بینوا توجروا

الجواب مخفی نہرہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے مین عقاید کا مسئلہ بیان ہوا کہ اگر مسلمان نے گناہ کبیرہ کیا اور بغیر توبہ کئے وفات پایا تو اسکی تجہیز و تکفین بطریقہ اسلام کرنا و نماز جنازہ پڑھنا اور اسکو اہل سنت و جماعت کے قبرستان مین دفن کرنا کہ وہ ایمان سے خارج نہین ہوتا ہی بعضون نے کہا کہ وہ ایمان سے خارج اور کفر مین داخل ہوتا ہی تب اہل سنت و جماعت کے علمانے ایسا اعتقاد کرنے والون کا نام خارجیہ رکھا اسمین بارہ فرقہ ہوگئے ہین لیکن واصل بن عطا جبائی جو حضرت کا شاگرد رشید تھا اسنے کہا کہ وہ اسلام سے خارج ہوتا ہی مگر کفر مین داخل نہین اسکو مبتدع فاسق کہنا نہ وہ مسلمان ہی نہ کافر مذبذبین بین ذلک ہی تب حضرت نے فرمایا قَدِ اعْتَزَلَ مِنَّا یعنے یہہ شخص ہم سے جدا ہوگیا تب واصل بن عطا کو اپنی مجلس درس سے موقوف کردیا اسنے اول علم عقاید مین کتاب تالیف کیا فلاسفہ کے علم مین اسکو دخل تھا چند باتین سنت و جماعت کے خلاف اپنے شاگردون کو سکھایا چنانچہ در دنیا و آخرت دیدن خدا تعالی ممکن نیست

ومرتکب کبیرہ نہ مومن است ونہ کافر ودر محسوسات ومشاہدات ماندن ومنکر عالم باطن شدن وقایل
بقدم عرش اعظم وجلوس او تعالی بودن وعباد را خالق افعال خود ہا خیر او شر اپنید انستن ونفی ایصال
ثواب احیا مر اموات را نمودن وانکار از کرامات اولیا وفیضان ارواح کردن واصلاح ورحق عباد
ازطرف خدا تعالی واجب دانستن وغیرہ عقاید فاسدہ غرض اسکا نام معتزلہ رکھا گیا اسمین بھی
بارہ فرقہ پیدا ہوئے ہین عبدالوہاب نجدی جو بایعتین عقایدین ایجاد کیا اور اسکے فرزند ابوسعود
نجدی ظالم نے درسنہ ۱۲[illegible] کتاب التوحید مین ان باتون کی شرح لکھی ہے اور اسکا ترجمہ تقویۃ الایمان
مین موجود ہے سو سب معتزلہ کے اصول وفروع ہین خلاصہ اسکا حفظ الایمان وتصحیح المسایل مین
بتفصیل ہے ؂ اب معنی اس بیت کے یہہ ہین کہ جب دیدار خدا کا بہشت مین مومنین کو بغیر کیف
ومثال کے ہوگا تو اس نعمت اعلی کو پاکر تمام نعمتین جنت کی مومنین بھول جاوینگے مگر افسوس بڑا
نقصان اہل اعتزال کا ہوا کہ وہ دیدار خدا کے قایل نہین انکو یہہ نعمت عظمی ہرگز نہ ملیگی انکو نہ دیدار
خدا ہے نہ رسول اللہ کی شفاعت دونون نعمتون سے منکر ہین ۔ اندنون مین راقم ضعیف نے
ترجمہ فارسی منظوم اور شرح منظوم ہندی عقاید امالی کی اپنے مدرسۂ اسلام کے خاص تلامذہ کے
لئے لکھا ہے اسکی نقل بھیجتا ہے سب مسلمانون کو زبانی اسکے ابیات یاد کروا دینا تا عقاید مستحکم
ہووے اور راقم کو دعای خیر سے یاد کرنا والسلام

نقل عقاید منظوم

بنام مالک ملک خدائی
بتوحید خدا نظم لآلی
مدبر زندہ وخلاق عالم
ولی راضی نباشد از بدیہا
صفات وفعل او جملہ قدیم است
ولی از شش جہت پاک است بودش
وجودش جسم وجوہر نیست ہنگر

کہ وصفش رحم وقدس وکبریائی
خدای خلق مولانا قدیم است
مقدر دایم وحق است وقایم
صفاتش غیر ذات وعین او نیست
ہمیشہ بی زوال ومستقیم است
بود اللہ اسم ذات اعلی
نہ بعض وکل بود جزو وسراسر

ہمی گوید فقیر ذو امالی
صفاتش کامل ولطفش عمیم است
بدو نیک از مشیت گشتہ پیدا
ولی در انفصالش گفتگو نیست
خدا شی ہست وثابت در وجودش
نباشد غیر وفی عین مسمی
نباشد عرض وصورت جزو موہوم

نیاید در خیال و عقل و مفهوم
کلام الله نه مخلوق است دانی
قصور فهم باشد ار ندانی
ز تشبیه است ذات حق مبرّا
از و پیدا زمان و وقت مطلق
نه کس یار و مددگار است او را
کند زنده جزا بخشد بهر کس
بود نار و جنان موجود دایم
مثال و کیف نبود آشکارا
نه بر حق فرض شد اصلاح فعلی
ملایک را بدانی پاک تحقیق
امام انبیا بی اختلاف است
که شرعش را خدا دارد حفاظت
بود سردار اہل خیر احمد
ز عمداً هم ز سهواً دان مبرّا
چو ذوالقرنین و لقمان را نخواند
کشد دجّال را سازد مواسا
ولی را از نبی افضل بهر حال
ز هر اصحاب در دین بی تکلّل
از ان پس حضرت عثمان بهتر
بر اصحاب نبی شاه و ولی بود

بدانی جزو در اذهان ناید
کلام حق بود از دل بخوانی
بود حکمش بعرش و فرش جاری
یقین دان و نگهدار اہل خود را
مبرّا از زن و فرزند خوانی
که واحد فرد باشد او تعالی
باہل دین دہد جنّات و نعمت
همیشه اہل آن مانند قایم
کنند از دیدنش نعمت فراموش
که او پاک است از هر وصف میلی
نبوّت ختم بر صدر معلاست
شه مرسل نبی ذی عفاف است
بدان معراج او را گشت صادق
شفیع عاصیان در حشر باشد
نبی هرگز نباشد زن بعالم
کسی از انبیا شان را نداند
کرامات ولی را حق بدانی
مدان کایشان نبی را رفته دنبال
بود فاروق رجحان بهر باب
بعالم بود سر اصحاب سرور
همین ترتیب را در دل نگهدار

که در قسمت تجزی را نشاید
تمامی علم در قرآن بدانی
تمکّن متصل جائز نداری
زمان و وقت جاری نیست بر حق
ز نر ماده ولد پاکش بدانی
بمیراند خلایق را از ان پس
بدارد کافران را در عقوبت
به بیند اہل ایمان خدا را
بر اہل اعتزال ای وای بخروش
همه پیغمبران را دار تصدیق
محمد هاشمی پیغمبر ماست
بود باقی شریعت تا قیامت
بروح و جسم اخبارش موافق
امان باشد ز عصیان انبیا را
نه عبد و مرد فاسق دار لازم
بیاید حضرت عیسیٰ بدنیا
ولی را واصلان حق بخوانی
بود بعد نبی صدیق افضل
بذی النورین هم بر جمله اصحاب
از ان پس افضل دوران علی بود
فدا کن جان خود را بهر چاره

بود دین نبی را چهار ارکان
زحضرت فاطمه هی بود افضل
بر ایمان مقلد اعتبار است
شناس حق را که هستی بالغ هشیار
عمل داخل در ایمان نیست هشدار
نباشد از کبیره نقص ایمان
اگر یک کلمه کفر از زبانی
بعمدا گفت کافر گشت جاهل
بدان معدوم را مرئی و چیز است
که موجود است در ایجاد موقن
ببعضی فاسقان و کافران هست
ز توحید خدا پرسند در گور
حرام و حل بود رزق مقدر
حساب نیک و بد تو دین میزان
بدان را دست چپ آید بدان حال
گذر کردن بران از احتیاط است
دعا را هست تاثیر یقینی
دعای شان اجابت نادر دبار
برای وقت اسباب است بسیار
نداری قول گمراهان تو مقبول
ز فضل حق رود مومن به جنت

ابوبکر و عمر عثمان علی دان
مکن لعن یزید از بعد موتش
که تقلید شریعت را بکار است
بود ایمان یاس شخص مردود
ز ترک فرض ایمان را نگهدار
کسی زنده شدن را نهی کرد
بر آمد گشت کافر در زمانی
اگر اکراه و سکرست حال گفتن
خلاف گمرهان و بی تمیز است
بروز حشر از توحید خالق
عذاب قبر چون افعال بیوست
برای کافران و فاسقان شد
خلاف اعتزالی شد مقرر
به نیکان نامه اعمال آید
ببعضی از قفا با سوی اعمال
شفاعت نیکوان خواهند آنجا
بخوان از حق که برکاتش به بینی
بود حادث هیولا جمله عالم
مکان و هم زمان حادث نمودار
بود نار و جنان مخلوق سبحان
که رحمت شد قوی تر از عقوبت

بدان صدیقه در بعضی خصایل
که باشد عار پیش اهل بینش
نباشد جهل تو عذری بغفار
ندارد حال خوف آوردنش سود
نگویند مسلمانان را بعصیان
ز ایمان رفت و کافر گشت آن مرد
اگرچه اعتقادش نیست در دل
نگو کافر بهذیانش شنفتن
بدان تکوین را غیر از مکون
بهر شخصی سوالش هست سابق
بدان منکر نکیر آیند در گور
عذاب گور برحق در بیان شد
بود برحق بحشر جمع انسان
بدست راست شان فرحت فزاید
به متن نار برحق پل صراط است
بدان را مغفرت گردد سراپا
ز اهل اعتزال ایجاب انکار
تغیر هست در ذاتش بهر دم
نباشد از اجل مقطوع مقتول
ولی جنت مقام نیکوان دان
بسبب معصیت مومن به نیران

بماند پس خلاصی می شود زان
اصول علم توحید است برخوان
که در جنت بود فردات منزل
بکن این بنده را هم از دعا یاد
مقام رحمت عقبی ببخشد
بود بدوا مالی نظم مشهور
نمودم شایقان این زبان را
چو اشرف زین جهان گردد روانه
خدا در جنت او را شاد دارد
درود حق بر احمد جاودان باد

اصول اعتقادی گشت منظوم
بمانی معتقد از اهل ایمان
برای یاد کردن نظم شد خوب
بذکر خیر تا مانی تو دلشاد
خدا او را همیشه شاد دارد
مثال سلک دُر هر شعر پُر نور
خدا رحمت کند بر ناظم آن
بماند یادگارش در زمانه
عقاید دار محکم ای مسلمان
بر آل و اصحاب او دایم چنان باد
ز هجرت سال کین منظوم بنمود

برای طالبان چون سحر مفهوم
بداری این عقاید حفظ در دل
که ضبط این مسایل هست مرغوب
خدا از فضل خود او را ببخشد
که بهر من دعای خیر خواند
لباس فارسی پوشاندم آنرا
مترجم را بیا سرز گناهان
کسی آنرا نویسد یاد دارد
که تا یابی نجات از سوز نیران
هزار و دو صد و هفتاد و نه بود

تمام شد اللهم صل علی محمد و آل محمد و اصحاب محمد و اتباع محمد و بارک وسلم بتاریخ بست و پنجم ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۷۹ ہجریہ مقدسہ بمقام دھولیہ تحریر یافت کتبہ عاصی خادم السادات والعلما عبد الفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی ابن عبید اللہ پیرزادہ قصبہ گلشن آباد عرف ناسک اللہم اغفر لنا ولجمیع المؤمنین آمین ۵

استفتا (۴۵)

سوال عمدۃ العلمای بمبئی قاضی شہاب الدین المہری مرحوم نے ایک رسالہ بنام ہدایۃ المسلمین متضمن اسولۂ عشرہ کہ دسوان سوال وجواب اس مین تقبیل ابہامین کے مستحب ہونے کے باب مین ہی یا نہین وہ مسایل ورسالہ بمبئی سے جناب قاضی القضاۃ مولوی ارتضا علی خان صاحب مفتی صدر عدالت سرکار مدراس کے حضور مین بھیجا تھا انھون نے تصحیح اجوبہ کرکے اپنی صحیح ومہر سے مزین کیا اور علمای مدراس نے بھی اسپر دستخط کر دیا تھا اور اصل مین وہ رسالہ ہدایۃ المسلمین قاضی حسین کوفی مرحوم نے لکھا تھا اور ترجمہ

مدی مین کرکے چھپوایا تھا بندے کے دیکھنے مین آیاہی ابھی یہان ایک مدراسی مولوی صاحب
ئے ہین وہ کہتے ہین کہ مین اسکی عربی عبارت اور مضامین کے اندر چند غلطی نکال کر بتلادونگا
ب بندے نے کہا کہ قاضی شہاب الدّین مہری بمبئی کے علماؤن مین مشہور و معروف تھے
ور مدراس کے مولویون کی صحیح اور ہمارے خاندیس عدالت کے مفتی صاحب کی صحیح بھی اُس مسئلے پر ہے
اسواے وہابی حاسدین کے اور کوئی سنّت وجماعت کا عالم اُسمین اعتراض نہین کریگا لہذا
اسکی نقل مطبوعہ حامل رقیمہ ہذا کے ہمراہ بھجوا دینگے تو مولوی صاحب مذکور کو دکھا کر واپس
کردونگا اور آپکی رای اس رسالہ کی بابت کیا ہی سو بھی لکھنا۔ **الجواب** رسالۂ
ہدایت المسلمین یعنے اسولہ عشرہ مطبوعہ مطلوبہ موجود ہی اس راقم ہیچمدان کی اور چند علمائے بمبئی
کی بھی اسپر صحیح و دستخط ہین اور مدراس کو بھجوا کر وہان کے علما کے بھی دستخط اسپر منگوائے گئے
ہین محض چند علمای عربی خوان کا عقیدہ دریافت کرنے کے واسطے قاضی صاحب مرحوم نے
بغیر دلایل وحوالات کتب قدیمہ دینیہ رسالہ مذکورہ لکھائے تھے وہ دسون مسایل مطابق
عقیدۂ اہل سنّت وجماعت کے ہین اور دسوان سوال اسمین تقبیل ابہامین کی بابت کا
ہی جسکے باب مین حضرت مولانا زبدۃ العلماء العاملین مرحوم معلم ابراہیم خطیب مسجد جامع بمبئی
نے ایک رسالہ بنام نعم الانتباہ لکھا ہی اور عمدۃ الفضلا مولوی محمد یونس حافظ نے اسکا ترجمہ
ہندی بنام تائیدالالہ کیا ہی اور دونون رسالے کتاب تائید الحق مین حضرت شریعت پناہ فضائل
دستگاہ شریف قاضی عبداللطیف سلمہ اللہ تعالی قاضی شہر بمبئی کی مدد سے مطبوع ہوئے ہین تفصیل
موجود ہی۔ اگر مولوی صاحب مدراسی کو اسمین کسی مقام پر شبہ یا اعتراض ہو وے اپنے دستخط
کے ساتھ لکھ بھیجین بندہ ضعیف بحسب فرصت دلایل وحوالات کتب ہر ایک جواب کے واسطے
ارقام کرکے معترض کی تشفی کر دیگا فقط اور اس رسالے کی بابت قاضی مرحوم کی طرف سے
جواب منصفانہ دے سکیگا چونکہ یہہ کتاب جامع الفتاوی کسی خاص شخص کو منی طب کرنے
کے واسطے نہین لکھی گئی بلکہ ہر ایک سایل درسایل مرقومہ ومطبوعہ کی نقل مطابق اصل

اہل اسلام کے افادہ و استفادہ کی نظر سے داخل و شامل ہوئی تا علمای ہمعصر کی سعی و کوشش کی یادگاری قایم رہے اور مسلمانون کو اس کتاب سے خدا تعالی فائدہ مند کرے اس نیت سے جمع کی گئی ہے اور اکثر ہمعصر علماؤن کے نام خیر کے ساتھہ یاد کیے ہین فقط اور دوسرے معاملات کے مسایل سرکاری محکمات کے دفترخانون مین اور اصل مسودون مین تاریخ اور اسامی نمبروار مقدمون کے ساتھہ موجود ہین اسلیئے ظاہر نام مستفتی وغیرہ کے ترک کر دیا اور سب مطالب سوال و جواب کے جامع الفتاوی ہذا مین داخل کیا و ما توفیقی الا باللہ القوی العزیز

نقل رسالہ ہدایۃ المسلمین الی طریق الحق و الیقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ حامدًا للہ تعالی شانہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ ومصلیا علی افضل رسلہ سیدنا محمد شفیع المذنبین وختم المرسلین وآلہ وصحبہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدین فہذہ رسالۃ مسماۃ بہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین ؁ مشتملۃ علی الاسئوۃ والاجوبۃ الدینیۃ مصححۃ بتصحیح علماء اہل السنۃ والجماعۃ من المذاہب الاربعۃ السنیۃ فما وجدت فیہا فاعتمدہ لانہ من اہم الامور وضروریات الدین ولا تغتر بالمخالفین المنکرین لاحکام الشرع المبین ہدہم وایانا الی الصواب والحق اجمعین امین یا رب العالمین ؁ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁

الحمد للہ الذی جعل العلماء والفقہاء فی الامۃ المحمدیۃ نورًا وضیاء فی الدین واعلاہم معالم الشرع حیث اخلصوا فی بذل جہدہم لتاسیس مبانی الہدایۃ والایمان والیقین وصلی اللہ علی سیدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی الہ واصحابہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدین اما بعد فیا سادات الحنفیۃ والشافعیۃ نفعنا اللہ بعلومکم والمسلمین والمؤمنین اجمعین ما قولکم علی ما ہو حکم الکتاب والسنۃ والمسائل الفقہیۃ من المذاہب الاربعۃ الصحیحۃ المستقیمۃ فی الصور والحوادث الواقعۃ المفصلۃ فی الذیل ونرجو منکم ان تفتونا وترشدونا بالجواب الشافی لکل منہا علی احسن بیان وتفصیل حتی یکون مرضاۃ لربنا الرحمن الذی قال عز قائلا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لاتعلمون وامتثالا لامرہ تعالیٰ شانہ واذا قلتم فاعدلوا وقد اثنی اللہ علیکم بقولہ جل جلالہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جزاکم اللہ خیر جزاء **السوال الاول** ان الانبیاء علیہم السلام بعد موتہم ودفنہم احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی ام لا وفی ان نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ یسمع الصلوٰۃ والسلام من یصلی ویسلم علیہ عن قرب وبعد الاماکن والا فما فائدۃ الامر لنا فی قراءۃ التحیات فی قعدتنا فی الصلوٰۃ وھی الواردۃ الماثورۃ بل المجمع علیہا واقصرھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فان لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم حیوٰۃ فی قبرہ فلا یخلو ھذا عن تلاعب وکذب فی الصلوٰۃ واتیان ما لیس من جنس الصلوٰۃ فی الصلوٰۃ اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک آمین۔ **السوال الثانی** ما تقولون فی ان رسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مخصوص بعطاء الشفاعۃ فی الازل من ربہ وعلی ذلک ھو یشفع عصاۃ امتہ یوم القیمۃ عن غیر استیذان جدید ام یحتاج لاذن جدید کما یحتاج سائر الانبیاء علیہم السلام وھل ھو صلی اللہ علیہ وسلم مقدم علی جمیع الانبیاء واولہم فی فتح باب الشفاعۃ ای یکون اول من یبدئ بشفاعۃ امتہ اذا تحیر الانبیاء فی امرامتہم علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ **السوال الثالث** الیس نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء بالمعجزات الظاہرات وکل ما کان لہ من التصرفات فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ المکرم وکل ما شوھد من کرامات اولیاء امتہ من السلف الی الخلف فی حیاتہم وبعد وفاتہم کرامات حق منہم فضیلۃ وکرامۃ لنبیہم سید الاولین والآخرین وھل الاولیاء الصالحون احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی او معنوی وھل یجوز التوسل والاستمداد لنا الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بنبینا والاولیاء الصالحین لکشف کروبنا وقضاء حاجاتنا۔ **السوال الرابع** ھل یجب علی المسلمین والمسلمات الذین یسیرون من دیار بعیدۃ لاداء الحج ان یزوروا قبر نبیہم سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولا يحرموا انفسہم من ادراك ذلك الشرف والسعادة والیضا الیس حرم المدینة النبویة فی الشرف والاحترام کحرم المکة المعظمة زادهما الله شرفا وتعظیما ومن ترك زیارة قبر النبی صلی الله علیه وسلم عامدا من غیر سبب او عذر افلیس هو متهاون فی الدین وداخل فی ملامة ماورد عنه صلی الله علیه وسلم فقد جفانی السؤال الخامس هل یسن فی شهر ربیع الاول احیاء اللیالی بقراءة المولود الشریف وطبخ الطعام واطعام المسلمین من الاغنیاء والفقراء فضیلة ونذرا لسید الانام لیکون ثواب ذلك واصلا الیه صلی الله علیه وسلم وبمثله اطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابة والعلماء والاولیاء والصالحین والی ارواح موتی المسلمین وبنیة ایصال الثواب الیهم وهل یصل الی موتی المسلمین والمسلمات من اهلهم ثواب قراءة القران واطعام الطعام ودعوات الغفران والصدقات والخیرات بنیتهم بان یقول الفاعل اللهم اجعل واوصل ثواب ذلك الی فلان بن فلان وهل یکون له نفع بذلك ۃ السؤال السادس ما تقولون فی رجل نقص الانبیاء او نبینا علیه وعلیهم الصلوة والسلام بحیث اذلهم بالاحتقار فی قوله بان خلق النبی وخلق الوثن وبهوت وچمار وشیطان ودجال عند الله فی منزلة واحدة ومراده من هذا التسویة بین المذکورین والانبیاء علیهم الصلوة والسلام فاذا ساویهم مع کونهم اشرف خلق الله مع الاخس وافجر مخلوقا ته فهل بقی لهذا القایل من دین وایمان وهل مثل هذا القائل المعتقد تذلیل وتحقیر الانبیاء یمهل ویستتاب ام یقتل من غیر استتابه ویعزی علیه الکلاب لان مراده بتدوین مثل هذه الکلمات والمقالات الخبیثة بین الناس تضلیل الامة وجعل اعتقادهم فی الانبیاء المعصومین فاسدا حتی لا یکون للانبیاء قدر وعزة فی قلوب الناس وهذا من عمل الشیطان اذا لم یقتدر علی المسلمین بظاهر الکفر والشرك یاتی لهم

بمثل هذه الابواب لتفسد عقائدهم بان الانبياء ليسوا الا بشرا مثلهم امروا بتبليغ
الرسالة وماتوا وهم جماد الان ولم يبق لهم ما كان فی حیاتهم والله قادر علی خلق مثلهم
ومثل الوثن والصنم والشیطان والدجال وكل من ذلك وسیلة للشیطان الی میل
الناس فی احتقار الانبياء وتذلیلهم ويفوز بذلك بمراده الذی هو تضلیل المسلمين
بای سبب كان وشر مثل هذا القائل اذا كان فی زی علماء المسلمين اخوف من شر الف
شيطان كافر ۔ السؤال السابع قد اخترع الناس الآن فی طبع المصاحف والقرآن
العظيم فی المطابع وعملتها متدينون بالنجاسات المغلظة ای اكثرهم من الكفرين واذا
رايت حالهم فی وقت الطبع من امتهان واحتقار الاوراق وقت الطبع وبعده لاخذك
حمية الاسلام وجانب رعاية عظمة القرآن بعد ما شاهدت من حقارتهم ان تحمل عليهم
وتكفی شرهم حتی لا يفعلوا بمثل هذه الحقارة ولا يرتكبوها ابدا لانهم اذا ما يطرحون الاوراق
المطبوعة علی الارض لا يبالون بالمشی عليها وفی ذلك الطبع لا شك ان الغرض ان تحريض
للقرآن الشريف فی معرض التذليل والامتهان واذا سئل بانهم من ارتكابهم لمثل
هذا الامتهان يقولون بانا نريد منه لنشر الدين والتوسعة علی عباد الله باشتراء
القرآن المطبوع بما قل قيمته وفيه نفع للمسلمين فقيل لهم اثمه اكبر من نفعه فيجيبون
وسمعنا من رجل صالح متدين بانه مر يوما فی السوق ورای اوراقا كثيرة مطبوعة فی جنب
العطار او البقال فاخذ منه الورقة فاذا هی مطبوعة بالقرآن فسئله ما تفعل بهذه
الاوراق فقال اربط فيها المشتری الاشياء والاجناس ما يشترون منی وادفع اليهم
فقال له الرجل المذكور الا تخاف من الله العظيم القهار فان هذه الاوراق مكتوبة فيها
القرآن وفيما تفعل بها غاية الاحتقار فاجاب انا لست بمسلم ولا ملامة علی انی اشتريتها
من مطبع مسلم فلانی فسئله بكم اشتريتها فقال بكذا وكذا فقال هل تعطينها اذا
اعطيتك ما قام عليك فقال لا الا بالنفع فلما تنبه الرجل حمايتا للدين فسلم له

زیادۃ مما قام علیہ واخذ منہ تلک الاوراق الشریفۃ تخلیصا لہما من الذل والاحتقار وھی الان موجودۃ عندہ افلیس قد تبین من ذلک ان اثم طبع القران اکبر من نفع تخیل بیالہم بوساوس الشیطان وقد ظفر بہم فی تضلیلہم عن طریق الحق والایمان بتبو النابیا ناشا فیاحتی یسد باب ھذہ البدعۃ القبیحۃ ۱۲ السوال الثامن وقد شاع فی زماننا ان کثیرا من المسلمین اذا قاموا وجلسوا واخذوا فی الاستراحۃ یقولون یا رسول اللہ ویا حبیب اللہ وکذالک یقولون یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ فہل یجوز مثل ھذا القول والنداء فی الشرع ام لا ۱۲ السوال التاسع ولقد شاع بین الناس ایضا انہم قد ینذرون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وللاولیاء والصالحین بقولہم ان شفی اللہ مریضی او رد اللہ علی غائبی او قضی حاجتی الفلانیۃ فللہ علی ان اتصرف کذا علی الحجرۃ الشریفۃ النبویۃ او علی ضریح الشیخ الفلانی او علی مولد رسولنا فی شہر ربیع الاول فہل یجوز ھذا فی الدین ام لا المستفتی الفقیر الی اللہ عبد اللہ عفی عنہ وایضا فی ما اعتاد الناس من تقبیل ظفری ابہامہم اذا قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ وشاع ھذا العمل من قدیم الزمان وقد حدث من بعض الانکار علیہ فی ھذا العصر والاوان ۔ بسم اللہ حامدا ومصلیا ومسلما

الجواب واللہ الملہم بالحق والصواب

اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اعلم ایہا السایل وفقک اللہ وایانا والمسلمین لفہم احکام الدین والمسائل بانک قد القیت الینا تسعۃ اسولۃ فی سوالک من امور الدین وحیاک اللہ وقومک علی اقامۃ واطاعۃ احکام الشرع المبین وجعلک والمسلمین من المہتدین الذین انعم علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین وفقنی اللہ سبحانہ وتعالی حیث کتبت جواب کل علیحدۃ من سوالک بعد کمال التحقیق والتفحص فی الکتب الدینیۃ من المذاہب الاربعۃ فکلما تجد
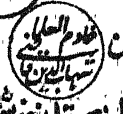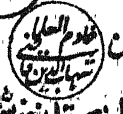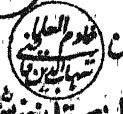
فی الجواب فاعتمدہ ولا تغتر بمن خالفہ او یخالفہ واللہ الھادی وکفی بہ شہیدا وحسیباً
جواب السؤال الاول ان عامۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وان نبینا محمداً صلی اللہ علیہ
وسلم احیاء فی قبورھم بحیاۃ حقیقی لاشک فیہ وکل من صلی وسلم علیہ من بعد تبلغہ
تلک الصلوٰۃ والسلام واما من حضر قبرہ وصلی وسلم علیہ فھو حی یسمع صلوٰتہ وسلامہ
ویجیبہ من قبرہ من غیر سمع للثقلین وقراءۃ التحیات فی قعدۃ الصلوٰۃ وان کانت معمولۃ
بالفاظھا لانھا وردت ووجبت فی حیاتہ الا انھا استصحبت بعد مماتہ ایضاً علی
الصیغۃ الاصلیۃ لانہ غیر میت فی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب السؤال الثانی
ان الآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ دالۃ وناصبۃ بثبوت الشفاعۃ لنبینا ورسولنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم واختص اللہ سبحانہ وتعالیٰ لہ بعطیۃ الشفاعۃ ووعدھا لہ
فی الازل کیف مایشاء فی القیمۃ لعصاۃ امتہ ای کل من کان فی قلبہ من امتہ ذرۃ
من الایمان ولم یکن حاجۃ الی استیذان جدید لکنہ صلی اللہ علیہ وسلم اداءً
لمراسم العبودیۃ ولوازم الشکر علی تلک العطیۃ یسجد یوم القیمۃ فی المقام المحمود
مستاذناً ربہ فی شفاعۃ امتہ فیاتی النداء من قبل اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارفع
راسک اشفع تشفع سل تعط وفاءً لوعدہ سبحانہ وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک
فترضی (ای حتی ترضی) جواب السوال الثالث ولقد جاء رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم بالمعجزات
الظاھرات وماکان من تصرفاتہ فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ وبعد ذلک بعد مماتہ من
الکرامات لانہ لایتحدی الآن والمشاھد من السلف الی الخلف من کرامات اولیاء
امتہ فی حیاتہم وبعد مماتہم کرامات متحققۃ لھم وانما ھو فضیلۃ وکرامۃ لنبینا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وفی کون الاولیاء الصالحین احیاء فی قبورھم بحیاۃ حقیقی لم یرد
الاتفاق بین العلماء لکن الحقیقۃ ان الاولیاء احیاء فی قبورھم ولھم من التصرفات
بعد موتھم اکثر مما کان فی حیاتہم کما ثبت فی قبر الامام البخاری ومعروف الکرخی

اولشیخ عبد القادر الجیلانی قدّس اللہ اسرارہم ان تربۃ قبورہم تریاق مجرب لکلّ
سقم وداء ویجوز للمومنین التوسل بالنبی صلّی اللہ علیہ وسلّم والصّحابۃ والاولیاء والصالحین
لکشف کربتہم وقضاء حاجاتہم ولاستسقاء مطر وغیرہ کما ثبت عن روایۃ البخاری
رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ انّ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اذا قحطوا استسقی بالعبّاس ابن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ فقال اللّٰہمّ انّا کنّا نتوسل الیک بنبیّنا فتسقینا وانّما نتوسل الیک بعم نبیّنا فاسقنا قال
انس رض فیسقون ولقد ثبت بالایات والاحادیث ان الارواح باقیۃ ولہا علم وشعور
بزوارہا وللارواح الکاملین مزید قرب ومکان عند حضرت الرحمٰن وللاولیاء کرامات
وتصرف فی الاکوان بعد مماتہم وہی لارواحہم والتصرف الحقیقی ہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ
فذالک من فیضان اللہ تعالیٰ الیہم لاقدرۃ لہم علیہ من قبل انفسہم وکلّ ما یظہر
للمتوسلین من قضاء حوائجہم فہو بفضل اللہ وکرمہ وکرامۃ لہم کما بسطہ الشیخ
المحدث المعروف فی الہند فی شرحہ للمشکوٰۃ الشریف وقد اشتہر ایضًا القول
بین المشائخ بانّ اذا تحیّرتم فی الامور فاستعینوا من اہل القبور لانہم فی حضرۃ
القدس محظوظون بمزید الزلفی والدرجات وقد نطقت لاٰیۃ الشریفۃ ولا
تحسبنّ الّذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون بما
اتٰہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم ان لاخوف
علیہم ولاہم یحزنون والاولیاء الّذین لم یقتلوا فی حرب الکفار ظاہرًا لکنّہم ماتوا
فی الحرب والجہاد مع النّفس والشیطان فہم احری فی ہذہ الفضیلۃ۔

جواب السوال الرابع ویسن للمسلمین والمسلمات اذا ساروا للحجّ من الدیار البعیدۃ
ان یتشرفوا ویستسعدوا بزیارۃ قبر نبیّنا سیّد المرسلین محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم
ومن حرم من ادراک ہٰذہ السّعادۃ اوترک عمدا زیارۃ قبرہ صلّی اللہ علیہ وسلم من غیر
عذر فہو فاسق وخائب متہاون فی الدّین واثم فی الشرع المبین وداخل فی ملامۃ

فقد جفانی کما ورد عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وحرم المدینۃ النبویۃ فی
الشرف والاحترام کحرم المکۃ المعظمۃ زادھما اللہ شرفا وتعظیما وتکریما فلا یقطع من شجرھا
لا رطب ولا یابس لکن الفرق ان مثل ھذا العمل فی حرم مکۃ یوجب الفدیۃ علی الجانی
ولا فدیۃ علی جانی حرم مدینۃ لکنھما فی الاثم والذنب ان لم یکن الصادر منھما اتفاقیا سوٓ
والاداب لازمۃ فی زیارۃ قبرہ المکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشروحۃ فی الکتب فراجعھا
وبقعۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرفۃ حتی علی العرش العظیم کما صرح بہ العلماء رحمھم اللہ
جواب السؤال الخامس واحیاء لیالی شہر ربیع الاول من اللیلۃ الاولی الی الثانیۃ عشر بقراءۃ
المولود الشریف وختم القرآن من عین المستحبات والمرغبات واطعام الطعام للمسلمین
من الاغنیاء والفقراء فی ھذا الشہر والتوسعۃ علیہم فی الماکل والمشارب لمن انعم
اللہ علیہ فضیلۃ ونذر السید الانام لیکون ثواب ذلک واصلا الیہ صلی اللہ علیہ و
سلم من السعادۃ والکرامۃ لامتہ ولا یفعل مثل ذلک الا من حبہ صلی اللہ علیہ وسلم مستول
فی قلبہ واطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابۃ والعلماء والاولیاء الصالحین والی
ارواح موتی المسلمین بنیۃ ایصال الثواب الیہم جائز وسائغ فی الشرع وکل ما یفعلہ
اھل المیت من ایصال ثواب قراءۃ القرآن واطعام الطعام وادعیۃ المغفرۃ والصدقات
والخیرات بنیتہم یصل الیہم ثواب ذلک بفضل اللہ وکرمہ ورحمتہ مع عدم التنقیص
من ثواب العامل وفضل اللہ واسع یجازی العامل والمعمول لہ علی السواء ومشروعیۃ
الولایم والوضائم ثابتۃ بالسنۃ فراجع الکتب المطولۃ ۱۲ جواب السؤال السادس
وکل من انقص نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم والانبیاء علیہم السلام
او عابہم او عاب نبینا بحیث اراد تذلیلہم بالاحتقار من نوع فی الذات او النسب او
فی فعلہم وعملہم او تقول علیہم بان خلق النبی وخلق الخلق والوثن او الصنم او
بھوت وچمار وشیطان ودجال عند اللہ فی منزلۃ واحدۃ یخلق کلا منہم کما یشاء

ولیس مراده بیان قدرة الله بل اراد من هذا القول القبیح جعل التسویة بین المذکورین
الاخبثین والانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام استخفافا بعلو شانهم من غیر نظر الی شرفهم
وفضیلة خلقهم واصطفائهم وکمالات منصبهم ودرجاتهم صلی الله علیه وعلیهم وسلم فاذا
ساویهم مع کونهم اشرف خلق مع من لیس الامن افجر مخلوقاته فلم یبق لهذا القائل الخبیث
رجاء وامل من دینه وایمانه کما دلت علیه الادلة الساطعة من الکتاب والسنة و
اجماع الامة فلیراجعها من شك فیها فهو ضال مضل مبتدع بین مثل هذه الکلمات
الخبیثة بین الناس فیستتاب ان ثبت علیه ذلك فان لم یتب فحال الرجال الکفرین
بل یخاف علیه تتاثر لساننا عاذنا الله والمسلمین من ذلك + جواب السؤال السابع
وطبع المصاحف والقرأن العظیم فی المطابع لاشك فی تحریمه لما فیه من تعریض القرأن
صریحا معرض الامتهان والاحتقار وقد امر المسلمون بان لایمسوه الا المطهرون
فکیف الامر اذا وضع کتاب الله المطبع بید الکفرین وهم یفعلون ما یفعلون حین
الطبع من احتقار وتذلیل وسوء ادب بکتاب الله جل جلاله وبعد الطبع ایضا
غایة احتقار اوراق القرأن مشاهدة کما هو المذکور فی السؤال فی قصة رجل اشتری
الاوراق المطبوعة من البقال حفاظة لعظمة القرأن والدین والایمان فیجب علی المسلمین
ان یسدوا ابواب طبع القرأن بالکلیة ولا یضلوا بمکائد الشیطان من خیالات النفع
فی الطبع لان اثم الطبع کما ذکر اکبر من نفعه فکن للدین حفیظا ومعظما ولا تجعل حقیرا
صاغرا ممتهنا محقرا کما تدین تدان ومد الرجل الی جانب فیه القرأن ممنوع بل محرم
شرعا فکیف بمثل هذا التذلیل صریحا جواب السؤال الثامن ما ورد وشاع من
السلف الی الخلف ان المسلمین عوامهم وخواصهم علمائهم وصلحاءهم قد تعارف
بینهم ان یقولوا فی اکثر الاحیان یارسول الله ویاحبیب الله فی قیامهم وقعودهم واذا
اخذتهم شدة ونقمة وداء ولا یریدون بهذا النداء کونه صلی الله علیه وسلم قادرا

بنفسه التفليس على الاشياء من غير فيضان له من الله سبحانه وتعالى كما يريد وبن تقولهم
یا الله المستعان ویعلمون انه سبحانه وتعالیٰ هو الاحد القادر الحق على جميع الاشياء ايجادا
وعدما وانما مرادهم بمثل هذا النداء ذکر الرسول وتذکره مع الاستمداد به صلی الله
علیه وسلم فی ان یتوجه الی ربه جل جلاله لکشف کربتهم وعسی الله سبحانه وتعالیٰ
الذی هو الکاشف الحقیقی یرحمهم ویکشف عنهم کربتهم بشفاعته ووسیلته
فاذا کان اعتقادهم کذلک فلا باس بندائهم المذکور ولیس ذلک بنداء الغائب
لانه صلی الله علیه وسلم حی فی قبره یبلغ الیه الصلوٰة والسلام من امته فلا منع من
تبلیغ مثل هذا النداء ایضا له لان قدرة الله واسعة وان قیل بمنعه فلا بد علیه
ان یمنع المسلمین باجرا اسم الرسول علی لسانهم وان یذکروه بذکرهما او یبین لهم
کیف او علی ای اسلوب یذکرونه ان منعوا بان یقولوا یا رسول الله وزعمه هذا
بان فی هذا النداء شرک مردود وعلیه ما رایت فی الکتب المعتبرة تعرضا لهذا النداء
الاستمدادی ومن تعرض لمثله فالحق ان فی قلبه مرضا وبغضا من سیدنا ورسولنا
وهادینا الذی بکرمه وجوده عرفنا الله سبحانه وتعالی ووحدانیته والوهیته
وشریعته فکل ذلک من فیض رسالته صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم فعلی المتعرض المذکور
ان یداوی مرضه بالنداء والتوجه والرجوع الیه صلی الله علیه وسلم بحسن اعتقاده حتی
یشفیه الله من سقمه المزمن المهلک وما سئلت عن قول اشتهر بین المشایخ والناس
وهو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله فلا منع فیه ایضا وان ما هو بمثل ما ورد ارشاده
للمتحیر فی الصحراء والبوادی ان یقول یا رجال الغیب اعینونی وفیه ایضا نداء الغائب
والمراد منه الاستمداد بهم فی الشدة واختلال الحال لانه توسل منه وتصرفاته رضی
الله عنه فی قبره وکراماته مشهورة فی الآفاق کالشمس فی نصف النهار وهو من
عباد الله الصالحین الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون حبهم تریاق فاروق وبغضهم

ثمّ قاتل جواب السؤال التاسع والنذر لنبيّنا صلّى الله عليه وسلم للصحابة رضى الله عنهم وللاولياء الصالحين رحمة الله عليهم اجمعين بان يقول الناذر ان شفى الله مريضى اوردّ الله علىّ غائبى اورزقنى الله ولدا وقضى لى حاجتى الفلانية علىّ ان اتصرف كذا على مصارف الحجرة النبويّة اوعلى ضريح الشيخ الفلانى فاذا حصل مراد الناذر بفضل الله وكرمه سبحانه وتعالى يجب عليه وفاء نذره على ماهو المتحقق فى الكتب الدينية ١٢　　هذا ماكتبت من الاجوبة لاسولتك التسعة من غير ايراد ادلة ومسايل فقهية نظرا للاختصار ولان العلماء يعرفون حقيقة الجواب بالنظر والتامل فيها والعوام لايحتاج المجيب الى ان يبين الادلة لهم ولمن له دراية وهداية فى الدّين فمطالعة كتاب تكميل الايمان للشيخ الاجل عبد الحق الدّهلوى رحمة الله كاف فى استحكام العقائد الشرعية الدينية فضلا من المراجعة الى المطولات والمبسوطات من كتب علم الدّين ففى هذه الاجوبة حققت الاحكام المرقومة فيها غاية التحقيق من التفاسير وكتب الاحاديث وكتب الأيمة المعتبرين فمن لم يتيسر له اليقين بها فليأخذها وليراجعها على كتب الدّين فما وجد فيها موافقا لها فليستمسك عليها والا فليردها لكن هذا مرجو معتبر من العالم صحيح الاعتقاد لا ممن فى قلبه زيغ وفساد وبغض وعناد من الانبيا والاولياء عافانا الله والمسلمين من هذا الداء والبلاء والحمد لله رب العالمين والصلوة والسّلام على سيد المرسلين محمّد واله واصحابه وعلى جميع الانبيا والمرسلين والملئكة المقرّبين بعدد قطرات الامطار واوراق الاشجار صباحا ومساءً الى يوم الدّين ۞

لقد كتب الاجوبة المصدرة واملاها خادم الطلبة القاضى حسين الكوفى عفى الله عنه وعن والديه امين يارب العالمين　　نعم السايل والمجيب　　الاجوبة المسطورة صحيحة

الاجوبة صحيحة كتبه خادم الطلبة القاضى شهاب الدّين المهرى عفى الله عنه امين

الحمد لله ماذكره موتا صحيح لاشك فيه كتبه خادم الطلاب غلام محى الدّين الصندكوستانى عفى عنه وعن والديه امين

ما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ خادم الطلاب قاضی محمود ابن قاضی شہاب الدین سنگمیسری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین ثم آمین

این مسایل صحیح ست کاتبہ سید یعقوب ۱۲

قد اصاب من اجاب بلا ریب وارتیاب کتبہ خادم الطلبہ سید وحید الدین القادری عفی عنہ

من اجاب فقد اصاب کتبہ خادم الطلبہ غلام قادر عفی عنہ

قد اصاب من اجاب بلا ریب وارتیاب کتبہ خادم الطلبہ غلام ضامن عفی عنہ ۱۲

ما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ افقر عباد اللہ الصمد السید احمد اللہ الرتنا گیری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

المجیب مصیب کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین آمین

بسم اللہ ایضاً

وما اعتادہ المسلمون من وضع ظفری ابہامہم علی عینیہم وتقبیلہما عند قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ عسی ان یکون لہ اثر صحیح فہو من المستحبات او المرغبات فیہ ولانہ معتضد بحکایۃ طویلۃ وہی ان ابانا نبی اللہ آدم علیہ السلام لما رای علی ابواب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سئل ربہ من ہذا الذی قرنت اسمہ باسمک فقال ہو رسولی وحبیبی من ولدک لولاہ لما خلقتک فقال ہل ارہ فقال ہو ختم المرسلین لا یکون وجودہ الا فی آخر الزمان فازداد شوقہ الی رؤیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بان ینظر الی ظفری ابہامیہ فیجعلوا لہ جملۃ صاحب المعجزات فنظر فلما رای جمالہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ظفری ابہامیہ واضعا لہما علی عینیہ وقال مستبشرا قرۃ عینی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ وقد صحت ہذہ الحکایۃ عند کثیر من العلماء وشاعت بین الناس ولیس للشرع علی ذلک انکار فصار العمل بہا من فضایل الاعمال وان قیل بما روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ انا قائدہ فی الجنۃ

فان صح الحدیث فالحکایۃ المذکورۃ معتضد ایضًا ویحمل عمل الناس علیہ ولا تغتر بمن یری خلافہ حتی یاتی بدلیل صحیح شرعی بخلافہ واللہ اعلم بالصواب هذا الجواب صحیح هو تعالیٰ اعلم بالحق والصواب محمد ابی بکر السندی عفی عنہ ۱۲

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ الذی ارسلہ بالھدی ودین الحق ؛ وبعد یہ عبارت مختصرہ ہندیہ نوشتہ ذیل خلاصہ ہے احکام دینیہ کا یعنے نو اسولہ واجوبہ کا جو صدر میں تصحیح علماء دینی سے مرقوم ہوئی اسکو حقتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سبب نفع عباد اللہ کرے آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حمد بعید خدای متعال کو شایان ہے کہ جسنے آفتاب دین محمدی کے انوار بیہ اجلال سے پیروان راہ شریعت کے دلونکو بنور ایمان منور کیا ہے اور اسکی نسیم گلشن عنایت نے تمام اہل ہدایت کا شمیم بشارت جنات نعیم وفردوس برین سے معطر کر رکھا ہے الحق اسکی بارگاہ افضال میں واسطے تابعان دین مبین کے خلعتین مغفرت کی موجود ہین اور لاشک اسکی نہانخانہ قہر و اجلال مین برائے منکران فضایل وشفاعت سید المرسلین درکات جحیم وعذاب الیم موعود ہین درود نامحدود اُس خلاصہ لبشر پر کہ تارک اقبال پر جسکے تاج شفاعت عظمیٰ کا درخشان ہے اور مقام محمود اسکے اقلیم رسالت کا ایوان ذی شان ہے اور وہی ہے باعث ایجاد خلقت ہژدہ ہزار عالم ومصدر شفاعت سایر عصات امم وہو سیدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد طالبان راہ دین ومسلمانان صادق الیقین کی ضمیر ہدایت پذیر پر پوشیدہ نہ ہے کہ اس زمان مفاسد نوامان مین بعضے منکران دینکے بہکانے سے کئی جہلا وعوام کی عقاید مین فساد عظیم پڑا ہے اور بسبب اغوائی قاطعان طریق صراط المستقیم اس دین متین مین ہر نوبت نیا فساد پیدا ہو رہا ہے اسلئے شہر مبئی کے بعضے اشخاص اہل اسلام چند سوال علمائے دین کی خدمت مین نگارش کرکے طالب جواب دینی ہوئے چند علمائے ذی اقتدار وفضلای نامدار نے عامۂ اہل اسلام کی ہدایت اور دین متین کی حمایت پر نظر کرکے اسکے جواب مین حکم کتاب کا ہر یک صورت مسئلہ مین نرقیم کرکے ان جوابونکو ساتھ

انکھین

انھین سوالون کے عامۂ علمائے مبئی کی خدمت مین گذرا یا بعضون نے فوراً جواب کو تصحیح کیا بعضون نے مطالعہ فرمانیکے بعد لسبب خسارہ بعضے امورات دنیوی دین کی نصرت وحمایت سے پہلو تہی کرکے بلا مہر تصحیح واپس دیدیا اس لئے انھین جوابونکو کرامت بنیان قدوۂ فضلای زمان ملک العلما مولینا ارتضا علیخان صاحب کی خدمت فیض موہبت مین کہ جو مدراس مین قاضی القضاۃ و مشہور آفاق ہین ارسال کرکے انکی نظر کرامت اثر تک پہنچایا بابت آپنے بکمال تحقیق ان جوابون کو بعد دریافت مہر تصحیح کرکے اور وہانکے علما کی تصحیح لیکے واپس بھجوایا فی الحقیقت آپکی ذات بابرکات نے جسطرح آیت قرآن شریف مین انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وارد ہی حمایت دین متین کی کی اور جسطرح چاہئے احکام شریعت کی داد دی اور علاوہ بران اجلہ علمای کرام حیدر آباد مولوی افندی سید ابراہیم صاحب بغدادی جو یہان چند روز سے تشریف لائے ہین انہون نے بھی اپنی مہر تصحیح سے مزین فرمایا حق تعالی سایہ علمای حقگو وحق بین کا مفارق اہل اسلام پر قایم رکھے اور حامیان دین متین کو اس دنیا و آخرت مین جزائے خیر بخشے وذلک ہو الفوز العظیم لیکن یہہ اسولہ و اجوبہ زبان عربی مین ہین اس لئے کئی دیندار ونکی حسب فرمایش نظر بنفع عوام الناس اس فقیر سراپا تقصیر قاضی حسین کوفی نے ترجما اسکا سلیس ہندی مین محاورکے مطابق کیا ہے اسولہ واجوبہ بتفصیل ذیل مرقوم ہین۔

پہلا سوال انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات پانے اور دفنانیکے بعد اپنی قبور مین بحیات حقیقی زندہ اور رحیات ہین یا نہین اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اپنی قبر شریف مین حیات ہین یا نہین کوئی امتی دور ونزدیک سے آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہی آپ سنتے ہین یا نہین اور دور والونکی سلام فرشتے تبلیغ کرتے اور آپ ردّ سلام کرتے ہین یا نہین اور جو ہماری نماز مین دراثنای قعود یعنے تشہد مین ندا ایہا النبی اور درود پڑھنے کا حکم وارد ماثور بلکہ مجمع علیہ ہے بعبارت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وارد ہی اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مین بحیات حقیقی زندہ نہون پس اسطور سے نماز مین واسطے آپکے ندا کرنا اور درود پڑھنا کیا فائدہ رکھتا ہی بلکہ یون بے محل حرکت کرنے سے نماز مین کھیل کھیلتے اور جھوٹھ

کہنے کا طور پیش آتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ٭ سوال دوسرا کیا فرماتے ہو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص ازل سے منصب شفاعت کا پایا ہی یا نہین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز بغیر استیذان اپنی گنہگاران اُمت کو شفاعت کرینگے یا سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح اذن جدید کے محتاج ہو رہینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھلانیمین پیشتر و پیش دست ہونگے یا نہین یعنے جب انبیا اپنی اپنی زلات کی شرمساری مین ہونگے تب آپ ان سب سے پہلے اپنی اُمت کو شفاعت کرینگے یا نہین ۔ سوال تیسرا ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہرہ باہر مین یا نہین جو تصرف آپکا حالت حیات مین تھا وہی قبر شریف مین اسیطور سے ہی یا نہین کرامتین آپکے اولیائے امت کی ہر سلسلے و طریقے مین اہل ارشاد سے خلفا تک ان سب کے جیتے جی اور مرنے کے بعد ظہور و نمود جنکا جاری ہی وے سب کرامات حق ہین یا نہین پیغمبر علیہ السلام کے بزرگی اور اجلال کی سبب سے کرامات انکا ظہور و وجود آپ کے صالحین امت مین پایا جاتا ہی یا نہین اولیائے صالحین اپنی اپنی قبرون مین بحیات حقیقی یا معنوی حیات ہین یا نہین وسیلہ ڈھونڈھنا پیغمبرونکا اور اولیا و صالحین کا اور مدد مانگنا اُن سے حق تعالیٰ کے جناب اقدس مین واسطے مشکل کشائی کے و حاجت روائی کے درست ہی یا نہین ٭ سوال چوتھا واجب ہی یا نہین سب مسلمانون پر کہ پیچھے یا آگے حج گذرانیکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مکرم کی زیارت کرین اور اس سعادت ابدیکے حاصل کرنے سے محروم نرہین کیا مدینہ منورہ نبویہ بزرگی اور حرمت مین حرم مکہ معظمہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کی ہمسر و برابر ہی یا نہین کوئی بغیر عذر کے زیارت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مکرم کی ترک کرے اور اس دولت و سعادت سے محروم ہو رہے اس پر حدیث شریف نبوی کی مضمون سے کہ فقد جفانی وارد ہی اس پر ملامت اور پھٹکار ثابت ہوتی ہی یا نہین اور اُسے بے درد و سست دین مین کہنا لازم ہی یا نہین سوال پانچوان سنت ہی یا نہین ربیع الاول کے مہینے مین جاگنا راتونکو مولود شریف کے پڑھنے پڑھانے مین یا اس مہینے مین کھانا پکاکے مسلمان اغنیا سب یعنے دنیادار و فقرا کو کھلانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر و فضیلت سمجھکے اس نیت سے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ

ثواب اُسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح تک واصل کرے وپہنچاوے اسیطورسے
صحابہ کرام وعلماء عظام واولیای صالحین کی فاتحہ کا کھانا پکا کے مسلمانون کو کھلا دینا اسی نیت سے
کہ ثواب اسکا انکی ارواح کو پہنچے درست ہی یا نہین جتنے اموات المسلمین والمسلمات کے
اہل وقبایل ہین اس نیت سے کہ ثواب اسکا انکی ارواحونکو پہنچے قرآن شریف پڑھا کرتے ہین اور
فاتحات کے کھانے کھلایا کرتے ہین اور مغفرت کی دعائین کیا کرتے ہین اور صدقہ وخیرات
دیا کرتے ہین چنانچہ انہین اعمال کا کرنیوالا یون کہتا ہی کہ الٰہی ثواب اسکا فلان بن فلان کی روح کو
پہنچا پس ثواب ان عملون کا ثواب انکی ارواحکو پہنچتا ہی یا نہین اور اموات کو اسسے نفع حاصل ہوتی
ہی یا نہین سوال چھٹا سوال اگر کسی نے نقص وعیب جوئی انبیا یا ہمارے نبی علیہ وعلیہم
الصلوٰۃ والسلام کی کی اور انکو نکما وعیب دار سمجھ کے حقارت دی اور یون کہا کہ نزدیک اللہ کے
پیدا کرنا نبی کا اور بت کا اور دیو بھوت چمار شیطان دجال کا برابر ویکسان ہی مراد کہنے والیکی
یہہ کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اشرف وبہترین مخلوقات ہین پیدایش وخلقت مین ان سب
پلید ونا پاک واخس موجودات کے برابر ہین نعوذ باللہ من ذلک پس جو انبیاء علیہم السلام کو کہ بہترین
مخلوقات ہین دیو بُت وغیرہ سے نسبت دے اور ان سب کے برابر ہمسر سمجھے وہ بے ایمان و
بیدین ہوتا ہی یا نہین کیا حکم ہی اس عقیدے والیکو کہ نیت اسکی انبیا علیہم السلام کو ذلیل وحقیر
وسبکسار کرنے پر اور انکی عزت وبزرگی بگاڑنے پر ہی چھوڑین یا توبہ پڑھاوین یا بغیر توبہ
پڑھا ئیکے قتل کرکے کتون کے آگے ڈالین کیونکہ ایسے کلمات بکنے سے اسکی مراد یہہ ہی کہ عالم کو گمراہ
کرے اور سب کے اعتقاد بگاڑے وباطل کرے تا کوئی انبیا علیہم السلام کی قدر ومنزلت نہ سمجھے
اور اُن سب سے بدگمان ہووے یہہ کام شیطان کا ہی جب وہ مردود کسی مسلمان کو ظاہر کفر وشرک مین
نہ ڈال سکتا ہی اسطور انکے عقیدے بدلانے سے اپنے ہاتھہ چلاتا ہی یعنے جب انھون نے یہہ سمجھ لیا کہ
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمارے جیسے بشر تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو خلق کیطرف پیغام پہنچا نیکا حکم
دیا اب وے موئے ہین اور پتھر کیطرح ناچیز ہوئے ہین جو اپنی حیات مین نبوت ورسالت کے سبب سے

بزرگی رکھتے تھے اب وہ بزرگی جاتی رہی اللہ قادر ہی ایسے اور انبیا او ر ہوچا ہے بت و شیطان
ودجال وغیرہ پیدا کرسکتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ایسی بری باتین کرنے سے بڑا وسیلہ شیطان کے
ہاتھ لگا ہی کہ اُسنے انبیا علیہم السلام کو سب کے دلون مین خوار و بیقدار کرے تا سب انکو ذلیل و حقیر
سمجھین شیطان کی مراد انسانون کو گمراہ کرنیکی ہی سو اس وسیلے سے حاصل ہوتی ہی پس شرو
فساد ایسے کہنے والیکا کہ مسلمان کے لباس مین ہوکے گمراہ ہوا ہی ہزار شیطان و کافر سے بدتر
ہی **سوال ساتوان** اب لوگون نے اختراع کیا ہی کہ قرآن شریف کا چھپوانا چھاپے خانون مین
حالانکہ چھاپے خانیکے چھاپنے والے اور کام کرنیوالے اکثر کافر بے دین ڈوبے ہوئے بنجاست و
غلاظت مین نوکر وپیش کار ہین اگر کوئی قرآنکے چھاپتے وقت حقارت و بے ادبی جو قرآن کے
اوراق سے ہوا کرتی ہی نظر کرے تو غیرت اسلام کی پاسداری عظمت قرآن شریف کی ان بے ادبیون
کے دیکھنے سے اس قدر ہوتی ہی کہ انکو اس کام سے مار کے منع کرین تا قرآن کی اس سرتک بے ادبی
نہو کسواسطے کہ اوراق چھپے ہوئے زمین پر پڑے ہوئے رہتے ہین اور بے ادبی سے اُسپر پانون
دیا کرتے ہین اگر انسے پوچھئے کہ یون قرآن کی چھپوا کے بے ادبی کیون کرتے ہو وے اسطرح
بولتے ہین کہ ہم دین کو نشر کرتے ہین اور خدا کے بندون پر آسان کرتے ہین کہ انکو چھپے ہوئے قرآن
تھوڑی قیمت سے میسر ہون اسمین مسلمانون کو نفع و فایدہ ہی اگر کہو کہ اس نفع سے اسمین بہت
بڑی گناہ ہی تب وے لاجواب ہوکے چپ رہتے ہین ہمنے ایک نیکبخت دیندار سے سنا ہی کہ اُسنے چھپے ہوئے
اوراق بقال کی دوکان مین دیکھے جب اوسنے غور کیا تو قرآن کے اوراق نظر آئے تب اوس نے
دوکاندار سے پوچھا کہ یہہ اوراق تیرے کسکام آوینگے اُسنے کہا کہ اِسمین اجناس کی پوڑیان باندھکے
خریدارون کو دیا کرتا ہون اس شخص نے کہا کہ یہہ قرآن کے اوراق ہین اسمین بے ادبی کیون
کرتا ہی تجھکو خدا کا خوف نہین ہی اسنے کہا مین مسلمان نہین ہون مجھے ملامت کیون کرتا ہی
مین نے فلانے فلانے مسلمان کے چھاپے خانے سے پوڑیان باندھنے کے واسطے بکاتے
لئے ہین تب اس نے کہا جو قیمت تو نے دی ہی مجھسے پھیر لے اور یہہ اوراق دے بقال نے کہا

اگر دی ہوئی قیمت سے زیادہ اور نفع دوگے تو مین دیتا ہون اس بدبخت نے دین کی پاس رکھکے اور
اس قیمت سے زیادہ دیکے وے اوراق لے لیئے اب وے اوراق اس شخصکے پاس موجود ہین پس ان باتون سے
معلوم ہوا کہ قرآن شریف چھاپنے کی بہت بڑی گناہ ہی اس چھاپنے سے بے ادبی وسبکساری قرآن
شریف کی نہایت درجے تک ہوتی ہی **سوال آٹھوان** اکثر مسلمانون کی یہہ عادت ہی کہ اٹھتے
یا بیٹھتے یا سوتے وقت یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اور کئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شیئاً للہ ذکر کیا کرتے ہین پس اسطرح کہنا یا پکارنا یا ذکر نا شرع مین جایز ہی یا نہین **سوال نوان**
مسلمانون مین یہہ معمول ہی کہ اکثر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا اولیای صالحین کی نذر و منت کیا کرتے
ہین اور یون کہتے ہین کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا دے یا میر اغایب سلامت آوے یا میری فلانی
حاجت برآوے تو مین واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر اتنا خرچ کرونگا یا فلانے شیخ کے مزار پر یا ربیع الاوّل
مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود پڑھاونگا پس ایسی نذرین و منتین کرنا شرع مین جایز ہی یا نہین
تتمہ اکثر عادت مسلمانون کی یہہ ہے کہ جب موذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا ہی سننے والے
اسی وقت اپنے انگوٹھے کے ناخن آنکھون پر رکھکر بعد چومتے ہین اس عمل کا کوئی اصل دین مین پایا جاتا
ہی یا نہین اب کئی لوگون کو اس عمل کے کرنے سے انکار پیدا ہوا ہی

عربی مین جواب مصدرہوئے اونکا ترجمہ

بوجہ ای سوال کرنیوالے
توفیق دے اللہ تعالی تجھکو اور ہمکو اور سب مسلمانون کو احکام و مسایل دینکے سمجھنے اور بوجھنے کی
تونے ہمسے نو سوال احکام دین کے کئے حقتعالی تجھکو جیتا رکھے اور شرع مبین کی فرمان برداری
کی قوت دے اور گردانے اُن لوگون سے جنکو نعمت ہدایت کی بخشی ہی اور نہ کرے اُس گروہ سے
جنپر غضب کر کے گمراہ کیا ہی آمین اللہ کے توفیق دینے سے تیرے نو سوالون کا جواب ہر یک سوال کا
علیحدہ جواب کمال تفحص اور تحقیقات سے چارون مذہب کی کتابون سے انتخاب کرکے لکھا ہی پس
چاہیئے ان جوابون پر اعتماد کرے اور جو اِن جوابون سے مخالف ہو کے برخلاف اسکے حکم کرے اسپر
بھروسا و اعتبار نہ کرے واللہ الہادی وکفی بہ حسیبا **پہلے سوال کا جواب** انبیا علیہم الصلوٰۃ

والسلام اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلم اپنی قبرون مین بہ حیات حقیقی زندہ وحیات ہین اس مین کچھ شک وشبہ نہین ہی جو کوئی اُمتی صلوٰۃ وسلام اپنر پڑھتا ہی اگرچہ پڑھنے والا اسکا بہت دور وبعید کی مسافت پر ہووے وہ صلوٰۃ وسلام آپکو پہنچتے ہین پر کوئی قبر مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر حاضر ہوکے صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہی تو آپ قبر شریف سے صلوٰۃ وسلام سُنا کرتے ہین اور اس حاضر کو اپنی قبر اشرف سے مِن حیث لایسمع الثقلین جواب دیا کرتے ہین پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حالت حیات مین تحیات کا پڑھنا ساتھہ جن الفاظ وکلمات کے واجب تھا آپ کے بعد رحلت بھی اس لئے کہ آپ اپنی قبر شریف مین حیات ہین تحیات کا پڑھنا اِسی صیغہ ماثورۂ اصلیہ پر مستحب او ثابت رہا ہی **دوسرے سوال کا جواب** قرآن کی آیتین اور احادیث نبویہ سے ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت امت کی باب مین ثابت ہے حق سبحانہ وتعالی نے آپکو مختص بعطیہ شفاعت کرکے روز ازل سے آپ سے وعدہ کیا ہی کہ جسقدر چاہین قیامت مین اپنی امت کے گنہگارون کو شفاعت کرین اللہ تعالی آپکو اس باب مین مختار مطلق کیا ہی اگرچہ اللہ تعالی سے واسطے شفاعت کے نیا حکم لینے کی حاجت نہین ہی مگر آن سرور قیامت کے روز محشر مین عرش معلّی کے پاس یعنے مقام محمود مین اس عطیہ عظمی کی شکر گذاری مین کہ اللہ تعالی نے آپکو بخشا ہی خالص براسم عبودیت جتانے کے لئے اپنا سر مُبارک سجدہ مین رکھکے اللہ تعالی سے واسطے اپنی امت کے اذن شفاعت کا چاہین تب اللہ کیطرف سے ندا ہوگی ارفع واسئل اشفع تشفع سل تعط جو ہمنے آپ سے وعدہ کیا ہی ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ وہ وعدہ آج پورا کرینگے اور جسطرح تو راضی ہو شفاعت مین ماذون ہی **تیسرے سوال کا جواب** ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات روشن تر و من الشمس اظہر ہین جو تصرف اللہ نے آپکی ذات مبارک کو حالت حیات مین بخشا ہی وہی تصرف آپکے بعد ممات بھی حشر تک قبر شریف مین ثابت وجاری ہی آپکے اولیای امت کی کرامات انکے حیات مین سلف وخلف سے مشاہدہ ومعاینہ ہین سوا ہے کے فیض وبرکت سے جاری او مشہور وحق ہین اولیاء صالحین قبور مین بحیات حقیقی یا معنوی زندہ ہین اگرچہ علمای دین اس قول مین مختلف ہین اما اصح یہہ ہے کہ اولیاء اپنی قبور مین بحیات معنوی زندہ ہین جو تصرف اپنی حیات مین رکھتے تھے وہی بعد ممات بھی اکثروں سے جاری ہی

چنانچہ

چنانچہ امام بخاری و معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم کی قبور سے ثابت ہو چکا ہی کہ مٹی انکی قبروں کی واسطے ہر درد کے تریاق مجرب ہے جایز ہی ہر مومن کو وسیلہ لینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصحاب و اولیاء صالحین کا مصیبت دفع ہونے اور قضا حاجت بر آنے اور برسات مانگنے کے واسطے چنانچہ روایت کی ہی امام بخاری رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب اپنی خلافت میں بسبب قحط سالی کے برسات مانگا تب آپ نے عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ کا وسیلہ لیکے دعا مانگی کہ ای بار خدایا جب ہم وسیلہ لے آتے تھے پاس تیرے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پانی دیا کرتا تھا اب وسیلہ لے آئے ہم طرف تیرے ہمارے نبی کے چچا کا پس تو پانی دے ہمکو یون کہتے ہین کہ اس توسل کی دعا کے بعد فی الفور افضال الٰہی سے بارش برسا تحقیق آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ ارواح باقی ہین اور انکو زوار کا شعور بھی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کاملون کی ارواح کو زیادہ قرب اور مکان ہی کرامات و تصرف جو اولیا کے حالت حیات مین تھے وہی بعد ممات بھی ثابت ہین پر اللہ متصرف حقیقی ہی یہہ تصرف اولیا کا اُنکے فیضان سے جاری ہی کوئی اہل ولایت اپنی ذات سے ان تصرفات پر قادر نہین ہی الا من فیضان اللہ تعالیٰ جو چیز وسیلہ لینے والیکو بسبب دعا کے ملتی ہی اور حصول مراد وغیرہ ہوتی ہی وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہی اور خاص اسی واحد لا شریک کے دینے سے ہی وسیلہ اولیا کا سبب پڑتا ہی حصول مرادات مین چنانچہ یہہ شیخ محدث رحمۃ اللہ جو معروف ہند مین ہین انھون نے اپنی شرح مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہی اور یہہ قول مشایخون مین بھی مشہور ہے اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ؛ اس لئے کہ اہل قبور اللہ جلشانہ کے حضور اقدس مین مزید درجات و مقامات سے محظوظ و مکرم ہین اسپر آیت شریفہ قرآنیہ ناطق ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۵ اگرچہ اولیا ظاہرا کافرون کے ساتھ حرب کرکے مقتول نہوئے لیکن تا عمر بھر اپنے نفس اور شیطان سے انکو جہاد اور حرب رہا ہی بنا بر اس آیت کے سیاق سے اگر حق تعالیٰ چاہے تو مجاہدونکی فضیلت مین انکا داخل ہونا متصور ہے ؛

چوتھے سوال کا جواب ان مسلمانوں پر جو حجکو جائینگے سنّت بلکہ قریب وجوب ہے کہ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرّف و مستسعد ہو رہیں کہ اگر کوئی اِس سعادت ابدی حاصل کرنے سے محروم ہو رہے ہے اور عمدًا بغیر عذر کے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر انور کی زیارت ترک کرے تو وہ فاسق و خائب و متہاون بدین و گنہگار شرع مبین ہی اسپر اس حدیث نبوی سے کہ فقد جفانی وارد ہی ملامت ثابت ہوتی ہی حرمین شریفین یعنے مدینہ منوّرہ و مکہ معظمہ زادہما اللہ تعالی شرفًا و تعظیمًا و تکریمًا بزرگی و حرمت میں بلاشک برابر ہیں مدینہ منورہ و مکہ معظّمہ کی حرم سے گیلا و سوکھا جھاڑ پات توڑنا اکھاڑنا منع ہی مگر اتنا فرق ہی اس عمل کرنے سے مکہ کے حرم میں فدیہ واجب ہوتا ہی اور مدینہ کے حرم مین فدیہ واجب نہین ہوتا ہی لیکن جھاڑ پیڑ اکھاڑنے والے ان دو مکانوں کے آثم اور گنہگار ہوتے ہین پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر مکرّم کی زیارت کے آداب لازمہ مشروحًا کتابوں میں لکھے ہوئے ہین شمہ اسکا جذب القلوب میں مرقوم ہی دیکھنے سے معلوم ہوگا علماء رحمہم اللہ نے بیان کیا ہی کہ آپکی قبر مکرّم کی جگہہ عرش اعظم پر شرافت رکھتی ہی **پانچوین سوال کا جواب** ربیع الاوّل مین بارہ راتین چاند سے بارھوین تک پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مولود پڑھانیمین خواہ عربی ہو یا ہندی کہ جس مین احوال ولادت و بعثت و وفات پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہوجگا نہایت مستحسن و مرغبات سے ہی اگر جسکو اللہ نے دولت و مال دیا ہوا سنے اِس ماہ مبارک مین اپنی ہمّت موافق مسلمان اغنیاء و فقراء کو کھانے کھلاکے فقیرون غریبون پر وسعت کرین اور اسکا ثواب جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روح پر فتوح پر بخشین اس عمل کے کرنیوالے اور اِس راہ مین جان و مال صرف و ایثار کرنیوالے وہی مؤمن ہین کہ جنکے دلون مین حبّ و دوستی پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کامل و غالب ہے۔ اَللّٰہُمَّ اُرْزُقْنَا حُبَّہٗ وَاتِّبَاعَہٗ اسی طرح اصحاب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم و خلفای راشدین و علمای و اولیاء صالحین و اموات المسلمین کی فاتحات کے کھانے کھلانا بہ نیّت ایصال ثواب لاروحہم جایز اور شرع مین درست ہی جو اہل میّت اپنے اموات کے واسطے قرآن پڑھاتے ہین اور کھانا کھلایا کرتے ہین اور صدقہ و خیرات دیا کرتے ہین اور دعائین مغفرت کی کیا کرتے اللہ سبحانہ وتعالی ثواب اسکا

اپنے فضل وکرم سے انکی ارواحکو پہنچاتا ہی اور کرنیوالیکو بھی ثواب پورا ملتا ہی فضل اللہ واسع عامل و معمول لہ کو ثواب برابر و پوری جزا ملتی ہی ومشروعیہ وسنیت ولایم وضایم یعنے شادی و میت کے کھانے کا حکم کتب مطولہ مین رجوع کرنے سے معلوم ہوگا۔ **چھٹے سوال کا جواب** اگرکسی نوع سے کوئی نقص وعیب جولی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا انبیا علیہم السلام سے کسی ایک کی کرے یا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل وحقیر تصور کرکے کسی صورت سے خواہ آپکی ذات یا نسب یا فعل یا عمل کی خفت وسبکساری وحقارت کرے یا یون کہے کہ نزدیک اللہ کے پیدا کرنا نبی کا اور وثن وصنم ودیو وشیطان ودجال وغیرہ کا برابر ویکسان بمنزل واحد ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جب چاہے پیدا کرسکتا ہی اس کہنے والیکا یہہ ارادہ ہی کہ اللہ کی قدرت بیان ہو بلکہ مراد اسکی اس اقول قبیحہ سے یہہ ہے کہ افجر واخس موجودات کو ساتھ اشرف وبہترین مخلوقات کے کہ انبیا علیہم السلام ہین برابر وہمسر کرے اور وے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ اللہ نے انکی علو شانکو شرافت وفضیلت وبرگزیدگی بخشی ہی اور ساتھ منصب شفاعت ومزید درجات کے ممتازی دی ہی ازروی استخفاف ذلیل وحقیر کرے تا رتبہ مین ان سب اخس موجودات کی برابر وہمسر ہوجاوین پس جس شخص نے یون کہا اور انبیا علیہم السلام کو کہ بہترین مخلوقات ہین ان خبائث موجودات کی برابر وہمسر سمجھا وہ لاشک بے دین وبے ایمان ہی اس بات کے دلایل اہل سنت وجماعت کے کتابون مین موجود ہین اگر کسیکو اس بات مین شک ہو وہ کتب دینیہ مین دیکھ لیوے جس سے ایسے اقوال خبیثہ صادر ہووین تو حاکم اسلام کو قتل اسکا واجب ہے واحتیاطاً اسے استتابہ کرین توبہ کرنے سے انکار کرے تو حال اسکا بطور کافرون کے ہی بلکہ زیادہ خوف اسکی تتاثر لسان کا ہی اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک :: **ساتوین سوال کا جواب** چھاپنا مصاحف وقرآن مجید وفرقان حمید کا چھاپ خانون مین حرام ہی اسلئے کہ چھاپے خانیمین قرآن کی بہت بیحرمتی وبے ادبی ہوتی ہی قرآن کو مس کرنا اور ہاتھ لگانا مسلمانونکو بیوضو درست نہین پھر کافرون کے ہاتھون سے اس نوع سے ذلیل وحقیر کرنا بغایت حرام ہے

اور جو سوال مین حکایت خریدنے اوراق وغیرہ کی لکھی ہے اگر فی الواقع ہو تو ثبوت بے ادبی و بیحرمتی مین کچھ شک نہ رہا اسواسطے سد باب چھاپنے کا کرنا مسلمانون پر لازم ہی اور قرآن کے چھاپنے کی گناہ اُسکے منافع سے جو عوام کے خیال مین تخیل ہی بس زیادہ ہی فکن للدّین حفیظا ومعظما ولا تجعلہ حقیرا صاغرا کما تدین تدان ؛ جسطرف قرآن شریف ہو اُس رُخ پانون پھیلانا ممنوع ہی بلکہ شرعًا حرام ہی **آٹھوین سوال کا جواب** عوام مین سلف سے خلف تک یون شایع و مروج ہی کہ اہل اسلام کیا خواص کیا عوام علماء و صلحا اکثر اوقات قیام و قعود یا شدّت ونگا و مرض مین یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اس پکارنے سے و ندا کرنے سے انکا ارادہ و اعتقاد یہہ نہین ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے نفس نفیس سے بغیر فیضان اللہ کے بندونکے حصول مقاصد و مراد پر قادر ہین جسطرح یا اللہ المستعان کے کہنے سے عقیدہ انکا اللہ کے جناب اقدس مین رہتا ہی یہہ بھی جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسب چیز پر کیا عدمًا کیا ایجادًا قادر ہی بلکہ ان لوگون کی مراد اس ندا کرنے سے یہہ ہی کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین اور آپکی ذات پاک سے مدد چاہین تا آپ توجہ فرما کے اُنکے کشف کروب کے واسطے اللہ کے جناب مین شفیع اور فریادرس ہون امید قوی ہی کہ وہ کاشف حقیقی اپنے حبیب کی شفاعت کے وسیلے سے اُنپر نظر رحمت کرکے بلائین و مصیبتین انکی دفع کرے پس جن لوگونکا یہہ اعتقاد ہی اُنپر ندا کرنے سے کیا باس و قباحت ہی یہہ ندا غایب کے واسطے نہین ہی اسلیے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی قبر مین بحیات حقیقی حیات ہین آپکی امت کے صلوٰۃ و سلام آپ پر عرض ہوا کرتی ہین پس ندا کرنے مین کیا منع ہی اسکا بھی تبلیغ ہو لانّ قدرۃ اللہ واسعۃ اگر کوئی اس ندا کرنے سے منع کرے پھر اسے لازم یہہ ہے کہ بیان کرے کہ یا رسول اللہ کی عوض کیا کہین اور کس اسلوب پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین یا آپکا ذکر و نام لینے کو بالکل چھوڑ دین ہم نے اس استمدادی ندا کرنے سے کتب معتبرہ مین کچھ تعرض و اعتراض نہین دیکھا جو اعتراض کرتا ہو الحق اُسکے دل مین ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سے شاید بغض و مرض ہی کہ جنکے طفیل و کرم و جود سے ہمنے اللہ سبحانہ و تعالی کی ذات اقدس کو

پہچانا اور اسکی وحدانیت والوہیت وشریعت سے ہم واقف ہورہے ہیہ سب فیض آپکی رسالت کا ہی
چاہیئے اس مرض کی دوا وعلاج رسول مقبول کو ندا کرنے سے اور توجہ لینے سے کمال خاکساری
کریں تا اللہ سبحانہ وتعالی اس مرض سے انکو شفا بخشے اس سوال مین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ
کا ذکر ہی یہہ بھی کسی نوع سے منع نہین ہی چنانچہ جنگل وصحرا مین متحیر ونکو یا رجال الغیب اعینونی
کہنا ارشاد ہوا ہی یہہ ندا غایب کے واسطے ہی لیکن مراد اس ندا کرنے سے شدت وملال
واختلال مین اُنسے استمداد مانگنا ہی تصرفات حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کے انکی
قبر مین معروف وجہان مین کالشمس فی نصف النہار مشہور ہین وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے
صالحین بندون مین داخل ہین جنکے شان مین اَلَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاہُمْ یَحْزَنُوْنَ وارد ہے
محبّت انکی تریاق فاروق ہی اور بغض انسے سم قاتل ہی **نوین سوال کا جواب** پیغمبر صلّی اللہ
علیہ وسلّم کی یا اصحاب رضی اللہ عنہم یا اولیائے صالحین رحمہم اللہ کی نذر ومنتین کرنا اس صورت
سے کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا بخشے یا میرا غایب حاضر ہو یا مجھکو فرزند نصیب کرے یا میری
فلانی حاجت برآوے تو مین نذر کرتا ہون کہ واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر یا فلان مشایخ کے
ضریح پر غلاف چڑھاونگا یا اتنا خرچ کرونگا یہہ کچھہ منع نہین ہی ایسی نذرین اور منتین کرنا شرعًا
جایز ودرست ہی جب ناذر کی مراد اللہ پوری کرے اپنے فضل وکرم سے تب اس شخص پر
واجب ہوا کہ فورًا وفائے نذر کرے علی ما ہو المتحقق فی الکتب الدینیہ ۔ ہمنے تمہارے نو سوالونکا
جواب مختصر لکھا ہی بخوف اطالت وملال ناظرین بیان دلایل ومسایل فقہیہ کے ایرادون کا
نہ کیا اہل علم خود حقیقت جواب شرعی کی نظر تامل وانصاف سے ان اجوبہ کو دیکھکے معلوم کرسکتے
ہین عوام کو دلایل بیان کرنے سے حاجت نہین جسکو اللہ نے ہدایت دی ہو اور علم دین
مین درک رکھتا ہو چاہیئے واسطے اسکے مطالعہ کرنا کتاب تکمیل الایمان کا جو مولٰنا شیخ عبد الحق
دہلوی رحمہ اللہ سے تصنیف ہی اور یہہ کتاب اوایل تعلیم مین لڑکونکو پڑھایا کرتے ہین
اور دیکھنا شرح عقاید کا جو امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ سے تالیف ہی اپنا عقاید درست کرنیکیلئے

بس کافی و مستحکم ہی مبسوطات و مطولات کی طرف مراجعت کرنا ضرور نہین یلین نے ان جوابون کو
تفاسیر و کتب احادیث و کتب ایمہ معتبرین سے بغایت تحقیق و تحقیقات سے لکھا ہی جسکو یقین
نہو ان کتب مرقومہ سے مقابلہ کرے جو جواب کتابکی موجب ہو اُسپر عمل کرے اور جو جواب کتاب کے
مخالف ہو رد کرے لیکن مجھکو یہہ بات عالم صحیح الاعتقاد سے مرجو و معتبر ہے جاہل اور اس شخص سے
کہ دل مین جسکے انبیا و اولیا سے بغض و فساد و عناد بھرا ہوا نسے جوابون کا رد کرنا یا اسپر حرف
رکھنا قبول و منظور نہین ہی تمّا فانا اللہ والمسلمین من ھذا الداء والبلاء والحمد للہ علی
السّراء والضّراء والصّلوۃ والسّلام علی سید الانبیاء وعلی آلہ واصحابہ مصابیح النور والضّیاء
وعلی جمیع المرسلین والانبیاء وعلی الملئکۃ المقرّبین والصلحاء والاتقیاء بعدد
قطرات المطر وذرۃ الاشیاء فی الصّباح والمسا آمین یارب العالمین ۵

یا اللہ یا ملہم بالصّواب جو عادت مسلمانون نے موذن کے اشہد انّ محمدا رسول اللہ کہنے پر
کیا ہی کہ اپنے ہاتھہ کے انگوٹھے اٹھا کر اُنکے ناخن آنکھون پر رکھتے ہین اور چومتے ہین شاید کہ حدیث
نبوی اگرچہ ضعیف ہو اسباب مین وارد ہو اور بہر صورت یہہ عمل مرغبات فیہ سے خالی نہین ہی اور اس عمل کو
حکایت وارده طویلہ اعتضاد و بازو کرتی ہی کہ ہمارے اصل باپ یعنے نبی اللہ آدم علیہ السلام نے جب
ابواب جنّت پر لکھا دیکھا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جناب کبریا جلشانہ مین عرض کیا کہ
یہہ کون شخص ہی کہ جنکا نام تو نے اپنے نام پاک کے ساتھ لکھا ہی ندا ہوئی کہ یہہ میرا خاص رسول و حبیب
تیرے اولاد سے ہی اگر یہہ نہوتا تو تجھے پیدا نہ کرتا یہہ سبب ظہور کائنات ہی آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ
شاید میرے دیکھنے مین آویگا اور مین اپنی حیاتی مین اسکو دیکھونگا حکم ہوا کہ وہ ختم المرسلین ہی آخر
زمان مین متولد ہوگا یہہ سنکر حضرت آدم علیہ السلام پر شوق نے غلبہ کیا اور اُس جمال جہان آرا کے
دیکھنے کا نہایت مشتاق ہوا اُسپر حکم ہوا کہ اپنے ابہام کے ناخنون کو دیکھ اسکا جمال باکمال نظر
آویگا آدم علیہ السلام دیکھتے ہی ان ناخنون کو چوم کے اپنے آنکھون پر رکھکر کمال خوشی سے کہا
قرۃ عینی یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ یعنے تو میرے آنکھون کی ٹھنڈک و خنکی اور بصارت ہے اور اکثر

علما کے پاس یہہ حکایت ثابت و خلق اللہ مین مشہور تر ہی اور شرع مین بھی کچھہ اسپر انکار نہین گویا فضایل
اعمال مین محسوب ہے اور جو حدیث بعضون نے روایت کی ہی کہ آنسرور صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے
فرمایا کہ جو اپنے انگوٹھونکو اپنے آنکھون پر موذن سے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنتے وقت رکھیگا مین
اسکا جنت مین لیجانے ہارا ہونگا اگر یہہ حدیث ثابت ہو تو حکایت مذکورہ کو کمال اعتضاد حاصل اور گویا
عمل ناس سابقًا و حالًا اسی حدیث پر جاری ہی اور جو کوئی اس عمل مشہور و معروف کے خلاف کہتا ہو
جب لگ اپنے قول پر دلیل صحیح و قوی برپا نہ کرے تب لگ اسکا منع بے سند ہی اور اسباب مین
مولوی مدرس امام مسجد جامع عالم حضرت معلم صاحب نے رسالہ عزلی تصنیف کیا ہی اسمین انھون نے
احادیث متعددہ اگرچہ ضعیف ہین جمع کئے ہین اور اس عمل کی سند حضرت نبی صاحب کے قول سے اور
حضرت صدیق اکبر خلیفہ مطہر افضل الصحابہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے ثابت کئے
ہین اگرچہ وہ روایات اسانید و صحت مین ضعف رکھتی ہین امّا انپر عمل کرنا برای تحصیل ثواب اخروی فضایل
اعمال سے سمجھکے شرع مین ممنوع نہین ہی واللہ اعلم بالصواب والحمد للہ الکریم الوہاب و صلی اللہ وسلم
علی السیدنا محمد و الہ و صحبہ خیر آل و اصحاب مادارت الافلاک و سبحت الاملاک و مطر السحاب ۱۲ اور اس رسالہ ہندیہ کی تاریخین
کسی نے چند ابیات کہے ہین امامین مادہ تاریخ ہی وہ یہہ بیت ہے اگر پوچھے مجھے از سال تالیف ہدایات اہل خیر اکی ہی تاریخ
این تمام مسایل صحیح و بیشک و شبہ اند کسی از این مسایل رو گرداند فاسق و خایب است الراجی الی اللہ محمد عبد اللہ پنجابی عفی اللہ
وعن والدیہ ازمولوی محمد ابوبکر ولد مولوی عبد الکریم مرحوم ساکن سندھ عفی عنہ و عن والدیہ آمین ثم آمین
ہذہ الاجوبۃ المسطورۃ صحیحۃ بلاریب کتبہ فقیر حقیر خادم پیر دستگیر سید عبد القادر قادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

استفتا (۴۴)

یہہ محضر نامہ علما و رئیسان اہل بمبئی کا رسالہ منجی المومنین و دفع البہتان وغیرہ وہابیون
کے اقوال باطل کرنے کیلیئے برجب تذکار سید شاہ ابو الحسن صاحب قادری بیجاپوری کے کہ جس مقدمے
مین شہر پونہ کے اہل سنت و جماعت اور بعضے وہابیون مین تکرار تھی اور مولویون کی پنچایت کے
انفصال پر مقدمہ معین ہوا تھا اور اس مقدمہ مین سرکار عدالت شعار سے حضرت مفتی شیخ علی صاحب

صدر عدالت بمبئی کے سر پنچ مقرر ہوئے تھے سب اہل سنت وجماعت کے اطلاع کے واسطے مقام معمورہ بمبئی میں جناب ناخدا احمد امین صاحب بہ دو گھے دام اقبالہ نے حسبتہ للہ تعالیٰ محمد حسین ابن محمد سلیم مرحوم کے مطبع محمدی میں چھپوایا ۱۲۸۳ ہجریہ مقدسہ میں علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ محمد وعلیٰ الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ؕ اما بعد جمیع کافہ مسلمین اور تابعان حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر ہووے کہ ان دنون مین ایک تازہ کتاب بنام منجی المومنین ودفع البہتان تالیف کی ہوئی بنام محمد حسین ساکن اجرا اور چھپی ہوئی شہر پونہ کی جس مین تمام تحریرات مولوی نور الہدی ساکن احمد نگر کی ہے سید شاہ ابو الحسن صاحب قادری بیجاپوری نے پونہ سے بمبئی مین لائے اور یہان کے تمام علما اور طلبا ؤن کی نظر مطالعہ وملاحظہ سے گذرانے اور ایک محضر نامہ لکھواکر اسکے ساتھ سبھون کے حضور مین بھیجے اور بحکم قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ تمام علماؤن سے حق وباطل کی تمیز کرنے کے واسطے مہر ودستخط چاہے ہر چند اس فرقہ وہابیہ معتزلہ کا علمائے دہلی وکلکتہ ومدراس نے بالکل استیصال اور رد کر دیا ہے اور حرمین الشریفین سے بھی اس فرقے کے پانچ مولویون کو اخراج کیا ہے اور سب علماؤن اور چارون مذہب کے مفتیون نے وہان انصاف کر کے حرمین شریفین سے انکی جڑا کھیڑ ڈالی ہے لیکن کہین کہین اس ملک مین انکی جڑ ڈالیان باقی رہگئین سو مسلمانون مین فتنہ وفساد کا باعث ہوتا ہے اصل مین وہابی فرقہ عبد الوہاب نجدی کی طرف نسبت رکھتا ہے اسنے یہہ مذہب نکالا ہے بعضے اسکو شیعہ اور بعضے یہودی کہتے ہین لیکن وہ شاذلیہ طریق کا مشایخ اور اپنے آبا واجداد کی شہرت کے سبب سے مشہور تھا کچھہ باتین مذہب خوارج وشیعہ سے لیکر اہل سنت وجماعت کے مذہب کے عقاید واصول مین ملاکر قرآن شریف اور حدیث شریف مین بعضے مسایل چنکر معنی مین اختلاف کر کے ایک نیا مذہب بناکر نام اس کا مذہب محمدی رکھا اور رسالہ توحید واحکام اس باب مین تالیف کیا چنانچہ تقویۃ الایمان مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی اسی کتاب کا گویا ترجمہ وشرح ہے الغرض تحریفات

اور تصدیقات ہمارے اہل سنت و جماعت کے تفسیر و حدیث و فقہ و عقاید کی کتابوں کی
عبارت میں اس فرقے کے لوگوں نے بہت کی ہی بعضوں نے لفظوں کو اور بعضوں نے معنی کو
پھیرا ہی چنانچہ اس کا خلاصہ کتاب تصحیح المسایل اور بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ میں
جو دہلی میں چھپی ہیں بخوبی موجود ہیں حق سبحانہ و تعالی سے امید قوی ہی کہ اپنے حبیب رسول علیہ
الصلوۃ والسلام کے طفیل سے اس امت مرحومہ کو ان نائبان دجال کے فتنے سے بچاوے
ہر ایک مسلمان اہل سنت و جماعت کو لازم ہی کہ اس محضر نامے کو اور تمام کتابوں کی عبارت جو معہ ترجمہ
اسمیں لکھی گئی ہی بخوبی پڑھے اور دوسرے بھائیوں کو سناوے اور سمجھاوے تا انکے فریب سے ہشیار
ہو جاویں آمین یا رب العالمین ۵

هو العليم الخبير حامداً و مصلياً و مسلماً

قوله تعالى وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان الحمد لله
رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه واتباعه
اجمعين ۵ یہہ تذکرہ ہی صریح اور بیان ہی صحیح اس باب میں کہ ۱۲۷۱ ہجریہ مقدسہ میں سید
طاہر علی صاحب ساکن احمدنگر یہان معمورۂ بمبئی میں آکر یون علمائے دیندار کے حضور میں ظاہر کئے کہ
مولوی نور الہدی وما اهل به لغير الله کی تفسیر میں یون کہتا ہی کہ بزرگون کی نیاز کا جانور
حرام ہی اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو اور مولانا خلیل الرحمن سلمہ اللہ تعالی کے رسالے کو غلط کہتا ہے
تب یہان کے علمای دیندار نے ایک مسئلہ لکھا اور جو حق تھا سو اس میں ظاہر کر دیا جب وہ مسئلہ
احمدنگر کو گیا تو یہہ مولوی وہان سے نکلکر پونہ میں آیا اور کتاب منجی المومنین اور دفع البہتان
کی تحریر کی وہ کتاب یہان کے علماؤن کی نظر سے گذری صاف معلوم ہوا کہ اس کا بنانے والا
وہابی مذہب کا ہی چنانچہ اس کتاب کے ۳ صفحے میں لکھا ہی اور جامع اس کا ظاہر کرتا ہی کہ میرے
استاد مولوی مذکور کی تحریر سے ثابت ہوا کہ اصل اس فساد بیجا کی مسئلہ ما اهل به
لغير الله ونذر لغير الله وزیارت قبور وغیرہ کا بیان ہی سو اس عاصی نے حضرت
ممدوح سے اُن مسایل کو لیکر اسمیں شامل کیا انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ وہ کتاب مولوی مذکور کی

تحریرات ہی اس کا مضمون وہابیہ فرقے کی کتابون کے موافق اور اہل سنت وجماعت کی
کتابون سے مخالف ہی اور جو اہل سنت وجماعت کی کتابون سے نقل کیا ہی اسکی عبارت
مین تحریف اور چوری اور غلطی بہت ہی چنانچہ منہج المومنین کے دوسرے ذخیرے میں صفحے میں
شیخ عبدالحق دہلوی رح کی شرح مشکوٰۃ عربی کی عبارت لکھی ہے اما الاستمداد باہل
القبور فی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم والانبیاء علیہم السلام فقد انکرہ کثیر
من الفقہاء وقالوا لیس الزیارۃ الا للدعاء للموتی والاستغفار لہم و
ایصال النفع الیہم بالدعاء وتلاوۃ القرآن انتہی یہان مولف منہج المومنین نے
عبدالوہاب نجدی کا طریقہ اختیار کیا اور مائۃ مسایل واربعین مسایل کے جیسے بزرگون
کی عبارت مین تسریق وتحریف کی اور اہل سنت وجماعت کی معتبر کتاب کا نام فقط
لوگون کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی اور شیخ کی عبارت اسکے ساتھ کی یہہ ہے جو مولف
نے کہا گیا واثبتہ المشایخ الصوفیہ قدس اللہ اسرارہم وبعض الفقہاء انتہی
اور شرح مشکوٰۃ کے باب اسرا مین شیخ رح نے لکھا ہی اما الاستمداد باہل القبور
فقد انکرہ بعض الفقہاء الخ اور اس مقام مین استمداد قبور صالحین کو ثابت کیا
اور آخر مین یون فرمایا انما اطنبنا الکلام فی ہذا المقام مرغما لانف المنکرین یعنے
استمداد قبور کے منکر کی ناک توڑنیکو اس مقام مین ہمنے طول کلام کیا ہی معلوم ہوا کہ
منہج المومنین کا مولف پکا وہابی ہی اور ہمارے علمای اہل سنت وجماعت پر عبث جھوٹی
تہمت اور بہتان باندھتا ہی چنانچہ دفع البہتان کے ۲۷ صفحے مین لکھا ہی کہ انا
خلیل الرحمن اور مولوی فضل رسول نے مولانا عبدالعزیز کی تفسیر وما اہل بہ لغیر اللہ
کو اور مائۃ مسایل واربعین مسایل کورد کیا تو علمای دیندار مین خفیف ہوکر اپنی
قابلیت کو بٹا لگالیا انتہی یہہ بھی غلط اور بہتان صریح ہی انکی قابلیت سبکو ظاہر ہے
سیکڑون وہابی ہندوستان مین انکی تصانیف دیکھ کر اپنے بدمذہب سے توبہ کرگئے

اور اہل سنت وجماعت وہابیون کے فریب سے ہشیار ہو گئے فصل تیسری منحی المومنین کے صفحے ۱ مین لکھا ہی اس فصل مین وے مسایل ہین جو ہم مین اور انمین مختلف ہین سایل کے سوال پر بدعت پسندونکا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد ہی انتہی یہان سے صاف لپٹنے وہابی پنے کا اقرار کرتا ہی دیندار علماؤن کو بدعت پسند اور خود کو بدعت شکن لکھا اور مختلف ہونا مسایل کا ہم مین اور انمین ثابت کر دیا چنانچہ صدقہ بعد میت و فاتحہ چہلم و برسی و تلاوت قرآن قبر کے نزدیک اور اولیا و صلحا سے مدد کا پہنچنا وہابیون کے نزدیک منع و بدعت ہی اور ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک جایز و مستحسن ہی جزو عم کی تفسیر عزیزیہ کے ۵۵ صفحے مین لکھا ہی جس کا خلاصہ یہہ ہے اور جو دفن کرنے مین اجزا بدن کے اس لپنے مقام پر سبکے سب اپنے حال پر برقرار ہو جاتے ہین تو روح کا علاقہ بدن سے از راہ نظر عنایت کے بحال رہتا ہی اور زیارت کرنے والون اور دوستون اور فایدہ لینے والون کی طرف توجہ روح کی آسانی سے ہوتی ہی اور آثار اس عالم کے جیسے صدقہ اور فاتحہ اور تلاوت قرآن مجید کی جو اس مقام پر کہ اسکے بدنکا مدفن ہی واقع ہوتی ہی تو آسانی سے فایدہ بخشتی ہی اور اسی واسطے اُن اولیاء اللہ اور صلحای مومنین سے کہ دفن کئے گئے ہین نفع اور فایدہ لینا جاری ہی اور مدد اور فایدہ بھی اُنسے منصور ہے اور اسی تفسیر عزیزیہ کے والقمر اذا اتسق کے تحت مین ۱۶۸ صفحے پر لکھا ہی اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہی اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان کرتے ہین کہ گویا ابھی ہم جیتے ہین اسیواسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہے کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی کہ دعونی اصلّی یعنے چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریاد پہنچنے والے کا رکھتا ہی اور صدقے اور دعائین اور فاتحہ اُس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک سال تک علی الخصوص ایک چلّے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی

کرتے ہین اور بعضے خاص اولیاء اللہ جنکو اللہ تعالی اسنے محض اپنے بندونکی ہدایت اور ارشاد
کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ
ہونے سے اُنکے استغراق مین کمال وسعت مدارک کے سبب سے کچھہ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ
استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہین کرتا اور اُویسی لوگ باطنی کمالون کو
انہین سے حاصل کرتے ہین اور حاجت مند اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب
اُن سے پوچھتے ہین اور اسکے کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور انکا حال اسوقت مین
اس مصرع کے مضمون پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن انتہی
اور منحی المؤمنین کی فصل تیسری کے ۶۱ صفحے سے ۱۵۲ صفحے تک نذر نیاز فاتحہ درود شریف و
بدعت اور تفسیر مااھل بہ لغیر اللہ کا بیان ہی اور اس جانور کو حرام کرنے مین عمدہ دلیل
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رح کی تفسیر سے نقل کی ہی سو اس تفسیر عزیزیہ کے مصنّف نے
اپنے لکھے سے رجوع فرمایا ہی مگر پہلے کلکتے مین چھپنے وقت وہ عبارت ویسی ہی ان لوگون
نے قایم رکھی چنانچہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ کے صفحے ۱۶۵ مین لکھا ہی ہنگام شیوع
تفسیر عزیزیہ کہ بینندگان بر غلطی این مقام مطلع کردیدہ صاحب تفسیر را بتقریر و تحریر تکلیف دادند
تا دیر باز آن مکاتبہ و مکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر حید نوبت بہ تحریر پرداختہ
انچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود و این امر را منقصت آن بزرگوار تصوّر
نباید کرد بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت ست عصمت از خطا خاصۂ انبیا و مذموم اصرار بر
خطا است انتہی معلوم ہوا کہ اپنی سہو و خطا پر اقرار کرنا اور اس سے باز آنا کمال دینداری و انسانیت
ہی اور اپنی خطا پر ضد و اصرار کرنا اور عار کو نار سے مرجح سمجھنا جہالت و کفر ہے نعوذ باللہ منہا
منحی المؤمنین کا مؤلف کبر و نفسانیت سے خود کو سب سے دیندار زیادہ سمجھتا ہی اور سب سنت وجماعت
کو بدعتی بولتا ہی اگر اپنے عیب پر نظر کرے تو کبھی دوسرے مسلمانون کی عیب جینی و بدگوئی نکرے
خدا ہمکو اور سب مسلمانون کو اور اسکو ہدایت دیوے کیونکہ جو مسلمان کو کافر بے ایمان کہے تو وہ کفر اسکی

طرف عود کرتا ہی اگر مسلمان مین ۹۹ جز کفر کے اور ایک جز ایمان کا ہو تو اسکو بھی کافر کہنا
منع ہی دفع البہتان کے ۴ اور ۵ صفحے مین لکھا ہی کہ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مین جو مولوی مکہ معظمہ سے نکالے گئے
انکو ذلت دیکے اور وہان سے نکلوائے کی تین برس سے مشہور تین ہو رہین بعضے چند حبشیون کینہ ور دلون
نے ثواب جانکر صدہا ریال خرچ کئے اور ان مظلوم ناکردہ گناہون پر تہمت لگائے تب بے تحقیق و
بے دریافت نکلوائے گئے انتہی یہہ احوال تو سبکو معلوم اور مکہ معظمہ کا محضر اظہار الحق مین موجود ہے
ان پانچون وہابی مولویون پر جو ہندوستان کے وہابیون کے استاد و مرشد تھے چارون
مذہب کے مفتیون کے فتویٰ سے قصور ثابت ہوا یعنے روضہ شریف کے مقابل مدینہ منورہ مین دست بستہ
کھڑے رہنے کو بدعت کہا اور وہابیون کے مسئلے وہان ظاہر کئے اور مولوی اسمٰعیل و مولوی اسحاق
کی کتابون کا درس شروع کیا اسی لئے اپنی سزا کو پہنچے اور یہہ مولف دفع البہتان کا اور منحج المومنین کا
پورا وہابی ہی کہ اپنے استادون کی یہان تک رعایت اور ہم مذہبی کی پاسداری کیا کہ جو مکہ معظمہ کے
علماؤن کو ظالم اور راشی کہا ہم سب اہل سنت وجماعت کا وہی مذہب ہی جو آج مکہ معظمہ مین
قایم دایم ہی اور ان وہابیون کا مذہب وہ ہی جو مکہ سے مردود اور شفاعت سے محروم ہوئے ہین ہرچند
وہابیون کی کتابین تقویۃ الایمان صراط المستقیم ہدایۃ المسلمین مایۃ مسایل اربعین مسایل حق الیقین
فیض عام رد الکاذبین تفہیم المسایل دیکھنے مین آئین اور انکے رد ئے کے لئے قریب اسی نسخے
تازہ تالیف علمائی دیندار کے بھی اعلان کلمہ الحق کے واسطے مطبوع و مشہور ہوئے ہین لیکن یہہ منحج المومنین
کا مصنف عبد الوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل کے طریقہ باطلہ کو نئے سر سے زندہ کرتا ہی اور فتنے کی
بجھی ہوئی آتش کو پھر دہکاتا ہی خدا سب مسلمانون کو اسکے فریب سے بچاوے اب یہان اصل تین مسئلے
کہ جنپر اس کتاب منحج المومنین کی بنا ہی موافق مذہب اہل سنت وجماعت کے بیان کئے جاتے ہین۔

پہلا مسئلہ تفسیر ما اھل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح علی اسم غیر اللہ یعنے جو جانور کہ غیر خدا
کا نام اسپر ذبح کے وقت لیا جاوے سو حرام ہی یعنے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہے اور بت
یا ولی کا نام لیوے اور جب جیتے حیات مین کسی ولی کے نام سے مشہور کیا تو وہابیون کے نزدیک بسم اللہ کی

تاثیر نہین ہوتی اور تفسیر احمدی مین صریح بیان ہی ومن ھھنا علم ان البقرة المنذورة للاولیاء
کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیہا وقت الذبح وانکانوا ینذرونہا
لہم انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائے یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور اونکے نام
سے مشہور ہوا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام اسپر
نہین لیا گیا اگرچہ اس غیر خدا کے واسطے حین حیات مین نذر کئے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ
کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی اور ہدایہ وغیرہ مین تفصیل موجود ہی **دوسرا مسئلہ** نذر
لغیر اللہ کا یعنے نیاز اور ہدیہ اولیاؤن کی ارواح کے واسطے ثواب پہنچانے کے لئے ہی سو وہ حلال
ہی چنانچہ کسی ولی کی نیاز کا کھانا میت کی فاتحہ کا کھانا یہہ سب حلال ہی یا نذر لغیر اللہ کے
یہہ معنا ہین کہ اگر کسی نے کہا فلانا مطلب میرا بر آوے تو حضرت پیر کی نیاز دو من کھانا پکاؤنگا
اور فقیرون کو کھلاونگا جب اس کا مطلب بر آوے تو دو من کھانا پکا کر فقیرون کو کھلا دے
اور اس کا ثواب حضرت پیر کی روح پاک کو بخشے یہہ بھی جایز ہی یا کسی ولی کی نذر کچھ روپیہ
کی شیرنی لایا فاتحہ پڑھا اور لوگون کو تقسیم کر دیا سو بھی درست ہی چنانچہ درمختار و تحفہ
ابن حجر مکی اور فتح المعین وغیرہ مین تفصیل ہی **تیسرا مسئلہ** زیارت قبور کا زیارت قبور کی
کرنا سنت ہی پہلے ابتدای اسلام مین آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے منع فرمایا تھا تا لوگ تازہ
اسلام والے پرستش قبور مین گرفتار نہ ہون جب اسلام دلون مین مضبوط ہو گیا آپنے اجازت دی
اور انبیا و اولیا و صالحین کی قبرون سے مدد مانگنا اور اُن سے فیض باطنی حاصل کرنا جایز ہی
اور اونکی ارواح کو وسیلہ کرکے اللہ سے اپنی حاجت دینی و دنیوی طلب کرنا بھی درست ہی
چنانچہ مشارق الانوار اور تفسیر عزیزیہ و جذب القلوب وغیرہ مین مذکور ہی جو حق بات اہل سنت و
جماعت کے عمل و اعتقاد کی ہی سو ظاہر ہو گئی جو اُس کو مانے اور اسپر عمل کرے سو سنی اہل فلاح ہی
اور جو نمانے اور اوسکے خلاف کہے اور لکھے سو وہابی ہی اور بدعتی اور منجی المومنین کا موٴلف
بیشک وہابی ہی اب اہل سنت و جماعت والون نے اپنے اس دین کے احکام کو خوب یاد رکھنا

اور کبھی کسی وہابی کے کہنے سننے پر خیال نہ کرنا بلکہ انھوں سے جتنا اجتناب و احتراز ہو سکے اتنا کرنا اور مخالطہ نکرنا اعاذنا اللہ من المخالطۃ معہم والمیل الیہم والالتفات بہم والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بعدد کل معلوم لہ الی یوم الدین اب جو اہل سنت وجماعت کے عالم مشائخ طالب العلم اور صالحین مومنین اس کیفیت و مسایل سے واقف اور منجی المومنین و دفع البہتان کی برائیوں پر مطلع ہووین تو اپنے مہر و دستخط سے اس کاغذ کو مزین فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہووین جزاہم اللہ تعالی فی الدارین بحرمۃ سید الخافقین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار الی یوم القرار۔ المستدل کو فقیر حقیر سید شاہ ابوالحسن باشیبان القادری عفی عنہ (مہر: شاہ ابوالحسن باشیبان)

فقیر عباس علی قادری الحیدروسی (مہر: سید عباس علی الحیدروسی) احقر العباد خادم المشایخین صدر نشین

السید حسام الدین الرفاعی الموسوی (مہر: الرفاعی سید حسام الدین) الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ و السلام علی اشرف المرسلین سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالی لیصرف شرہم عنہ حل وان قصد الذبح لہم حرم قال الرافعی مستدرکا ضابطا اعلم ان الذبح للمعبود و باسمہ نازل منزلۃ السجود لہ وکل واحد منہما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ لکن سجد لغیرہ سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لا علی ھذا الوجہ کما اذا ذبح لوفق غیرہ اولرضا وللکعبۃ تعظیما لانہا بیت اللہ او للرسول لانہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السلطان لانہ استبشار لقدومہ نازلۃ منزلۃ العقیقۃ لولادۃ الولد وعلی ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمد واراد الذبح لبسم اللہ والتبرک باسم محمد ینبغی ان لا یحرم ھذا کلام الرافعی وصوبہ النووی انتہی ما فی الانوار۔ وقد ورد فی الاخبار والآثار ترغیب فی زیارۃ الصالحین احیاء وامواتا وفضلہا عظیم والدعاء فی مجالسہم وعند قبورہم مستجاب

والرحمة تنزل عليهم ونعم الحاضر والزوار وهذه المخصوص لمحب الزاير وورد فی
ذلك ادلة واضحة ونقلت عنهم فی اجابة الدعاء وقضاء الحاجات وتفريج الهموم
بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالهامية ودرك الامور الغيبية بالفتح
على الزاير بسببهم حکايات صالحة وروايات راجحة وذلك بقدر الصدق وقوة
العقيدة وروى واشتهر عن فقيه الكبير محمد بن حسين البجلی اليمنی رحمه الله
انه رای النبی صلی الله عليه وسلم فی منامه فقال له يا رسول الله ای الاعمال
افضل فقال له وقوفك بين يدی ولی الله تعالی كحلبة شاة اوكشی بيضة
افضل من ان تعبد الله حتی تنقطع اربا اربا فقال قلت يا رسول الله حيا
كان او ميتا فقال حيا كان او ميتا فينبغی لكل عاقل ان يتبرك الزيارة خصوصا
اذا خاف محذورا او اهمه امر يستغيث بهم فی قضاء حاجته وكفاية همه يقال
اذا تحيرتم فی الامور فاستعينوا باهل القبور فقد رغب اهل العلم فی التصدق
على الاموات والدعاء لهم فی ساير الاوقات واهداء الثواب اليهم فيما يريد
من اعمال البر المثوبة فقد دلت الاخبار الصريحة على نفع الاموات بذلك ووصول
الثواب اليهم ورفع درجاتهم ودخول المسرة عليهم اعنی بهدية الاحياء الى
الاموات فان الروح بعد الموت حياته باقية لا تفنی وهی منعمة او معذبة
ذاهبة الى حيث يشاء الله قاله اهل التحقيق فهذا اعتقاد اهل السنة
والجماعة فمن رغب عن هذا الاعتقاد فليس من اهل السنة والجماعة وقال رسول
الله صلی الله عليه وسلم ان الله لا يجمع امتی او قال امة محمد على ضلالة ويد الله
على الجماعة ومن شذ شذ فی النار ۱۲ كتبه خادم الطلبة الراجی الى رحمة ربه الاكبر عبد القادر
بن عبد الرحيم الجيتيكلی عفی الله عنه وعن والديه وعن استاذه وعن ساير المسلمين
آمين يا رب العالمين　　مذہب اہل سنت وجماعت برحق ہے وطریقہ

وہابیان باطل است کتبہ سید امیر شاہ بن سید باوا میاں قادری ساکن کچھ بندر مانڈوی ؛

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد مخفی نماند آنچہ درین محضر تحریر است اثبات حق است وجملہ افعال واقوال فرقۂ وہابیہ اضلال است وپیروی این طریقہ مردود است وکتبہای ایشان مثلاً منجی المومنین ودفع البہتان وصراط المستقیم وتقویۃ الایمان وغیرہا بر ضلالت ودلالت میکنند وخلاف سنت وجماعت اند واز کتب سنیہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن جواز است وتوجیہات آن در کتاب احقاق الحق کما حقہ تصریح نمودہ است

کتبہ فقیر الحقیر سید علی المہدلی القادری عفی عنہ آمین

(الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید علی بن سید عبد القادر الحسینی القادری)

الحمد للہ عز شانہ مذہب اہل السنۃ والجماعۃ حق واقتداء طریق الوہابیۃ النجدیۃ باطل کتبہ خادم الطلاب القاضی یوسف ابن القاضی محمد عفی اللہ عنہما آمین

آنچہ در صدر از روایات منقولہ مخالف از رسالۂ متمسکہ او مسمّیٰ منجی المومنین وغیرہ نقل نمودہ شدہ ودر رد آن آنچہ از کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مرقوم گشتہ ہمہ را مقابلہ با ملاحظت نمودہ نوشتہ شد کتبہ فقیر حقیر سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المومنین آمین یا رب العالمین ؁ ہنگام ارقام بنظر رسید کہ در صفحۂ ۸۲ فصل سیوم منجی المومنین عبارت در مختار نوشتہ ودران خیانت فاحش کردہ یعنی نیاز اولیا را کہ برای ایصال ثواب میکنند نذر لغیر اللہ قرار دادہ تا لفظ حرام نوشتہ ولفظ باطل وحرف واو را انداختہ ونیز الفاظ ما بعد حرام را کہ بر جواز نیاز اولیا دلالت دارد آنرا حذف کرد وہمچنین در نقل عبارت طحطاوی خیانت وحق پوشی نمودہ چنانچہ در کتاب در مختار وطحطاوی صفحہ ۵۵ ط نگاہ کردہ شد عبارتش چنین بنظر رسید کہ باطل وحرام مالم یقصد صرفہا لفقراء الانام ودر طحطاوی تحت لفظ باطل وحرام نوشتہ الا ان یقول الخ وفی الطحطاوی الا ان یقول یا اللہ انی نذرت لک ان شفیت مریضی او رددت غایبی او قضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ

او الفقراء الذين بباب الامام الشافعی او الامام ابی اللیث او اشتری حصر المساجدهم
او زیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعایرها الی غیر ذلک مما یکون نفع للفقراء و
النذر للہ عزوجل وذکر الشیخ انما هو بیان لمحل صرف النذر لمستحقیہ القاطنین
برباطہ او مسجدہ فیجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد انتہی
ودر تمام ہمین عبارت رانگاشتہ فیجوز بهذا الاعتبار ان مصرف النذر الفقراء وقد
وجد پس چہ قدر تفاوت در معنی عبارت بسبب برانداختن الفاظ پیدا شدہ چنانچہ بر بینندہ
مخفی نیست حاصل مبحث اینکہ اگر اولیا را استقلالاً قاضی الحاجات وکافی المہمات داند وتقرباً
الیہم نذر کند آن نذر لغیر اللہ حرام وباطل میشود واگر اولیا را وسیلۂ خود بدرگاہ قاضی الحاجات
بگرداند ومصرف نذر بر فقرا ومجاوران قبر ایشان یا اولاد ایشان نماید چنانچہ رسم این بلاد
ودرمیان تمام مسلمانان جاریست وآن جایز است وہیچکس از مسلمانان ولی را استقلالاً قاضی
الحاجات نمی داند واین محض افترا وبرای موقوف ساختن ایصال ثواب ودیگر امور خیرات
وچگونہ ظن بد در حق تمام مسلمانان کردہ شود وبکفر وشرک ایشان فتوی دادہ شود چنانچہ در
بحر الرائق وغیرہ می نویسد لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن
وایضًا فی الدرر وغیرہ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی
المفتی المیل لما یمنعہ ازینجا ثابت شد کہ این فرقہ وہابیہ منکر اولیا ہستند وبدین حیلہ و
فریب عبارات کتب اہل سنت وجماعت را کم وبیش نمودہ نذور اولیا کہ ایصال ثواب ست
آنرا حرام وشرک میگویند وموقوف میکنند ونیز مسلمانان را در تہمت شرک وحرام می اندازند
خدا ہدایت کند الحال روایت صریح در جواز نذور ونیاز کہ بر قبور اولیا میبرند ومحل مصارف آنہا
از فتاوی مخدوم ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نقل میشود در عمدۃ الاحکام نوشتہ النذور التی
یاتی بها الناس علی قبور المشایخ فهو حق لورثتهم یجب ان یصرف علیہم لا علی
غیرهم ولا یفضل بعضهم علی بعض الا بالعلم والتقوی فان لم یوجد منا اولادهم

احدٌ یصرف علی خدمتہ قبورھم وان لم تکن علی قبورھم خدمتہ فعلی فقراء المسلمین وھو المختار سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی میر اشرف علی مفتی

الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمّد وآلہ وصحبہ اجمعین واثبتنا علی طریق المھتدین ولم یجعلنا من فریق الوہابیین وبعد من عمل علی رسالۃ منجی المؤمنین فھو من الضالین کتبہ المتمسک بحبل اللہ المتین خادم العلماء غلام محی الدین عفی اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین امین ٥

عفی عنہ غلام محی الدین

رسالۂ منجی المومنین و دفع البہتان مولفہ نور الہدیٰ را دیدم مخالف طریقۂ شریعت محمدی و در اکثر جا موافق مذہب شنیعۂ عبد الوہاب نجدی است ہر کہ بران عمل کند وہابی ومخذول ابدی است کتبہ خویدم الطلاب احمد بن ابراہیم المقری لقبا والشافعی مذہبا عفی اللہ عنہما آمین ٥

بسم اللہ حامدًا ومصلیًا ومسلمًا بمصداق انباء وحدیث شریف اس اُمّت مرحومہ محمّدیہ مین فرق متعددہ باطلہ خلاف طریقہ دین اسلام کہ صراط المستقیم ہی واقع ہونے آئے اور وہ سب شرعًا باطلہ اور مردود تھے اور ہے وطریقہ اہل سنّت وجماعت کہ محض دین مبین و بر آن مذاہب ایمہ اربعہ متفرع ہین وہی ہمیشہ قایم اور مستقیم ہی اور چہ فتویٰ چند سال پر علماء کرام حرمین شریفین زادہم اللہ شرفًا نے لکھکر باعانت حاکم مسلمانان رؤسا وہابیہ کو کہ مدعی علم و رہنمائی مذہب وہابیہ کرتے تھے وہان سے یعنے اُن بقعات مشرفہ سے اخراج کردیا تھا اور انھون نے ممالک ہند مین بھی اسی حکم او رفتویٰ دین پر ذلّت ورسوائی پائی اور یہہ بات اظہر من الشمس وابین من الامس ہی کہ جس کا اشارہ علما اور افاضل حال مبنیٔ نے اس استشہاد کے جواب مین قید قلم کرکے صراحتہ ابطال طریقہ ومذہب وہابیہ کیا ہی سو سب شرعًا صحیح ودرست ہے واللہ اعلم بالصّواب وحفظنا بفضلہ وکرمہ من المکر وشر ھذہ الاذیاب لان شر واحد منھم فی الدّین اشد من شر الف کافر لان الکافر لا یخفی فی کفرہ فلا یؤمن وھذہ المکارون فی زی المسلمین من لبس العمایم والجبب یخفون علی عوام الناس بل

یحسبون من العلماء والصلحاء فیعتبر العوام قولہم فیفتنون اعاذنا اللہ منہم واللہ
خیر الحافظین لامۃ رسول محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم اجمعین والحمد للہ
رب العالمین کتبہ خادم الطلبۃ القاضی شہاب الدین المہری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

(مہر: شہاب الدین خادم الطلبۃ قاضی)

کتبہ خویدم الطلاب العبد الاقل محمد افضل بن قاضی محی الدین الارائی عفی
عنہما الوہاب ؎ کتبہ احقر العباد قاضی حسین الکوفی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین
کتبہ اقل خدام الطلاب العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی القاضی قاسم بن القاضی شہاب الدین
المہری عفی اللہ عنہما ولطف بہما آمین الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
الاتمان الاکملان علیٰ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین اما بعد قال فی الفتاوی العالمگیریۃ
مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارہم اوالکافر لآلہتہم توکل لانہ سمّی اللہ تعالیٰ ویکرہ
للمسلم کذا فی التاتارخانی انتہیٰ ولو نذر لولی میت بمال فان قصد انہ یملکہ
لغی وان اطلق فان کان علی قبرہ ما یحتاج للصرف فی مصالحہ صرف لہا والا فان کان
عندہ قوم اعتید قصدہم بالنذر للولی صرف لہم ۱۲ فتح المعین وھکذا فی التحفۃ
شرح المنہاج ودر استعانت واستمداد از قبور بعضی فقہا را سخن است ایشان گویند کہ زیارت
قبور در غیر قبور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام از برای عبرت واعتبار وتذکیر موت بود یا از برای
ایصال نفع واستغفار موتی باشد چنانچہ از فعل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در زیارت بقیع
بصحت رسیدہ است ومشایخ صوفیہ قدس سرہم گویند کہ تصرف بعضی اولیا در عالم برزخ دایم و
باقی است وتوسل واستمداد بارواح مقدسہ ایشان ثابت ومؤثر وامام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح
گوید ہر کہ در حیات وی بوی توسل وتبرک جویند بعد از موتش نیز توان جست واین سخن موافق
دلیل است چہ بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث واجماع علما ثابت است ومتصرف
در حیات وبعد ممات روح است نہ بدن ومتصرف حقیقی حق تعالی است وولایت عبارت
از فنا فی اللہ وبقا بدوست واین نسبت بعد از موت اتم واکمل است ونزد ارباب کشف وتحقیق

مقابلۂ روح زایر با روح مزور موجب انعکاس اشعۂ لمعات انوار واسرار شود در رنگ مقابلۂ
مرات بمرات و اولیا را ابدان مکتسبہ مثالیہ نیز بود کہ بدان ظہور نمایند و امداد و ارشاد طالبان
کنند و منکر را دلیل و برہان بر انکار آن نیست یکی از مشائخ گفتہ است کہ چہار کس را از اولیا دیدم کہ
در قبر خود تصرف میکنند مثل تصرف ایشان در حالت حیات یا بیشتر از آن جملہ شیخ معروف
کرخی و شیخ عبدالقادر جیلانی و دو دیگر از اولیا شمردہ ؎ و شرح این سخن بسطی طلبد اگر خدا خواستہ است
در رسالۂ دیگر بتفصیل ذکر آن تقریب افتد لیجا ازان در کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب
کہ در بیان احوال مدینۂ منورہ میکنند نیز مذکور شدہ است ۔ تکمیل الایمان لمولانا الشیخ عبدالحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ ۔ کتبہ العبد المسکین عماد الدین الحسینی الرفاعی ابا و الحسینی القادری اُمًّا عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ و استاذیہ وعن جمیع المسلمین آمین یا رب العالمین (مہر: الرفاعی سید عماد الدین بن رشید جہان)

حامدا ومصلیا ومسلما اما بعد فاعلموا ایہا المومنون ان مذہب اہل السنۃ و
الجماعۃ حق وطریق الوہابیۃ المحدثۃ باطل مافیہما مریۃ ولا ارتیاب کتبہ خادم الطلاب قاضی
غلام محمد ابن القاضی حیدر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وغفر استاذہ ولجمیع المسلمین آمین
یا رب العالمین ۝ الحمد للہ الذی ہدانا الی الصراط المستقیم ونجانا عن طریق
الجحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد النبی الکریم وعلی آلہ وصحبہ الذین بذلوا
جہدہم لقیام الدین القویم وبعد من اعرض عن اتباع طریقۃ اہل السنۃ والجماعۃ
ورغب غیرہ فہو ضال ومضل ومستحق الزجر والتوبیخ ومن طریقہم ان ثواب الدعاء
یوصل الی ارواح الموتی کما ان آیۃ القرآن کلام اللہ الفارق بین الحق والبطلان تدلک
علی ایصال الثواب والغفران ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الی
آخرہا کتبہ غلام رسول خویدم العلماء حافظ القرآن سلمہ الرحمن فی الدنیا عن الذلۃ
والخذلان وفی العقبی من عذاب النیران یجعل لہ ولوالدیہ من اللہ الرضوان
آمین یا رب الرحمۃ والغفران ۝ الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمّد واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین اما بعد فلا یخفی علی المتذکرین
مذهب اهل السنۃ والجماعۃ حقّ وطریق الوهابیہ المحدثہ باطل فمن اعرض من مذهب
الحق واطاع هواء نفسہ فی مورات الدّین فعلیہ لعنۃ الله والملائکۃ والناس اجمعین
کتبہ خویدم الطلبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ
عفی الله عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المومنین اٰمین یارب العالمین ۞
الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ اٰلہ الطاهرین واصحابہ
المهدیین رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین اَمّا بعد وحرم الذبیحۃ ان عطف نحو بسم الله
واسم فلان او فلان ای بسم الله وفلان فان فصل صورۃ او معنی کالدعاء قبل الاضجاع
وقبل التسمیہ لا باس بہ وفی الهدایہ لما روی عن النبی علیہ السلام انہ قال بعد الذبح
اللّهم تقبل هذا عن امۃ محمد ممن شهد لک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ وقد ورد
فی الاخبار وکتب السلف ان الصدقات والدعاء للمیت جایز من کفایۃ الشعبی
عن انس بن مالک رض قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلّم اذا تصدق الرجل بنیۃ
المیّت امر الله تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام ان یحل الی قبرہ مع سبعین الف ملک فی
اید کل ملک طبق نور یحملون الیٰ قبرہ فیقولون السلام علیک یا ولی الله هذہ
هدیۃ فلان ابن فلان الیک فتلالو مقبرہ واعطاہ الله تعالیٰ الف مدینۃ فی
الجنۃ وزوجۃ الف حور والف حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ ۱۲ ومن التجنیس لو صلی
او صام او اعتق او فعل شیئ من التقربات لیصل ثوابہ الی المیّت یجوز ویصل الیہ
ویعتبر هذہ النیّۃ وتعمل فی الایصال وقد ورد فی زیارۃ القبور عن النبی علیہ السلام
انہ قال من زار قبر ابویہ او امہ او ابیہ احتسابا کان لہ حجابا من النار من مفاتیح الصلٰوۃ
وفی الخبر من زار قبر مومن فقال اللّهم انی اسئلک بحق محمد واٰل محمد ان لا تعذب
هذا المیت رفع الله تعالیٰ عنہ العذاب الی یوم ینفخ فی الصور کذا فی مفاتیح المسایل ۱۲

وفی النوادر یکرہ اجابۃ الطعام المیّت وھذا اذا کان من مال المیّت لانہ خرج من ملکہ" فصار من مال ورثتہ او لبیت المال امّا اگر کسی از ملک خود طعام میکند و میخورانند بیشک حلال بود و ہرچہ وہابین تحریر نمودہ اند در کتب ہای خویش آن مردود است نزد اجماع امت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
کتبہ اضعف عباد الرحمٰن محمد خان صدیق سورتی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین آمین یارب العالمین
کذا فی الفتاوی الرحمانی و فی الفتاوی نقشبندیہ ؓ رسالہ منجی المومنین و دفع البہتان
تالیف شخص وہابی است ہمہ تعریف تقویۃ الایمان را کردہ و ہجو مسلمانان اہل سنّت و جماعت نمودہ مسلمانان را لازم است کہ بران اعتبار و اعتقاد نکنند و از راہ حق منحرف نہ شوند کتبہ سید علی شاہ ابن سید غلام اللہ شاہ البغدادی الرفاعی (سید علی شاہ الرفاعی) اعلم ان طریق الوھابیۃ خرج من عقیدۃ رجل اسمہ عبد الوھاب النجدی وھو مخالف لاحکام اھل السنۃ والجماعۃ
کتبہ خادم اھل السنۃ والجماعۃ سیّد حسن شاہ باجوری عفی عنہ ؓ
مؤلف رسالہ منجی المومنین مثل تقویۃ الایمان وغیرہ گفتگو میکند و سراسر ہجو مسلمانان اہل سنّت وجماعت می نماید و توصیف مولویان وہابی وکتب ایشان میکند و توہین علمای اہل سنّت وجماعت می نماید این معنی بروہابیت مؤلف دلالت صریح دارد کتبہ خادم الفقراء والمشائخین سیّد بدر الدین القادری النقشبندی عفی عنہ ؓ
الحمد للہ الذی ھدانا الی صراط المستقیم ونجانا عن طریق الجحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد ن النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ الذین بذلوا جہدھم لقیام الدین القویم امابعد ان مذھب اھل السنۃ والجماعت حق فمن اعرض عن اتباع طریق اھل السنۃ والجماعۃ فھو ضال ومضل اعاذنا اللہ من ذالک کتبہ خادم الطلاب عبد الکریم عفی اللہ عنہ آمین یارب العالمین ؓ وعن جابر بن سلیم قال اتیت المدینۃ فرایت رجل یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ھذا قالو ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال ذھبت وقلت علیک السلام یارسول اللہ قال لا تقل علیک السلام علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قلت انت رسول اللہ

فقال انا رسول الله الذی ان اصابك ضر فدعوته كشف عنك وان اصابك عام سنة فدعوته انبتها لك واذا كنت بارض قفرا وفلاة فضلت راحلتك فدعوته ردها عليك الی اخره فی شرح مشكوة صفحه ۴۱ چونکہ مولف رسالہ منہج المومنین معتقد تقویۃ الایمان اسماعیل می باشد وہابی است وعبد الوہاب نام شخصی کہ در نجد بودہ است کہ این فسادہا در امتان رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام برپا کردہ است کتبہ سید احمد شاہ ابن سید بہاؤالدین کشمیری عفی عنہ وعن والدیہ (سید احمد) آنچہ در کتاب منہج المومنین مرقوم است موافق عقیدہ وہابیان است ونزد اہل سنت وجماعت مردود وناMقبول کتبہ سید کریم شاہ بن سید علی شاہ قادری ساکن کچھہ عفی عنہ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ الکرام والعلماء الابرار وعلی من اتبع الھدی کل فریق باطل لا سنۃ الجماعۃ وھم علی متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وبارک وسلم کتبہ سید محمد اشہد بن علی اصغر ساکن بلدہ دھڑی معروف بحاجی پیر عفی عنہ (سید محمد اشہد) الحمد للہ ونصلی ونسلم علی رسول اللہ اما بعد فما ذکر فی الصدر علی بطلان مذھب الوھابیۃ اعاذنا اللہ منھا فھو حق صحیح ومن خالفہ فلیس علی طریق الھدایۃ بل ھو فی اشد الضالۃ کتبہ احقر العباد خادم الطلاب القاضی اسماعیل البجلھانی الشافعی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین ۵ آنچہ درین محضر از عبارات کتب سنت وجماعت در رد رسالہ منہج المومنین نقل نمودہ شد ہمہ را بتحقیق وتامل دریافت کردم معلوم شد کہ مولف منہج المومنین وہابی ست وضلالت واضلال میکند ہیچ کس برآن اعتبار ننماید کتبہ خادم الطلاب ایوب عفی عنہ ہو اللہ الموفق والمعین ۵ الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ اما بعد تو جاننا چاہئے ذبح کرنا شروع ہی اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے شرط ہی اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ کے سنت اور وقت ذبح کے پیغمبر کے نام سے یا ولی کے یا اور کسی ایک کے نام سے ذبح کرے تو وہ مذبوحہ مردار ہوتا ہی

اور کھانا اس کا حرام جیسا کہ تفسیر حسینی مین آیا ہی وما اہل بہ وحرام کردہ آنچہ آواز بردارند بآن بروقت
ذبح لغیر اللہ برای غیر خدای یعنی بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند ۱۲ انتہی اور وقت ذبح کے
بت کے نام سے ذبح کرے تو اسکو اہلال کہتے ہین اور مذبوحہ مردار اور حرام ہی جیسا کہ تفسیر مدارک
مین لکھا ہی وما اھل بہ لغیر اللہ ای ذبح بہ للاصنام فذکر علیہ غیر اسم اللہ واصل الاہلال
رفع الصوت للصنم وذلک قول اہل الجاہلیۃ باسم اللات والعزی ۱۲ انتہی اور
خدا تعالی کے نام سے دوسرے کا نام ملاوے تو اوس مین فقیہون نے تفصیل لکھی ہی اس کا مختصر بیان
یہہ ہی کہ کوئی ذبح کرنے والا آگے بسم اللہ کہنے کے یا آگے لٹانے جانور کے یا پیچھے ذبح کرنے
کے نام غیر کا لیوے تو مذبوحہ کھانے کو کچھ برا نہین بلکہ درست اور جایز ہی کیونکہ اس ذبیحہ مین
غیر کے نام کا کچھہ دخل نہین ہی اگر خدا تعالی کے نام کے ساتھہ دوسرے کا نام ملاوے جیسا کہ کہے
باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ ساکنہ زیر دال محمد کے
پس یہہ مذبوحہ مردار ہی اور کھانا اس کا حرام اور اگر دال کو پیش پڑھے تو ذبیحہ حلال اور جایز ہے
اور اگر بسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف دینے واو کے کہے تو بھی خدائے تعالی کے نام سے دوسرے کی
شرکت نہین پائی جاتی ہی پس وہ مذبوحہ خالصا لوجہ اللہ ہوتا ہی اور کھانا اس کا جایز جیسا کہ
کتاب اختیار شرح المختار مین مرقوم ہی اسکی عبارت بعینہ یہہ ہی فاذا ذکر اسم غیر اللہ تعالی
مع اسم اللہ تعالی فاما اذ ذکرہ موصولا بہ او مفصولا فان فصل فلا بأس بان ذکرہ
قبل التسمیۃ او قبل الاضجاع او بعد الذبیحۃ لانہ لا مدخل لہ فی الذبیحۃ وان ذکرہ موصولا
فاما ان کان معطوفا او لم یکن فان کان معطوفا حرمت لانہ اہل بہ لغیر اللہ بان یقول
باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ بکسر الدال ولو رفعہا
لا یحرم لانہ کلام مستانف غیر متعلق بالذبیحۃ وان کان موصولا غیر معطوف بان قال
بسم اللہ محمد رسول اللہ لا یحرم لانہ لما لم یعطف لم یوجد الشرکۃ فیقع الذبیح خالصا
للہ تعالی ۱۲ انتہی حاصل اور خلاصہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا تفسیرون کے معنے سے اور روایتون سے

کتاب معتبرہ کے نزدیک مومنان دینداروں کے صاف ظاہر و باہر بلا شک ولاریب معلوم ہوا کہ
ذبح کرتے وقت نام بت کا یا پیغمبر کا یا ولی کا لینے سے مذبوحہ مردار اور حرام ہوتا ہی اور اگر آگے ذبح کے یا
پیچھے ذبح کے نام کسیکا لیوے اور ذبح کے وقت بسم اللہ کہے تو ذبیحہ حلال و پاک اور خالصًا لوجہ اللہ
ہی پس کھانا اسکا درست اور حلال کما یفہم من الروایات المصدرۃ فی ہذا المقام اور اسبات پر بہت
روایتیں اور تفسیرین شاہد ہین وے سبکے سب لکھنا طول و طویل ہوتا ہی اسواسطے مختصر لکھا گیا
العاقل یکفیہ الاشارۃ آیا ہی اور معلوم ہووے کہ نذر کرنا اور وقف کرنا اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
یا واسطے قبر کسی ولی کے درست اور صحیح ہی اور یہہ نذر و وقف معصیت نہین ہی بلکہ قربت ہی و لیکن
قبہ بنانا اوپر قبر ولی یا عالم کے جایز ہی اما قبرستان مسبلہ مین قبہ بنانا درست نہین اور جو کچھہ نذر
یا وقف کیا ہی اسکو قبر کے درستگی مین اور بنا ہی جایز مین خرچ کرنا اور جو لوگ خادمان تربت ہین
یا نزدیک قبر کے قرآن شریف پڑھتے ہین انکو دینا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف کے مصلحت
مین خرچ کرنا ایسا کتاب تحفہ مین مکرر لکھا ہی اسکی روایتین نیچے اسکے لکھے ہوئے ہین ونیظہر
اخذا مما تقرر وما قالوہ النذر للقبر المعروف بحر جان صحتھا کالوقف لضریح
الشیخ الفلانی ویصرف فی مصالح قبرہ والبناء الجایز علیہ ومن یخدمونہ او یقرؤن
عندہ ویؤید ذلک ما مر انفا من صحتھا ببناء قبۃ علی قبر ولی او عالم ۱۲ وشمل
عدم المعصیۃ القربۃ کبناء مسجد ولو من کافر ونحو قبۃ علی قبر نحو عالم فی غیر مسبلۃ و
تسویۃ قبرہ ولو بھا لا بناوہ ولو بغیرھا للنھی عنہ ۱۲ وافتی بعضھم فی الوقف علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم او النذر لہ بان یصرف لمصالح حجرۃ الشریفۃ فقط ۱۲ انتہی اور معلوم ہووے کہ
واسطے مردون کے زیارت کرنا قبرون کی سنت ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک کی
زیارت مرد اور عورت کو سنت ہی ویسی ہی سبھی پیغمبران علیہم الصلوۃ والسلام اور علما اور اولیا کے
قبرون کی زیارت کرنا بھی سنت ہی کیونکہ زیارت کرنے سے انکی مدد اخروی حاصل ہوتی ہی اور
ہری ڈالی قبر پر رکھنا سنت ہی کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی اور برکت سے تسبیح کرنے ہری ڈالی کے

تخفیف عذاب میت کا ہوتا ہی اور اسیطرح سے سبزہ اور پھول وغیرہ ہرا اور گیلا قبر پر ڈالنا سنت ہے اور نزدیک قبر کے سلام کرنا اور کھڑے ہوکر کچھ آیتیں قرآن شریف کے پڑھنا اور واسطے میت کے دعا مانگنا سنت ہی کیونکہ میت مانند حاضر کے ہی اور اس پڑھنے سے رحمت اور برکت واسطے مردے کے پہنچنے کی امید ہی اور دعا مانگنا پیچھے قرأت قرآن کے سبب قبول ہونے دعا کا ہی جیسا کہ کتاب انوار و تحفہ میں مرقوم ہی وجاء فی الانوار ویستحب للرجال زیارة القبور وتکره للنساء والسنۃ ان یقول سلام علیکم دار قوم مومنین الی اخره وان یدنو عن القبر کما کان یدنو من صاحبہ حیا وان یقف متوجها الی القبر وان یقراء ویدعو فان المیت کالحاضر ترجی لہ الرحمۃ والبرکۃ والدعاء عقیب القراۃ اقرب الی الاجابۃ ۱۲ انتہی وجاء فی التحفۃ نعم تسن لھن زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعضھم وکذا سایر الانبیاء والعلماء والاولیاء ۱۲ وایضاً وزوارهم یعود علیهم منهم مدد اخروی فرع یسن وضع جریدة خضراء علی القبر للاتباع وسنده صحیح لانہ تخفف عنہ ببرکۃ تسبیحها اذ هو اکمل من تسبیح الیابسۃ لما فی تلک من نوع حیاة وقیس بها ما اعتید من طرح الریحان ونحوه ۱۲ انتہی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی عبد الرحمن ابن مولوی مفتی شیخ علی صدر عدالت مبنیٔ عفی اللہ عنهما وعن سایر المسلمین آمین یارب العالمین

طریقۂ اہل سنت وجماعت حق است وطریقۂ وہابیان باطل است وکتابہای ایشان مردود است

کتبہ سید محمد شاہ ابن سید اشرف باشندۂ مکۂ عفی عنهما ۱۲　　رسالہ منجی المومنین نوشتہ وہابی است سنیان را از ان پرہیز کردن واجب است کہ صرف ضلالت دارد کتبہ پیر باوا میاں ابن پیر محمد شاہ قادری عفی عنہ ساکن لکھنؤ ۱۲ (باوا میاں ابن)　　الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسولہ الطاهرین اعلم بان ما ثبت فی هذا القرطاس من کتب اهل السنۃ والجماعۃ حق وما سطر فی الکتاب مواضع منجی المومنین فهو باطل کتبہ خادم الطلاب محمد صالح عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ۱۲　　الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰة والسلام علی

سیّد المرسلین و آلہ الطّاہرین واصحابہ الرّاشدین　امّا بعد بر ضمیر خاطر تنویر پیروان دین مصطفوی و معاونان ملت نبوی محتجب نماند کہ دراین محضر آنچہ کہ از عبارت کتب سنیہ مرقوم است صدق و راست است و کلیہ افعال فرقہ وہابیہ و جملہ کتب ہای ایشان خصوصاً اکثر مقالات منجی المومنین ودفع البہتان و تقویۃ الایمان وغیرہ مخالف طریقہ اہل سنّت و جماعت است کتبہ عبدہ حرمتخان عفی عنہ (حرمتخان)　عبارات رسالۂ مخالف را دریافت نمود صریح دلالت بر مذہب مبتدعہ وہابیہ دارد و عبارت کتب معتبرہ اہل سنّت و جماعت را بالتحقیق کرد معتبر و معتمد مفہوم میشود کتبہ غلام رسول عفی عنہ

الحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین امّا بعد فما ذکر فی ہذہ القرطاس من اثبات مذہب اہل السنّۃ والجماعۃ فھو حق ومذہب فرقۃ الوہابیۃ باطل لانّہم یریدون ببطلان دین الاسلام ویعتقدون ببطلان مسلک اہل السنّۃ والجماعۃ وینسبون المسلمین بالشرک والبدعۃ فذٰلک منہم اجتراء عظیم وحیف جسیم وفیہم العلماء والفضلاء والصّلحاء والعرفاء قد وصفہم اللہ تعالیٰ بالفضل والصّلاح ومن اطاع ہذا الفرقۃ الباطلۃ فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ اثبتنا اللہ علیٰ طریقۃ المصطفویۃ الاحمدیۃ علیٰ صاحبہا افضل الصّلوٰۃ واشرف التحیات والسّلام کتبہ خادم الطّلاب سید شاہ ولی عفی عنہ

الحمد للہ المنعم علیٰ عبادہ بنعمۃ العلیہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا محمّد خیر البریۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ ذی الاوصاف الزکیۃ امّا بعد فانی رایت الرسالۃ المذکورۃ لکن بسبب بعض العوارض النفسیۃ من الامراض البدنیۃ ما طالعت فیہا فان کانت الرسالۃ حسب ما ذکر فی ہذہ السطور فھی ساقطۃ عن عین الاعتبار ولا یعول علیہا الاخیار بل ھی مفسدۃ بین خلق اللہ العزیز الغفّار فینبغی لمؤلّفہا ان یتقی نفسہ من غضب الجبار فانہ یوجب دار البوار کتبہ الفقیر الی اللہ الکریم الصّمد

ابراہیم بن احمد بن محمد باعلظ عفی اللہ عنہ　عبد الحمید بن ابراہیم احمد بن محمد باعلظ عفی اللہ عنہ

وعن والدیہ　سیّد محبوب شاہ قادری (اسمٰعیل الرفاعی محبوب بن سید)　محمد امین بن محمد علی روگھے (محمد امین بن محمد علی روگھے)

محمد حسین

محمد حسین ابن المرحوم محمد سعید دوگھے (مہر: محمد سعید دوگھے الراجی محمد حسین بن) غلام احمد بن محمد سعید دوگھے (مہر: صدق شکر ... غلام احمد)

آنچه در محضر مظهر از عبارات کتب سنت وجماعت مرقوم است همه حق و درست است و آنچه از رساله منجی المومنین نقل نموده
شده است آنرا بتامل دریافت کرده شد که مؤلف منجی المومنین سخت وهابی است کتبه خویدم الطلبه عبد العلی قاضی زاده بهیری ۱۲

ما اجابه المجیب فهو قول صحیح وحق صریح کتبه خویدم الطلبة اضعف عباد الله الصمد السید یونس بن
احمد عفی عنه ۱۲ ومرجوا شفاعته اهل خیر لاصحاب الکبائر کالجبال شفاعت بزرگان
چون پیغمبران وعلما وشهیدان مرگناه گاران را اگرچه گناه بزرگ مجو کوه کعبه باشد برحق است هر که از شفاعت ایشان منکر شود
کافر گردد وللدعوات تاثیر بلیغ وقد ینفیه اصحاب الضلال اما گمراهان از قبول شدن دعا منکر اند و دعا
نمیکنند و در حق مرده خیر وصدقه را ثواب نمیدانند و باین یقین ایشان مردود اند و باین یقین کافر می شوند شرح امالی
کتبه سید احمد کابلی ۱۲ هذا الجواب صحیح وموافق بالکتاب کتبه خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کالوکھے
عفی الله عنه وعن والدیه آمین ثم آمین یا رب العالمین ۵ ما کتب فی هذا القرطاس من عبارات الکتب المعتبرة
فهو صحیح وما یقول المبتدعون فی کتاب منجی المومنین وغیره فهو باطل کتبه خادم العلماء والطلباء
فیض محمد پنجابی عفی عنه ما کتب فی هذا القرطاس فهو صحیح کتبه خادم العلماء الراشدین والطلبا
المهتدین سید جلال الدین خراسانی عفی الله عنه هذا الجواب صحیح مولوی محمد عالم پشاوری
ما کان فی هذا القرطاس وهو صحیح کتبه مولوی خدا بخش پنجابی ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انعمنا علی نعمة الایمان وهدانا الی دین الاسلام بعده آنکه خلاف فرقه اهل سنت وجماعت
ومشرب ائمه اربعه مجتهدین بحکم نص آیه کریمه ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصليه جهنم وساءت
مصیرا وخبر رسول مخبر صلی الله علیه وآله وسلم اتبعوا سواد الاعظم تا آخر حدیث کتابی دیده شد
از مؤلفات مخالفین اهل سنت وجماعت باسم منجی المومنین از اول تا آخر بتامل بسیار بنظر آورد غرض مؤلف
معلوم شد که از مردمان اهل سنت وجماعت اشتباها می طلبد که حنفی ام و برحسب درخواست وی مردمان اهل
باطله که بزعم فاسده خود را احمدی قرار داده اند گواهی کنانیده این هم خالی از خدع وفریب نیست چنانچه
عبد الحق بنارسی موجد ومعین این فرقه ضاله که اول خود را حنفی المذهب قرار داده و بعد چندین ملقب بمحمدی شده

وسن بعد آن از محمدی برآمده خود را شیعهٔ علی یعنے رافضی غالی منسوب ساخته هنوز در جونپور موجود و معروف و برین معنی هر صغیر و کبیر واقف و نیز از اعظم علمای این فرقه ضاله که موجد حقیقی این مذهب باطله خلاف از اقوال و تصانیف استاد خود یعنی مولانا مولوی شاه عبد العزیز صاحب رحمة الله علیه یعنے مولوی اسمٰعیل کتاب تقویة الایمان واثبات رفع الیدین و صراط المستقیم وغیره دیده شد در ابطال مذاهب ائمه اربعه باین طریق که یک مذهب را شرا و دیگر مذاهب را جهرا و نیز خود را در ان کتاب موافق شافعی قرار داده واثبات رفع الیدین و آمین بالجهر و فاتحه پس امام بدلایل بی بنیاد نهاد و بازید لایل ضعیفه وقیاسات مردوده تمسک جسته وتاویلات بعید اختیار نموده که دیگران دلایل قیاسات را اسلم ندارند آورده که عند الحنفی معتبر نیست و بازحدیثی می آرد مخالف قیاس و پر ظاهر است که حدیث مخالف قیاس متروک نمی باشد و همین است حال این فرقه جدیده ضاله که ظاهرا موافق اهل سنت و جماعت و باطنا خلاف آن از متقدمین تا متاخرین و هر کس که برین روش باشد بیشک ضال و گمراه کتبه میر عبد العزیز قادری حنفی المذهب کشمیری عفی الله عنه و عن والدیه

الحمد لله والمنة آنچه علمای عظام و فقهای کرام اهل سنت و جماعت درین قرطاس تحریر فرموده اند همه بلا ارتکاب ریب و شک صحیح و معتمد و برحق است و قول وهابیان را هرگز اعتبار نباید کرد که این فرقه گمراه ظاهرا بر روش اهل سنت و جماعت بوده بتذویر و مکر و فریب لسانی و چرب زبانی عوام را در ضلالت و گمراهی می اندازند همه اعتقاد ایشان که در حق انبیاء و اولیاء کرام میدارند گمراهیست چنانچه مصنف منجی المومنین خلاف از عقاید سنت و جماعت آنچه نوشته است باطل و مردود و نامقبول است کتبه احقر العباد قاضی غلام علی مهری نقشبندی و قادری شافعی المذهب عفی الله عنه و عن والدیه آمین ۱۲ و صلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین

از کمترین بندگان ایزد صمد غلام احمد ابن المرحوم محمد حسین ناگانونکر عفی الله عنهما

قطعهٔ تاریخ محضر سعادت مظهر

شکر خدا که محضر حسدم کیا مرتب ... علمای سنی نے با حسن رای اسدم
اخلاص دل سے مین نے سوچا جو سال ناگه ... آئی ندا که الحق موجب سواد اعظم

۱۲۷۲

تحریر ۱۲ شهر صفر

استفتا (۴۵)

قوله تعالیٰ فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کیا فرماتے ہین علمای دین متین اور فقہای شرع مبین زادکم الله شرفا و تعظیما بیچ اس صورت کے کہ ایک شہر مین چند مسلمانون نے باتفاق رواج ایک کیا ہیٹی

مقرر کی ہی اور نام اسکا جلسہ کیا میٹی مفرح القلوب رکھا ہی اتفاقاً ایک شخص مسلمان دیندار اہل سنت وجماعت کسی کام کے سبب ایک روز اس جلسہ کیا میٹی مین حاضر نہو سکا اہل جلسہ نے اسکو جرمانہ کیا وہ جرمانہ بھی اسنے ندیا بعد دوسرے وقت کے جلسہ کیا میٹی مین بھی وہ شخص مسلمان حاضر نہوسکا اہل جلسہ نے بسبب تحریک بعض دشمنان جہالت کیش اس شخص کو اسلام سے خارج کرنے کا فتوی لکھا اور ترک سلام وطعام و حقہ پانی بند کرنیکا لفظ تحریر کر کے اس فتوی کو اردو اخبار مین مع نام اس شخص کے چھپوا دیا اور اوس مسلمان شخص کو ذلیل کرنیکے لئے لوگونکو اوس فتوے پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہین لہذا مطابق شرع شریف کے برطبق مذہب اہل السنۃ وجماعت کوئی مسلمان ایسی صورت مین اسلام سے خارج ہوتا ہی یا نہین اور جن شخصون نے ایسا فتوی لکھا اور بغایب برحکم کیا اور چھپوایا انکا کیا حکم ہی مع دلایل شرعیہ کے بیان فرمایئے جزاکم اللہ تعالی فی الدارین المستفتی عباس خان ولد احمد خان ساکن اکولہ ضلع برار

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برتقدیر صدق مستفتی وثبوت ما فی السوال شرع شریف کا حکم یہ ہی کہ جلسہ کیا میٹی مفرح القلوب نے جو کچھ لکھا اور چھپوایا خلاف شرع اور باطل ہی بچند دلیل **دلیل اول** یہ کہ کسی مسلمان کو کسی گناہ کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہین کرنا یا عصیان ومنکرات کرکے وہ شخص بغیر توبہ مر گیا ہو پھر بھی اوسے مرتد یا کافر نہین کہنا اگر وہ شخص کفر کے لایق نہین تو کہنے والا کافر ہوجاتا ہی مشکوۃ شریف مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری یعنے کسی آدمی نے دوسرے کو فاسق نہ کہنا اور کافر بھی نہ کہنا نہین تو اگر وہ اسکا لایق نہین تو کہنے والے پر اسکا کہا عود کرتا ہی **دلیل دوم** بحر الرایق مین لکھا ہی لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامہ علی محمل حسن یعنے کسی مسلمان کے لئے کفر کا فتوی نہین دینا بلکہ اسکے قول وفعل کو جہانتک ممکن ہو نیک تاویل کرکے اسلام سے خارج نہین کرنا **دلیل سوم** فی العقاید السنیہ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل علی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم اگر کسی مسئلے مین کئی وجہ ہاین جن سے کفر ثابت ہوتا ہی اور ایک وجہ ہی کہ وہ کفر کو مانع ہی تو مفتی کو واجب ہی کہ مانع کفر کی وجہ کو ترجیح دیو اور مسلمان پر نیک گمان رکھے بحر الرایق مین اسی قول کے

تحت میں لکھا ہے کہ علمائے سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ مسلمان کبھی اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے چنانچہ اسکے مقدمہ میں نود (99) اور نو وجہ کفر کے
اور ایک جز اسلام کا پایا جاوے تو اوسکی اسلام ہونے پر حکم کرینگے **دلیل چہارم** منتخب العقاید میں لکھا ہے کہ ایک مسلمان نے گناہ
کبیرہ کیا یعنے شراب پی یا روزہ رمضان شریف نہ رکھا نماز نہ پڑھی اور بغیر توبہ کئے مر گیا اسکے باب میں تین قول ہیں علمائے خوارج نے
لکھا ہے کہ وہ اسلام سے خارج اور کفر میں داخل ہے اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نکرنا
کہ وہ کافر ہوا علمای معتزلہ کے نزدیک وہ شخص اسلام سے خارج ہوا مگر کفر میں داخل نہیں ہوا بلکہ اسلام وکفر کے درمیان میں انہوں نے
ایک درجہ فسق کا قرار دیا ہے اسکو فاسق کہتے ہیں علمائے اہل سنت وجماعت کا فرمانا ہے کہ وہ شخص بسبب ارتکاب گناہ کبیرہ کے
اسلام سے خارج اور کفر میں داخل نہیں ہوگا وہ عاصی ہے بخشنا یا عذاب کرنا اسکا خدا تعالی کی مشیت کی سپرد ہے
اگر ایک ذرہ بھی ایمان اسکے دل میں ہے آخرش جہنم سے خلاصی پاویگا کافر کے مانند ہمیشہ جہنم میں نہ رہیگا اور یہی
قول بالاتفاق معتبر ہے مگر جاہل وہابیہ فرقہ والے مسلمانوں کو ادنی بدعت اور گناہ کے سبب مشرک اور کافر کہدیتے ہیں
خارجیہ معتزلہ کی تقلید کرتے ہیں اور وعید سے نہیں ڈرتے کہ وہ تکفیر کسکی طرف عود کریگی نعوذ باللہ منہا **دلیل پنجم**
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف من قال
لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل مولانا شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
المصابیح میں لکھا ہے بیان کف اینست یعنی کافر مدان ومگو آنرا کہ این کلمہ گوید بسبب گناہی کہ صادر گردد از وی
اگرچہ کبیرہ باشد ودرین رد است مر قول خوارج را کہ گویند مومن بارتکاب معصیت اگرچہ صغیرہ باشد کافر گردد
ولا تخرجہ من الاسلام بعمل وبیرون میار وحکم مکن بیرون آمدن او از مسلمانی بہر عملی کہ بد بکند ودرین
رد است مر قول معتزلہ را کہ گویند بندہ بارتکاب کبیرہ بیرون می آید از اسلام اگرچہ در نمی آید در کفر وایشان واسطہ
اثبات کنند درمیان ایمان وکفر وگویند کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن است ونہ کافر وفاسق را قسمی ثالث دانند غیر مومن
وکافر الخ ونیز در حدیث شریف آمدہ است کہ ہیچ مومن را خارج از ایمان وکافر نباید گفت اگر او مستحق آن نباشد پس
این لفظ بر گویندہ عود کند **دلیل ششم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد وابوداؤد
یعنے جایز نہیں ہے مسلمان کو کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین روز سے زیادہ الگ رہے اگر تین روز سے زیادہ الگ رہا اور

مر گیا تو جہنم مین داخل ہوگا دلیل ہفتم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے تم تابعداری خدا کی کرو اور تابعداری رسول کی کرو اور علما اور حکام مسلمین کی بھی تابعداری کرو کیونکہ گنہگار کو تعزیر شرعیہ کی سزا دینا حاکم کا کام ہے کسی دوسرے کا کام نہین اور مسلمان کو گناہ کے سبب خارج اسلام کرنا معتزلہ کا اور وہابیہ کا کام ہے اہل سنت وجماعت کے نزدیک تو اسلام سے خارج کوئی مسلمان کسی گناہ سے نہین ہوتا ہے دلیل ہشتم جلسہ کیا میٹی مفرح القلوب نے جس مسلمان کو خارج از اسلام کرنے کا حکم دیا ہے اسوقت وہ مسلمان شخص مجلس مین حاضر نہ تھا اور غایب پر حکم سزا کا کرنا باطل ہے چنانچہ ہدایہ وشرح وقایہ مین کتاب الحدود والتعزیر مین دیکھو دلیل نہم جلسہ کیا میٹی والون سے جس نے پہلے حکم خارج اسلام کا اوس مسلمان پر کیا ہے بحکم البادی اظلم الحدیث اوسی پر وہ لفظ عود کرتا ہے اور وہ شخص غایب پاک ایماندار ہے اور وہ شخص جلسہ کیا میٹی مین حاضر نہوا یا جرمانی کا پیسا نہ دیا یا کفن دفن مین شامل نہو سکا یہہ کچھ گناہ کبیرہ شرعیہ نہین فقط عداوت سے اس شخص کی بے عزتی کرنے کے واسطے اخبار مین چھپوایا سو شرعاً ناجایز اور باطل ہے اور اس شخص کی عزت کی جوابدہی چھپوانے والیکے ذمہ پر ہے دلیل دہم جب مسلمانون کی آپس مین خلاف پڑے تو قرآن وحدیث وفقہ کیطرف رجوع کرین علم عقاید کی کتابین دیکھین اپنی جہالت اور بے علمی سے جو کوئی فتوی لکھتا ہے گویا اپنا مقام جہنم مین بناتا ہے چنانچہ یہہ بھی ایک علامت قیامت کی ہے خداوند عالم مسلمانون کو ہدایت دیوے اور حق پہچاننے کی توفیق عطا کرے آمین وہذا آخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین دستخط قاضی شہر بمبی ولا نقضی بکفر وارتداد بعہر والقتل واختزال ترجمہ نہین حکم کیا جاوے کسی مسلمان پر کافر ہونیکا اور مرتد ہونیکا بسبب زنا کرنیکے یا خون کرنیکے یا بسبب گناہ کبیرہ کے اعتقاد اہل سنت وجماعت درین باب ہمین بود کہ بیان شد کتبہ خادم الشرع الشریف عبد اللطیف لوندے عفی عنہ

(مہر) خادم شرع شریف قاضی عبد اللطیف قاضی شہر بمبئی

دستخط مدرس عربی فارسی مدرسہ سرکاری کتبہ ومستخرجہ خادم العلما والسادات سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو مفتی سید اشرف علی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین فقط

(مہر) الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری

(دستخط مدرس مدرسہ محمدیہ متعلق مسجد جامع شہر بمبئی)
نعم تحقیر المومن وتکفیرہ عند اہل السنۃ والجماعۃ امر خطیر لا ینبغی لعاقل یومن باللہ ان یجترء علیہ بمثل ما ذکر من امر حقیر
ترجمہ ہان سچ ہے حقارت کرنا مسلمان کو یا کافر کہنا اوسکو اہل سنت وجماعت کے نزدیک بڑا خطرناک بھاری کام ہے جو کوئی مسلمان عاقل ہے اوسکو لازم ہے کہ جرأت نکرے ایسے کام پر چنانچہ ادنی گناہ کے سبب جو اوپر مذکور ہوا اسکو کافر نہ کہنا چاہیے
حررہ العبد الفقیر الی مولاہ عبید اللہ جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ

دستخط حضرت قدوۃ العلما والمتبحرین سجادہ نشین مسند خاندان رفاعیہ الاعلم کما ذکر کتبہ العبد المسکین علاء الدین الحسینی الرفاعی عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین

دستخط صحیح اور موافق کتاب اللہ صحیح ودرست ہے اسمین کچھ شک نہین کتبہ سید امام الدین احمد گلشن آبادی عفی عنہ

(مہر) شاہ عبد الرفاعی علاء الدین بن سعید

(دستخط خطیب مسجد جامع بمبئی)
الجواب صحیح کتبہ عبد الحمید بن ابراہیم بانمکظہ عفی عنہ

(مہر) عبیدہ عبید اللہ عفی عنہ

دستخط پیش امام مسجد محلہ کھانڈا شہر بمبئی
ہذہ الروایات صحیحۃ بلا ریب خادم العلما نصیر الدین عفی عنہ

(مہر) احمد سید امام الدین

دستخط مترجم عدالت سرکاری ہای کورٹ معمورۂ بمبئی ماقالہ مولانا
فصیح ومعتمد ولاشک ان تحقیر المومن وتکفیرہ عندنا امر خطیر فترجمہ
سو کچھ ہمارے حضرت مولانا صاحب نے کہا سو صحیح اور لائق اعتماد ہے اور بیشک
کسی مسلمان یا ایماندار کی حقارت کرنا اور کافر کہنا ہمارے نزدیک شرع کا بھاری
بات ہے کتبہ خادم الشرع القاضی اسمٰعیل الجلالی الشافعی عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین آمین

المتمسک بحبل اللہ الجلیل خادم الشرع قاضی اسمٰعیل

دستخط کیا میں مفرح القلوب نے جو فتوی چھپوایا اس میں حدیث شریف ید اللہ
علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار دلیل تکفیر لکھا ہے سو جماعت سے مراد
اہل سنت وجماعت ہیں کچھ طلبہ کیا میں مراد نہیں کیونکہ اتبعوا السواد
الاعظم کا لفظ حدیث شریف کی ابتدا میں موجود ہے اسے چھپا دیا
اور سواد اعظم خاص اہل سنت وجماعت کے معنی ہیں کما لا یخفی کتبہ
سید احمد بن السید عبد القادر عفی عنہ

سید یسین القادری
سید احمد بن سید عبد القادر

دستخط حضرت زبدۃ المحققین سید میاں
صاحب عفی عنہ

ختم الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اندنوں میں یہہ کتاب مستطاب
جامع الفتاوی مطبع فتح الکریم میں بتاریخ غرہ ذیحجہ الحرام سنہ ۱۳۰۳ھ مطبوع وپسند طبع خاص عام اہل اسلام ومقلدین
سنت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی عمدۃ العلما زبدۃ الفقہا مولوی سید امام الدین احمد پیرزادہ گلشن آبادی
مصنف تاریخ الاولیا سلمہ اللہ تعالی نے اسکی تاریخ اختتام ارقام فرمائی ہے

قطعہ

جامع الفتاوی علمائے عصر مطبوع شد ۔ چشم روشن گشت ناظر چون جہان از آفتاب
حامی شرع متین ہم ہادی راہ یقین ۔ سالکان را اندرین تاریک شب چون ماہتاب
از سر برکت مرا ہاتف چہ خوش تاریخ گفت ۔ مظہر دین محمد سال طبع این کتاب ۱۳۰۳

ایضاً

کتاب فقہ این جامع فتاوی ۔ چو شد مطبوع ز انعام محمد
ندا آمد ز ہاتف دوش ما را ۔ بگو تاریخ با نام محمد ۱۳۰۳

قطعۂ تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد صاحب کاتب کتاب ہذا المتخلص بہ تمنا

بحمد اللہ درین ایام فرخ ۔ کتابی تازہ شد مطبوع آنام
زہی علم و عمل مشہور آفاق ۔ بود مفتی لقب حامی اسلام
سروش غیب گفتا ای تمنا

مکرم سید آن عبد فتاح ۔ تخلص اشرف آمد نیک فرجام
فتاوای نوادر جمع کردہ ۔ بار دو ترجمہ دادہ سر انجام
بگو مشغول حق تاریخ اتمام ۱۳۰۳

ایضاً

اشرف العلمای کامل در جہان ۔ مفتی با عز و شان در خاص و عام
عالم اندر فقہ و تفسیر و حدیث ۔ واعظ حق گوی مشہور انام
بہر تاریخش تمنا کردہ فکر ۔ دوش ہاتف گفت این شیرین کلام
سید عالی نسب ذی مرتبت ۔ عالم و با فضل زہی والا مقام
جمع کردہ این مسائلہا بہ جہد ۔ بہر ہندی خوان بصد شوق تمام
از سر کنز الدقائق خوش بخوان ۔ مظہر الحق سال طبعش والسلام ۱۳۰۳

الٰہی بیامرز این ہر سہ را ۔ مصنف نویسندہ خوانندہ را

تمام

ہو الفتاح العلیم

فہرست کتاب جامع الفتاوی

هو الفتاح العليم

اشتہار کتاب مستطاب جامع الفتاوی

تمام اہل اسلام کو ظاہر ہووے کہ یہہ کتاب مستطاب بنام جامع الفتاوی علم فقہ مین اسم بامسمّی ہی دین اسلام
کے اصول فرض واجب سنّت مستحب حلال حرام اور مکروہ کا خلاصہ بیان تحقیق کے ساتھہ لکھا ہی اور عقاید
اہل سنّت وجماعت کا ہندی عبارت مین مع دلایل عربی اور اسکا ترجمہ جسکا جاننا ہر ایک مسلمان پر
فرض ہی بتفصیل ظاہر کردیا ہی حق سبحانہ تعالی کی توحید اور رسول مقبول محمد مصطفی صلّی اللہ
علیہ وسلّم کی رسالت اور آل واصحاب کی تعریف اور مذاہب اربعہ کی حقیّت بخوبی ثابت کیا ہی
تا ہر مسلمان خواہ حنفی ہو خواہ شافعی اپنے مذہب پر قایم رہے اور کسی کے بہکانے سے
اپنے امام کی تقلید نہ چھوڑے کیونکہ اس زمانے مین بد عقاید کے آدمی وہابی خارجی لہابلی
نیچر لامذہب غیر مقلّد بہت پیدا ہوئے ہین اور قرآن وحدیث کے معنے اپنی عقل سے
خلاف تفسیر کے کرتے ہین فقہ وتفسیر صرف ونحو کو نہین پڑھتے اور عبث ہمارے غریب اہل
سنّت وجماعت کے ہر گانون وقصبون مین جاکر اپنا وعظ سناکر تقلید ایمہ سے انکو چھڑاتے
ہین نعوذ باللہ منہا اسلیئے چند جلد اس کتاب جامع الفتاوی کی عقاید عبادات ومعاملات
وفرایض وغیرہ ضروری مسایل دین کے بابت لکھے گئے اور ہمارے شہر بمبئی کے اور حرمین
شریفین کے علماؤن کے فتوے اس مین جمع کیئے اور دکن وکوکن کے اکثر مفتیون کے
لکھے ہوئے مسئلے بڑی تلاش کرکے اس مین داخل کئے ہین تا ہمارے ہمعصر علما کا نام یادگار رہے
جلد اوّل مین عقاید واصول فقہ کے استفتا بطور سوال وجواب کے پینتالیس ۴۵ ہین
اور ہر ایک استفتا کے جواب مین خلاصہ وار دس بیس مسئلہ لکھے ہین پڑھنے اور سمجھنے سے
اسکی قدر خوبی معلوم ہوگی قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ
دوسری جلد مین بھی اسی قدر مجمع رسایل ومسایل بزرگان دین وعلمای حنفی وشافعی کی

تصنیفات اور چھپے ہوئے مسایل سب علمائی ہمعصر کے ہندوستانی مین عبادات و عقیدہ کی درستی کے باب مین قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک و نیم روپیہ

جلد سوم مین نکاح طلاق ہبہ وصیّت اور فرایض میراث کے نادر مسئلے وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک و نیم روپیہ

جلد چہارم مین مسایل متفرقات علمای سنّت و جماعت کی تصنیفات کا منتخب وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک و نیم روپیہ

ہر ایک مسلمان نے اسکو پڑھنا اگر پڑھنے نہین آتا تو دوسرے سے پڑھوا کر سننا اور تونگرونکو لازم ہی کہ طالب علمون کو ایک نسخہ ہر جلد کا دلوا [illegible] مسجد مین اور ہر ایک گانون مین ایک ایک نسخہ ہر جلد کا بھیجوا دینا تا مسلمان [illegible] ہو جاوین اور اپنے مذہب کی تقلید نچھوڑین ماعلی الرّسول الا [illegible] سنّت و جماعت سے خلاف کچھہ شبہ واقع ہو تو بنظر انصاف اس کتاب کو پڑھکر اپنے شبہ کو دور کرے کیونکہ ہر ایک سوال مختلفہ کا جواب اس مین معہ نام کتاب معتبر موجود ہی اور شریعت کا سیدھا راستہ صاف بتلایا گیا ہی اور ہر مسئلہ مختلفہ مین علمای معتبر کا قول کتاب کے حوالے سے نقل کر دیا ہی امید خدا سے یہہ ہی کہ مسلمانون کو اس کتاب کے پڑھنے سے فایدہ مند کرے اور توفیق راہ نجات کی دیوے آمین ۞

المشتہر عبد الضّعیف مفتی سیّد عبد الفتاح الحسینی القادری ساکن بمبئی محلہ گورے مُلّا نمبر ۲۵

کتب مولفۂ جدید

کتاب توشۂ عاقبت قیمت شش آنہ

کتاب دولت بے زوال نامہ مسایل قیمت شش آنہ

سنہ ۱۳۰۲

الحمد سنہ ۲

در مطبع فتح الکریم مطبوع شد